تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رکیں اس سے ثواب ہوتا ہے

﴿مسیح موعودؑ﴾



حنیف محمود کے قلم سے اداریے

بابت

الفضل کی اہمیت، افادیت

اور

قلم کے استعمال کی ترغیب

ادارہ الفضل آن لائن لندن



حنیف محمود کے قلم سے اداریے

بابت

الفضل کی اہمیت، افادیت

اور

قلم کے استعمال کی ترغیب

ادارہ الفضل آن لائن لندن

رابطہ کرنے کے لیے

ویب سائٹ: www.alfazlonline.org

ای میل ایڈریس: info@alfazlonline.org

editor@alfazlonline.org

فون نمبر: +44 79 5161 4020

+44 73 7615 9966

آن لائن ایڈیشن

ایک تمنااور دعا

(ابتدائیہ)

ہم چند دنوں تک الفضل آن لائن کے سہ سالہ کامیاب و کامران دور کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے منانے جارہے ہیں اور اس تاریخ ساز دور کے اختتام پر اور نئے سال میں قدم رکھنے کے موقع پر مؤرخہ 13 اور 14 دسمبر 2022ء کو الفضل کے خصوصی نمبرز بعنوان الفضل آن لائن کے فضلوں بھرے 3 سال جاری کرکے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور الحمد للہ رب العالمین کا ورد کرتے ہوئے نئے سال میں داخل ہوں گے۔ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ اس نئے دور میں الفضل آن لائن کا داخل ہونا ہر لحاظ سے خیر و برکت اور ترقیات و فتوحات کا موجب بنائے۔ الفضل کی ریڈر شپ میں بفضل اللہ تعالیٰ بہت تیزی سے اضافہ ہونے کے باعث آراء بھی کثرت سے ملنے لگی ہیں۔ ان میں سے ایک رائے یہ تھی کہ الفضل کی اہمیت و افادیت پر اور قلم کے استعمال و مضامین لکھنے کی اہمیت پر لکھے گئے مضامین اور اداریوں کو یکجا کر دیا جائے تا الفضل کے حوالہ سے معلومات ایک جگہ پر میسر آسکیں۔

خاکسار کو یہ تجویز اُس وقت ملی جب ہم الفضل کی تیسری سالگرہ پر خصوصی نمبرز کی تیاری میں مصروف عمل تھے تو اس نادر موقع کو غنیمت جانتے ہوئے سر دست الفضل آن لائن کے اداریوں کو ایک جگہ پر جمع کر دیا گیا ہے اور قارئین کے مضامین اور نظموں کو یکجا کرنے پر کام کا آغاز کروادیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مکمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

جہاں تک الفضل کے حوالے سے خاکسار کے اداریے اور مضامین اور اعلانات کا تعلق ہے اس کو یکجا کرنے میں قطعاً کوئی دکھاوا مقصود نہیں ہے۔ خاکسار کے زیر نظر صرف اور صرف الفضل کی افادیت کو احباب

جماعت تک اجاگر کروانا ہے تا اس کی ریڈر شپ ہزاروں سے نکل کر جو لاکھوں میں تو داخل ہو چکی ہے اب ایک تمنا اور دعا جو حضرت مصلح موعودؓ نے کی کروڑوں میں داخلے کی سند کی امید ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”اے میرے مولا ......لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔ اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔“

(الفضل 18 جون 1913ء صفحہ 3)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مجموعہ مضامین و آرٹیکلز، نوٹس، اعلانات اور اداریوں کو ہر کس و ناکس کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے گا اور حضرت مصلح موعودؓ (بانی الفضل) کی یہ مبارک خواہش پوری ہو گی۔

اے خدا! تو ایسا ہی کر

اس مجموعہ کو تیار کرنے میں اولاً مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری آف قادیان اور مکرم زاہد محمود نے تین سالوں کا مواد اکٹھا کر دیا اور مکرم سید عمار احمد آف جرمنی نے برتنوں کو قلعی کر کے چمکانے کی طرح اس کو چمکا کر ترتیب دیا اور بکھرے موتیوں کو مالا میں پرو کر ہدیہ قارئین کر رہے ہیں۔

فجزاہم اللہ تعالیٰ خیرًا

حنیف محمود

ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن لندن

13/12/22

انڈیکس

★★★★★

خلافت خامسہ کے مبارک دور میں روزنامہ الفضل کا پہلا آن لائن شمارہ آپ کے ہاتھوں میں

رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ

خلافت خامسہ کے مبارک دور میں روزنامہ الفضل کا پہلا آن لائن شمارہ آپ کے ہاتھوں میں

یہ انسانی زندگی کا طریق ہے کہ وہ ایک دور سے دوسرے دور میں نیک تمناؤں کے ساتھ نئے جذبہ اور ارادہ کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔ جیسے ایک طالب علم اپنے فائنل امتحان میں کامیابی کے بعد نئے سال میں کامیابیوں کے حصول کے لئے عزم بالجزم کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔ روحانی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ نے بعض ادوار مقرر کئے ہیں جیسے رمضان میں داخلہ بھی ایک مومن کے لئے اہم دور ہے۔ جب پورے عزم اور نیک نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جدوجہد کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورہ بنی اسرائیل آیت 81 میں ایک مومن کو رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ کی دعا سکھائی اور تلقین کی ہے کہ اس دعا کے ساتھ نئے دور میں داخل ہوا جائے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

''مجھے ظاہراً و باطناً اچھے طور پر داخل کر'' ....

اس قرآنی آیت کو جب احادیث کی طشتری میں دیکھا جائے تو حضرت قتادہؓ کی ایک روایت ایسی ملتی ہے جس میں لکھا ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ جانتے تھے کہ آپؐ کو اس کی طاقت نہیں سوائے سلطان نصیر کے، تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ کی حدود اور اللہ تعالیٰ کے فرائض اور کتاب اللہ کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ سے سلطان نصیر مانگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی عزت اور غلبے کے لئے لوگوں میں سلطان نصیر مقرر فرمائے۔

(المستدرک)

روزنامہ الفضل بھی اب اپنے نئے دور میں داخل ہو رہا ہے۔ اس کی قادیان اور ربوہ میں اشاعت ہوتی رہی ہے۔ درمیان میں کچھ عرصہ لاہور سے بھی طبع ہوا۔ پھر قدغاً کے دنوں میں ربوہ کے مختلف جماعتی رسائل بطور ضمیمہ الفضل شائع ہوتے رہے۔ اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے لندن سے آن لائن جاری کرنے کا مبارک فیصلہ فرمایا ہے۔ اس پر ہمارے دل اپنے خالق حقیقی کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ کیونکہ آج سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم پیش گوئی ایک اور شان کے ساتھ پوری ہونے جا رہی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا۔ ہم اس پر بہر حال ایمان لاتے ہیں لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتابِ صداقت سے منور کئے جائیں گے اور اُنکو اسلام سے حصّہ ملے گا۔ اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں اُن لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔ درحقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے گویا خدائے تعالیٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دے دی اور دنیا کی عقل

تمام یورپ اور امریکہ کو۔ نبیوں کا سلسلہ بھی اول سے آخر تک ایشیا کے ہی حصہ میں رہا اور ولایت کے کمالات بھی انہیں لوگوں کو ملے۔ اب خدائے تعالیٰ ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 376-377)

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عظیم الشان پیشگوئی اس کے قبل کئی بار آن بان کے ساتھ جماعت کے حق میں پوری ہو چکی ہے۔ بالخصوص خلفاء سلسلہ کی مغرب ہجرت سے یہ پیشگوئی بڑی آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ جب ایک خلیفہ وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں اس منبر پر کھڑا اردو اور انگریزی بلکہ عربی میں بھی نہایت مدلل فصیح و بلیغ گفتگو فرماتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات پڑھ کر ہمیں سناتا ہے۔

آج الفضل کے لندن سے اجراء پر بڑے وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ پیشگوئی ایک بار پھر پوری ہو رہی ہے۔ جب اس مبارک منبر سے اسلام کا پرچار ہو گا، توحید کی تعلیم دی جائے گی، قرآن و حدیث کا بیان ہو گا اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قرآن و حدیث اور اسلامی تعلیمات پر مشتمل ارشادات روزانہ کی بنیاد پر منظر عام پر آئیں گے۔

روزنامہ الفضل کو اپنے نئے دور کے لئے قلمکار، حضرت سلطان القلم کے معاونین کی صورت میں سلطان نصیر کی کثرت سے ضرورت رہے گی اور ہمیں امید واثق ہے کہ ہمارے خالق نے اگر الفضل کھلنے کے در وا کئے ہیں تو لوگوں کے دلوں کو بھی کھولے گا اور ان کو اس کے لئے مضامین لکھنے کی الٰہی تحریک بھی ہو گی۔

حضرت مصلح موعودؓ (بانی الفضل) نے قارئین الفضل کے نام پیغام بھجواتے ہوئے ایک دفعہ تحریر فرمایا تھا:

"اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔"

(31 دسمبر 1954ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے حوالہ سے ایک مرتبہ فرمایا کہ ”الفضل جماعت کا اخبار ہے۔ لوگ وہ نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ اس میں کون سی نئی چیز ہوتی ہے، وہی پُرانی باتیں ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بتایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، وہ فرماتے ہیں کہ شاید ایسے پڑھے لکھوں کو یا جو اپنے زُعم میں پڑھا لکھا سمجھتے ہیں کوئی نئی بات الفضل میں نظر نہ آتی ہو اور وہ شاید مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہوں لیکن مجھے تو الفضل میں کوئی نہ کوئی نئی بات ہمیشہ نظر آجایا کرتی ہے۔“

ہمارے پیارے امام اور احباب جماعت کی دعاؤں نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچا اور الفضل ایک بار پھر جاری ہو گیا۔ اس وقت ادارہ کو درج ذیل صورتوں میں سلطان نصیر کی ضرورت ہو گی۔

1. **قارئین کی صورت میں۔** آج کا دور ہے ہی سوشل میڈیا کا ہماری نوجوان نسل تو اس سے فائدہ اٹھالے گی اور کمپیوٹر اور سوشل میڈیا کے استعمال سے نابلد بزرگوں کو بھی سیکھنا ہو گا اور ان کے بچے اپنے بزرگوں کو سکھلائیں تا زیادہ سے زیادہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

2 . مضمون نگاروں اور شعراء کی صورت میں

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دو بازوؤں الحکم اور البدر کے لئے خدا کے پاک دین اور حضرت نبی پاک ﷺ کے اثبات کے لئے اپنی قلموں کو تیز کرنے کے لئے احباب جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا تھا:

”اس وقت ہم پر قلم کی تلواریں چلائی جاتی ہیں اور اعتراضوں کے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنی قوتوں کو بیکار نہ کریں اور خدا کے پاک دین اور اس کے برگزیدہ نبی ﷺ کی نبوت کے اثبات کے لئے اپنی قلموں کے نیزوں کو تیز کریں“

اخبار الفضل جماعت احمدیہ کے ہر طبقہ کی یکساں تعلیم و تربیت کا حق ادا کرتا ہے۔ اس لئے قلمکاروں کے ہر قسم کے مضامین، آرٹیکلز کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اس لئے خاکسار امید کرتا ہے کہ مضامین لکھتے وقت درج ذیل طبقہ ہائے جماعت کو مدنظر رکھا جائے گا۔

بوڑھے، مرد، نوجوان، خواتین، بچے اور بچیاں، واقفین نو، واقفین زندگی (مربیان، معلمین، ڈاکٹرز، ٹیچرز، انجینئرز وغیرہ)

حضرت مصلح موعودؓ نے اس روحانی نہر کی (بندش کے بعد) دوبارہ اجراء پر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے جذبات رکھ کر جو عاجزانہ دعا کی تھی۔ آج میری بھی یہی کیفیت ہے۔ میں بہت ہی کمزور، ناتواں اور نابکار بندہ ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے دربار سے اٹھنے والی آواز کو قابل قدر احباب جماعت تک پہنچانے کی ذمہ داری جو خاکسار کے کمزور کندھوں پر ڈالتے ہوئے اعتماد کیا ہے۔ قارئین دعا کریں اللہ تعالیٰ اس ذمہ داری کو احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق دیتا رہے اور میرے عملہ ادارت اور قارئین کے حق میں حضرت مصلح موعود کی یہ دعا پوری ہوتی رہے۔

”اے میرے مولیٰ! اس مُشتِ خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی رستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اسے مفید بنا۔“ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 13 دسمبر 2019ء)

الفضل کے چمن کی آبیاری کرنے والے ابتدائی جاں نثار

1. حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ۔ آپ نے اخبار جاری کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور نام الفضل عطا فرمایا۔
2. حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔ اپنی سوچوں کو عملی جامہ پہنا کر الفضل کی بنیاد رکھی۔ بہت سی قربانیاں پیش کرتے ہوئے آبیاری فرمائی۔ بانی ایڈی
3. حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ (اماں جان)۔ قیمتی قطعہ زمین عطا فرما کر الفضل کو کامیابی سے چلانے کے لئے ابتدائی سرمایہ فراہم کیا۔
4. حضرت سیدہ محمودہ بیگمؓ (ام ناصر) اپنے قیمتی زیور عطا فرمائے۔
5. والدہ ماجدہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ناصرہ بیگم۔ آپ کے گرانقدر زیور الفضل کے لئے استعمال ہوئے۔ اس طرح صغر سنی میں آپ نے الفضل کے لئے قربانی پیش فرمائی۔
6. حضرت نواب محمد علی خان۔ آپ نے کچھ روپیہ نقد اور کچھ زمین اس کام کے لئے دی۔

قارئین کرام! ان ابتدائی قربانی کر کے الفضل کی آبیاری کرنے والی عظیم شخصیات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 13 دسمبر 2019ء)

مضمون نگاروں اور شعراء کرام سے درخواست

آن لائن کے دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عنایات سے روزنامہ الفضل اپنا سفر طے کرتا ہوا106 سال کا ہو گیا ہے اور اپنے اس مؤقر جریدہ ”روزنامہ الفضل“لندن کو علمی، تربیتی اور روحانیت و اخلاق سکھلانے والا خلیفہ وقت کا نمائندہ جریدہ بنانے کے لئے ہم کوشاں ہیں۔ تمام تر احمدی علمی مزاج رکھنے والے دوست و خواتین سے درخواست کی جاتی ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلطان القلمؑ کا قلم اور خوبصورت طرزِ تحریر سے معین و مددگار بنایا ہے کہ وہ اپنے اخبار ”الفضل“ کے لئے تمام تر ذہنی اور قلمی استعدادوں کو بروئے کار لا کر مضامین، آرٹیکلز، منظوم کلام اور حاصل مطالعہ بھجواتے رہیں تا روزنامہ الفضل خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا صحیح معنوں میں دست و بازو بن جائے اور دنیا بھر کے قارئین اس سے استفادہ کر سکیں۔ اپنی کاوشوں اور آراء و تجاویز مندرجہ ای میل پر بھجوائیں یا مزید معلومات کے لئے فون کریں۔

ای میل: info@alfazlonline.org

فون نمبر:+447951614020

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 13 دسمبر 2019ء)

قارئین الفضل میری والدہ کو الفضل پڑھتے ہوئے دعاؤں میں یادرکھیں (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

1913ء میں حضرت مصلح موعود نے جب الفضل جاری کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس وقت جماعت کی مالی پوزیشن اتنی مستحکم نہ تھی اور نہ ہی اتنا سرمایہ تھا کہ جس سے اخبار جاری کیا جاسکے۔ حضرت مصلح موعود آغاز میں تو اپنی جیب سے اس اخبار کے لئے خرچ کرتے رہے پھر حضرت نصرت جہاں بیگم (حضرت اماں جان) نے اس اخبار کی اشاعت کے لئے ایک زمین کا قطعہ پیش فرمایا۔ بعد ازاں حضرت مصلح موعود کی اہلیہ حضرت ام ناصر (محمودہ بیگم) نے اپنی اور اپنی بیٹی حضرت سیدہ ناصرہ بیگم کی طرف سے سونے کے دو کڑے اشاعت الفضل کے لئے پیش فرمائے۔

اور یوں ابتدائی طور پر الفضل کو چلانے میں درج ذیل اشخاص اور خواتین نے اس میں حصہ لیا۔

1. حضرت حکیم مولوی نورالدین (خلیفۃ المسیح الاول)
2. حضرت صاحبزادہ مرزابشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)
3. حضرت نصرت جہاں بیگم (اماں جان)
4. حضرت سیدہ محمودہ بیگم (ام ناصر)
5. حضرت سیدہ ناصرہ بیگم والدہ ماجدہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الاٰخرۃ واولادھم

تاریخ احمدیت میں درج ہے کہ حضرت مصلح موعود نے ان دونوں کڑوں جو حضرت ام ناصر اور حضرت سیدہ ناصرہ بیگم کے تھے۔ کو لاہور میں اس زمانہ میں پونے پانچ سو روپے میں فروخت کر کے اخبار الفضل کے اجراء کی مد میں استعمال فرمائے تھے اور آج 106 سال مکمل ہونے کے بعد اس پر خلوص اور بابرکت رقم سے الفضل باوجود شدید مخالفتوں، مشکلات اور رکاوٹوں کے ایک تناور درخت بن گیا ہے اور روزنامہ کے ساتھ ساتھ اس کا ایک ایڈیشن 1993ء سے لندن سے الفضل انٹرنیشنل کے نام سے روحانی پیاس بجھا رہا ہے۔ یہ خوش آئند بات ہے کہ الفضل کی آبیاری خلفاء سلسلہ کی طرف سے ہوتی رہی ہے اور ہو رہی ہے اور آئندہ بھی ہوتی رہے گی لیکن ایک اور زاویہ سے دیکھیں تو ایک حیران کن تجزیہ سامنے آتا ہے۔

ایک موعود مسیح اور ان کی شعائر اللہ میں شامل بیگم حضرت اماں جان کے موعود بیٹے اور خلیفہ کی بیگم حضرت محمودہ بیگم صاحبہ المعروف حضرت اُم ناصر کی کوکھ سے جنم لینے والا خلیفہ ناصر الدین حضرت مرزا ناصر احمد اور پھر حضرت ناصرہ بیگم کی گود مبارک سے پرورش پانے والا ایک مبارک و مقدس خلیفہ ”وہ بادشاہ آیا“ اور ”اِنِّی مَعَكَ یَا مَسرُور“ کا مصداق حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقتوں، عنایتوں اور توجہ و نگرانی کے نتیجہ میں الفضل نئے اور تاریخی دور میں داخل ہو رہا ہے۔ گویا الفضل تین خلفاء کی گود سے پرورش پاتا ہوا آج ایک تناور درخت بن گیا ہے اور مورخہ 15 نومبر 2019ء سے تاریخ الفضل میں پہلی بار اس کے Online روزنامہ ایڈیشن کا آغاز لندن سے ہو چکا ہے۔

ادارہ اس مبارک موقع پر اپنے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد جن کی مکمل رہنمائی میں اس علمی، اخلاقی اور روحانی پودے کی ایک نئی شاخ وجود میں آئی ہے دل کی گہرائیوں سے کارکنان، قارئین، مضمون نگاروں اور شعراء کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور حضور کے توسط سے جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اس درخواست کے ساتھ کہ درج بالا تمام مبارک وجودوں اور روحوں کو اپنی دعاؤں میں خصوصی طور پر یاد رکھیں جن کی دن رات کی محنت، مالی معاونت اور دعاؤں سے یہ ننھا منا پودا پورا اخبار بن چکا ہے اور آج ساری دنیا میں پڑھا جاتا ہے۔ ہمارے موجودہ پیارے امام نے احباب جماعت بالخصوص قارئین الفضل سے دو دفعہ اپنی والدہ ماجدہ کے

لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ آپ نے اپنی والدہ ماجدہ کی وفات پر مورخہ 5۔اگست 2011ء کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا۔

"قارئین الفضل حضرت مصلح موعودؓ کی اس پیاری بیٹی اور میری والدہ کو بھی الفضل پڑھتے ہوئے دعاؤں میں یاد رکھیں کہ الفضل کے اجراء میں گو بے شک شعور رکھتے ہوئے تو نہیں لیکن اپنے ماں باپ کے ساتھ آپ نے بھی حصہ لیا اور یہ الفضل جو ہے آج انٹر نیشنل الفضل کی صورت میں بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ان کی دعائیں ہمیشہ ہمیں پہنچتی رہیں"

اور اب قارئین الفضل کو Online پرچہ جاری ہونے پر جو تاریخی پیغام عطا فرمایا ہے اس میں بھی فرمایا۔
"قارئین الفضل حضرت ماں جان رضی اللہ عنہا کو اور حضرت مصلح موعو کی پیاری بیٹی اور میری والدہ کو بھی الفضل پڑھتے وقت دعاؤں میں یاد رکھیں۔"

اس اداریہ میں حضرت سیدہ ناصرہ بیگم کی چند خوبیوں کا ذکر کر کے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی یاد دہانی کروانا مقصود تھی۔ مگر قلم نے ایک نیا رخ اختیار کر کے ان کے حق میں دعا کی یاد دہانی کروادی ہے۔ آپ کی سیرت پر تو ایک مضمون شامل ہو چکا ہے اور حضرت صاحب کے خطبہ جمعہ سے کچھ حصہ اخبار کا ہے یہ سلسلہ تو اب چلے گا اِن شَاءَ اللّٰہُ۔ اسے پڑھ کر" قارئین اپنی اس روحانی والدہ کو اپنی دعاؤں میں جگہ دیں جو خوش قسمت آپ کے مزار کے قریب ہیں ان پر تو لازم ہے کہ وہ اس اداریہ کو پڑھ کر مزار پر حاضر ہوں اور دعائے خیر کریں۔ اور دنیا میں بسنے والے باقی احمدی اپنی اپنی جگہ نمازوں اور نوافل میں مرحومہ آپا سیدہ ناصرہ بیگم کے لئے دعائیں کرتے رہیں بلکہ جس صبح اخبار الفضل ملے اس کی پیشانی پر نظر ڈالتے ہی مرحومہ کو دعا دیں اور روزنامہ الفضل کے پنپنے، پھیلنے اور اس کی روحانی، علمی اور اخلاقی، تربیتی ترقی کے لئے بھی دعا کریں۔ کَانَ اللّٰہُ مَعَنَا اَجمَعِین۔''

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 14 دسمبر 2019ء)

جو صحیح ہے وہ کریں

''فَضْل ''ض پر جزم کے ساتھ ایک عربی لفظ ہے۔ جس کے معنی اللہ کی طرف سے عنایات کے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشاءُ۔ اس ناطے سے روزنامہ الفَضْل لندن ہے نہ کہ الفَضَل۔ ہمارے ایشیائی ماحول میں ہم اِسے ضَ پر زبر کے ساتھ الفَضَل بولتے ہیں اور یہ غلط العام ہو گیا ہے۔

لندن سے اخبار جاری ہونے سے قبل خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کی درخواست کی تو آپ نے تحریر فرمایا۔

"جو صحیح ہے وہ کریں"

لہٰذا قارئین سے درخواست ہے کہ اب سے روزنامہ الفَضْل کو ضsilent رکھ کر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ حقیقی معنوں میں اِسے مخلوق خدا کے لئے فضل خداوندی بنائے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 14 دسمبر 2019ء)

اس زمانہ میں روحانی مائدہ کا نزول

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی قرآن کریم کی 114 سورتوں میں سے ایک سورۃ ''المائدہ'' کے نام سے بھی ہے۔ جس کے معنی نوع الاقسام کے کھانوں سے چنے ہوئے دستر خوان کے ہیں۔ اِسی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مناسبت سے 2 بار ''مائدہ'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنے رب سے نعمتوں کا دستر خوان اُتارے جانے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ جس پر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے اپنے رب سے ان الفاظ میں ''مائدہ'' اُتارنے کی دعا کی۔

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَآ أَنزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

(المائدہ:115)

ترجمہ: عیسیٰ ابن مریم نے کہا۔ اے اللہ! ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دستر خوان اُتار جو ہمارے اوّلین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔
تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دعا کو سنا اور اتنا ''مائدہ'' ان کے حواریوں پر اُتارا کہ اوّل اور آخر کے لئے خوشی کا پیغام لے کر آیا اور رزق بھی وافر رنگ میں دیا۔ آج حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود ''مثیل عیسیٰ'' کے طور پر ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔ مثیل

عیسیٰ کے طور پر اس دعا کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپ کے خلفاء، بزرگوں اور احباب جماعت نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں منت سماجت کے طور پر پڑھا اور بار بار پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو اجتماعی طور پر جماعت کے حق میں اور انفرادی طور پر ہر فرد جماعت کے حق میں سنا اور روحانی، علمی اور تربیتی و اصلاحی اعتبار سے ہم اپنے مخالفین سے کہیں بہتر ہیں۔ جس کا ہمارے مخالفین کو اعتراف بھی ہے اور ہم میں سے ہر ایک اس شعر کی عکاسی کر رہا ہے۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

اور انفرادی طور پر بھی ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی بدولت علم، روحانیت اور مالی لحاظ سے مالا مال کیا ہے۔ جو اپنی طاقت سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول کی خاطر قربانی کرتے ہیں۔ گویا کہ مائدہ سے وافر حصہ پایا ہے۔

سورۃ المائدہ میں جہاں دو جگہ "مائدہ" لفظ اللہ تبارک و تعالیٰ نے استعمال فرمایا ہے وھاں مِنَ السَّمَاءِ کے الفاظ بھی ہر دو دفعہ استعمال فرمائے ہیں۔ گویا دُعا یہ مانگی گئی کہ ہم پر آسمان سے نعمتوں کا دستر خوان اُتار۔ اس سے روحانی، علمی، اخلاقی، تربیتی و اصلاحی دستر خوان بھی مراد ہے۔ اسلامی دنیا میں سب سے پہلے جو خوانِ نعمت اُترا وہ قرآن کریم کی صورت میں ہے جو الہامی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے سیدنا و امامنا حضرت محمد مصطفی ﷺ پر اُتارا۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ احادیث قدسیہ کے رنگ میں مائدہ اُتر تا رہا اور جب یہ انتشار روحانی عام ہوا تو صحابہ رضوان اللہ علیہم پر بھی الہامات ہونے لگے جیسے اذان کا آغاز ہے۔ جسے دو صحابہ کو ایک ہی رات میں الہاماً سکھایا گیا۔ پھر ایک جنگ میں یہ روحانی انتشار اس قدر ہوا کہ ایک الہام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں خطبہ کے دوران ہوا جسے آپ نے بلند آواز سے پڑھا۔ وہی الہام سینکڑوں میل جنگ کے کمانڈر کو ہوا جو یہ تھا۔ یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلَ

(سلسلہ الاحادیث الصحیحۃ از محمد ناصر الدین جلد 3 صفحہ 101)

چونکہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اس لئے الہام کا سلسلہ امت مسلمہ پر جاری وساری رہا اور آج کے زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وحیاور الہام کا سلسلہ جاری رہا اور اب بھی برگزیدہ خلفاء اور پاک و صاف دل بزرگوں پر بھی آسمان سے وحی نازل ہوتی ہے۔ اور اس روحانی انتشار کو ہم روزانہ اپنی زندگیوں میں دیکھتے ہیں۔

آخری زمانہ کی جو علامات قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق نت نئی ایجادات کی علامات بھی ہیں۔ جن میں تمام فضائی حدود کو ٹاپتے ہوئے آواز و تصویر دوسری جگہ پہنچے گی اور سیٹلائٹ کے ذریعے آسمان سے ہی روحانی مائدہ اُترا کرے گا۔ جس کے لئے ڈش کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جس طرح دنیاوی مائدہکے لئے ڈشاستعمال ہوتی ہے اسی طرح روحانی مائدہ کے لئے بھی ڈش نما برتن ہے جس کے ذریعہ ہم روحانی لحاظ سے مالا مال ہوتے ہیں اور خلیفۃ المسیح کے خطبات، خطابات، دروس، کلاسز بطور روحانی مائدہ اترتی ہیں اور ہم اس سے محظوظ ہوتے ہیں۔

خطبات کے علاوہ ڈش کے ذریعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ،کتب خلفائے احمدیت و کتب تفاسیر و علمائے سلسلہ بطور مائدہ آسمان سے نازل ہوتی ہیں۔ پھر دنیا بھر میں جماعتی اخبار، اور آرگن و جرائد بھی اب آسمان سے زمین پر بطور علمی و روحانی مائدہ نازل ہوتے ہیں اور ہم اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ ان میں کوئی web کی صورت میں اور کوئی pdf صورت میں نازل ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں daily bases پر جاری اخبار روزنامہ ''گلدستہ علم وادب'' لندن کے بعد اب روزنامہ الفضل لندن مائدہ کی صورت میں آسمان سے نازل ہو رہا ہے۔ جسے اس ویب پر دیکھا جا سکتا ہے۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس مائدہ سے نہ صرف خود فائدہ اٹھائیں بلکہ اپنی اولاد اور نسلوں کو بھی اس طرف راغب کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تاریخی موقع پر اس روزنامہ ''الفضل'' لندن کی اسکیم کے حوالے سے اپنے تاریخ ساز پیغام میں یوں تحریر فرمایا ہے۔

”یہ جماعت کا اہم اخبار ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تعلیمات پیش کی جائیں گی۔ خلیفہ وقت کے خطبات اور خطابات بھی شائع ہوا کریں گے اور اس کے ذریعہ احباب جماعت کے اندر خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق مزید تقویت پائے گا۔ اسی طرح اس میں مختلف ممالک سے جماعتی ترقی اور اہم تقریبات کی رپورٹس وغیرہ بھی شامل ہوا کریں گی۔ اس کے ذریعہ قارئین کو تاریخ احمدیت اور جماعتی عقائد سے آگاہ کیا جائے گا۔ یہ دینی معلومات میں اضافہ کا باعث ہو گا اور دینی اور روحانی تربیت کے سامانوں سے آراستہ ہو گا۔ پس یہ اخبار انشاء اللہ بہت مفید معلومات کا مجموعہ ہو گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مختلف مواقع پر احباب جماعت کو الفضل کے مطالعہ کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ فرمایا کہ الفضل جماعت کا اخبار ہے لوگ وہ نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ اس میں کون سی نئی چیز ہوتی ہے، وہی پُرانی باتیں ہیں۔ حضرت مصلح موعود جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بتایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، وہ فرماتے ہیں کہ شاید ایسے پڑھے لکھوں کو یا جو اپنے زعم میں پڑھا لکھا سمجھتے تھے کوئی نئی بات الفضل میں نظر نہ آتی ہو اور وہ شاید مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہوں لیکن مجھے تو الفضل میں کوئی نہ کوئی نئی بات ہمیشہ نظر آجایا کرتی ہے۔“

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 16 دسمبر 2019ء)

الفضل کا فضل خداوندی سے تعلق

هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ

آج کے اداریہ کا عنوان ایک قرآنی آیت ہے جس کے معنی ہیں کہ یہ محض میرے رب کے فضل سے ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہیں۔ جب ملکہ سبا کا تخت ان کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ۔ سورۃ النمل کی آیت 41 میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایک سبق سکھلایا ہے۔ حضرت سلیمانؑ ایسے نبی تھے جن کے پاس دنیوی مال، جلال اور جاہ و حشمت بھی تھی۔ جب ایک ملکہ کا تخت پیش ہوا تو کبر و غرور کی بجائے اسے ایک فضل الٰہی جانا اور کہا لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡکُرُ اَمۡ اَکۡفُرُ ؕ وَ مَنۡ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ کہ تا وہ (اللہ) مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو بھی شکر کرتا ہے تو اپنے نفس کے فائدہ کے لئے کرتا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس سارے واقعہ میں ایک بڑا سبق دعوت الی اللہ کا بھی ہے ایک طرف حضرت سلیمانؑ اپنی تعلیم و تربیت کے لئے خدائے عزوجل کا شکر ادا کر رہے ہیں اور دوسری طرف ملکہ سبا کو اس کی حیثیت بتانے کا سبق دینا چاہتے ہیں کہ اس تخت پر گھمنڈ کرنے کی ضرورت نہیں یہ معمولی شئے ہے۔

جہاں تک لفظ ''فضل کا تعلق'' ہے۔ اقرب الموارد میں لکھا ہے کہ فضل کے معنی ایسے احسان کے ہیں جو کسی پر اس کے کام کے بغیر ابتداءً احسان کرنا فضل کہلاتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 494)

گویا خدا کی خدائی اور ماں کی ممتا کی کہانی ہے کہ مخلوق کے کچھ کئے بغیر اور اولاد کا ماں کے لئے کچھ کرے بغیر اللہ اور ماں کی رحیمیت جوش میں آتی ہے اور اللہ اپنے مخلوق اور ماں اپنی اولاد پر فضل و احسان کرتی ہے۔ اسلامی تعلیم میں اسے ''الرحیم'' کے لفظ میں بیان کیا گیا ہے۔یعنی بِن مانگے دینے والا احباب جماعت عالمگیر پر روزنامہ ''الفضل'' بھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں میں ایک احسان اور فضل ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ(خلیفہ کا درجہ ماں جیسا ہوتا ہے جو اپنے ماننے والوں پر ایسے بے شمار احسان اور فضل کرتا ہے جو پیروکاروں کے مطالبہ کے بغیر ہوتا ہے) کا بھی احباب جماعت پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ الفضل کی صورت میں ایک علمی، تربیتی، روحانی، اخلاقی، دینی اور دنیوی نہر جاری فرمادی۔ جس کا ایک راجباہ اب آن لائن کی صورت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک سرپرستی اور نگرانی میں جاری ہوا ہے۔ اللہ اس روحانی پانی سے تمام دنیا کو سیراب کرے۔

آج ہم میں ہر احمدی کی علی الاعلان دل کی گہرائیوں سے اپنے خالق حقیقی خدائے عزوجل اللہ میاں کا شکر ادا کرتے ہوئے اس نہر کے اجراء پر سرعام یہ اعلان اور آواز و پکار ہے۔

هٰذا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ

کہ یہ ''الفضل'' بھی میرے رب کے فضل میں سے ہے۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے آغاز میں اس اخبار کا ''فضل'' ہی تجویز فرمایا تھا۔ اس لئے اب ہم میں سے ہر ایک مرد و زن کا فرض ہے کہ

1 . اپنے خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن جائیں۔

2 . اللہ نے آسمان سے ہمارے لئے مائدہ اُتارا ہے جس سے ہم نے استفادہ کرنا ہے۔ خود بھی اسے پڑھنا ہے، اپنی اولادوں کو بھی پڑھانا ہے اور دینی تعلیم کو اپنے جسموں میں اُتار کر اپنے اندر ایسے رنگ بھرنے ہیں کہ ہم اپنے اعمال کی وجہ سے اصحاب رسولؐ جیسے لگنے لگ جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ منظوم قطعہ ہم میں سے ہر ایک پر لاگو ہو۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

مجھے ایک احمدی دوست نے بتایا کہ جب ''الفضل'' آتا تھا تو میں نے اپنی اولاد کو بتا رکھا تھا کہ اول تو سارے اخبار سے گزرو۔ اگر نہیں تو پہلا صفحہ جس میں قرآن، حدیث، ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور فرمودات خلیفۃ المسیح ہیں ضرور پڑھو۔ ہمیں یاد ہے کہ ہم بہن بھائی جب صبح ناشتہ کے لئے چنگیر کے ارد گرد بیٹھا کرتے تھے تو ہماری ماں ہمیں یہ کہا کرتی تھیں کہ پہلے الفضل کا پہلا صفحہ پڑھ کر سناؤ۔ یہی دراصل خلاصہ ہے اخبار کا اور یہی ہماری فیملی کلاس ہوا کرتی تھی۔

ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمدؓ اور حضرت مرزا شریف احمدؓ کے درمیان بحث چھڑ گئی کہ علم اچھا ہے یا مال۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گزر اپنے ان بچوں کے قریب سے ہوا تو گفتگو سن کر فرمایا نہ علم اچھا ہے نہ مال۔ محض خدا کا فضل اچھا ہے۔

پس ''آج الفضل'' خدا کے فضل کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ اس فضل کو اپنے اندر جذب کرنا اور اپنے بچوں کو اس سے فیض یاب کرنا اور کرنا بہت ضروری ہے۔ اللہ کا فضل ''الفضل'' کی صورت میں جو نازل ہوا ہے اس کی اشاعت اپنے عزیز و اقارب، اہل خانہ اور دوست احباب میں بذریعہ ویب اور سوشل میڈیا بڑھائیں اور اسے پھیلائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 16 دسمبر 2019ء)

الفضل کی اشاعت کا مقصد

دنیا کے بدلتے ہوئے حالات میں الفضل نے جو نئے مقاصد سامنے رکھے۔ اس کی تفصیل اس کے 35 سال پورے ہونے پر شمارہ میں بایں الفاظ درج تھی۔

روزنامہ الفضل کا کیا مقصد ہے اور وہ کن عزائم کا علمبردار ہے اس کا جواب الفضل کی 35 سالہ تاریخ کا ایک ایک ورق دے رہا ہے۔

اسلام کے خوبصورت اور حسین چہرہ پر بیگانوں کی عداوت اور اپنوں کی غفلت کی وجہ سے شکوک و شبہات کے جو تاریک پردے پڑ چکے تھے انہیں دور کر کے دنیا کو حقیقی اسلام سے روشناس کرانا اور اسلام کو اس کی عملی شکل میں قائم کرنا یہ وہ عظیم الشان مقدس فریضہ ہے جسے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی مسعودؑ نے جماعت احمدیہ کا مقصد وحید قرار دیا ہے اور اسی مقصد کی تکمیل میں اپنی بساط کے مطابق حصہ لینا الفضل کا پہلا اور آخری فرض ہے۔ اس فرض کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور ہدایات کی روشنی میں سرانجام دینے کی کوشش کی جائے گی۔ الفضل اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا پر ظاہر کرنے اور اسے اپنی عملی صورت میں دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ الفضل جماعت احمدیہ اور اس کے اندرونی نظام کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایت کی روشنی میں مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوشش کرے گا اور احباب جماعت کو سلسلہ کی اہم ضروریات سے آگاہ کرے گا۔ کیونکہ یہی نظام دنیا میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی بنیاد بننے والا ہے۔

اس وقت مسلمان جس نازک دور میں سے گزر رہے ہیں اور ہندوستان اور پاکستان میں مسلمانوں کے لئے جو اہم اور پیچیدہ مسائل پیدا ہو چکے ہیں ان کے سلسلے میں الفضل حضرت امام جماعت احمدیہ کے اہم اور گرانقدر ارشادات اور ہدایات کو جلد سے جلد اپنے قارئین تک پہنچانے کا فریضہ ادا کرے گا۔ اس وقت ملک میں جو ہولناک فسادات شروع ہیں۔ الفضل انہیں دور کرنے اور امن و امان کی فضا پیدا کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔ جماعت احمدیہ کے مسلمہ اصول کے مطابق الفضل قیام امن کے لئے اور دیگر اہم امور کے سلسلہ میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گا اور اس سلسلہ میں حکومت کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرے گا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ الفضل ملک و قوم کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکے اور اپنے اغراض و مقاصد میں کامیاب ہو۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 17 دسمبر 2019ء)

روزنامہ الفضل کی پیشانی پر چسپاں آیت قرآنی کا تعارف

فضل خداوندی کو دنیا میں پھیلانے کا ایک سہرہ الفضل کے سر ہے

الفضل کا آغاز مورخہ 18 جون 1913ء کو قادیان سے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کی مبارک ادارت میں ہوا۔ آغاز میں یہ پرچہ ہفتہ وار تھا اور ہر بُدھ کو منظر عام پر آتا تھا۔ پہلا شمارہ 12 رجب المرجب 1331ھ کو شائع ہوا۔ جس کی پیشانی پر سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 74 کا یہ حصہ درج ہے:

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اس میں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے محمد ﷺ! تو کہہ دے کہ یقیناً فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ اِسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اللہ بہت وسعت بخشنے والا دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اسی مفہوم کی ایک آیت سورۃ الحدید کی آیت 30 بھی ہے۔ اور عجیب اتفاق وارد ہوا ہے کہ ہر دو جگہ اہل کتاب کا ذکر ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مخاطب ہیں اور دونوں جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ذکر فرمایا ہے ایک جگہ فضل سے پہلے اور ایک جگہ فضل کے بعد جیسا کہ سورۃ آل عمران آیت 75 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

کہ وہ اپنی رحمت کے لئے جس کو چاہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

اور سب سے بڑی بات اور سب سے بڑا اسبق جو ان دونوں جگہوں پر مومنوں کو دیا گیا ہے وہ ایک مشترکہ حصہ میں ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ اپنے متعلق فرماتا ہے ”وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم“ کہ اللہ ہی بہت بڑے فضل والا ہے۔

سورۃ آل عمران کی آیت 74 آغاز سے ہی ”الفضل“ کی پیشانی پر نمایاں طور پر نظر آتی رہی ہے۔ گو اس آیت میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مخاطب ہیں کہ آپ ﷺ کو نبوت، رسالت، کتاب اور کئی اہم صورتوں اور برکتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حصہ ملا اور مخلوق خداوندی میں سے سب سے زیادہ ملا۔ لیکن اس فضل خداوندی سے تو آپ ﷺ کی امت بھی آپ ﷺ کے توسط سے فیضیاب ہوئی، ہو رہی ہے اور تا قیامت اس سے فیض پاتی رہے گی۔

اس فیض میں سے ایک اہم فیض روزنامہ ”الفضل“ کی صورت میں ہے۔ جو 1913ء سے جاری ہے۔ اور الفضل کی اسکیم اور پراسپیکٹس میں سب سے اہم جزو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے۔ اس فضل کو بھی جو رسالت مآب سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صورت میں ہمارے لئے جاری ہوا۔ آپ ﷺ کے توسط سے قرآن کریم کی صورت میں تا قیامت جاری و ساری ہوا۔ پھر آپ ﷺ کی سنت، عملی زندگی اور احادیث کی صورت میں ہمارے اندر موجود ہو اور ہم فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ان امور کو تمام دنیا میں پھیلے احمدیوں تک پہنچانے کا اہم فریضہ روزنامہ ”الفضل“ ادا کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور سرپرستی میں بااحسن طریق ادا کرتا رہے گا۔ ان شاء اللہ۔ اسی لئے شروع سے ہی قرآنی آیت، حدیث، ارشاد حضرت مسیح موعودؑ اور وقت کی آواز یعنی حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد اسی مناسبت سے دیا جاتا رہا ہے۔

میں پورے وثوق اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس آیت میں جس فضل خداوندی کا ذکر ہے جو سیدنا حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کو دیا گیا ہے۔ اس کی ایک شاخ اور اس کا ایک حصہ ”الفضل“ کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہوتا رہا ہے جو صرف اور صرف توحید خداوندی اور رسالت مآب کی نبوت کا پرچار کرتا آیا ہے

نیز خلافت احمدیہ کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا کر اسلام کے مثبت پہلوؤں کو اجاگر کرتا چلا آیا ہے۔ اس لئے اس ''فضل خداوندی'' کا حصہ بننے کے لئے ہم تمام پر لازم ہے کہ اس آسمانی مائدہ سے خود بھی مستفیض ہوں۔ اپنی اولادوں اور نسلوں کے افادہ کے لئے انتظام فرماویں نیز اپنی عزیز و اقارب، رشتہ داروں اور دوست احباب تک اس فضل کو تقسیم کریں تا ساری دنیا فضل خداوندی سے معمور ہو جائے۔ اور اس میں بیان اسلامی و دینی و جماعتی تعلیمات پر عمل کر کے ہم ''مقام محمود'' تک رسائی حاصل کرنے والے ہوں۔ جس کی نوید سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال بجالانے، اس کی عبادت کرنے، نوافل پڑھنے، کتاب الہیٰ پڑھنے اور ان پر عمل کرنے کے بعد عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا کے الفاظ میں سنائی ہے۔ اور یہی وہ نوید ہے جس کی نشان دہی 18 جون 1913ء کے پہلے شمارہ میں سورۃ آل عمران آیت 74 لکھ کر کی گئی ہے یعنی عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا (بنی اسرائیل:80)

قارئین کرام! اس آن لائن پرچہ کی پیشانی ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے منظور شدہ ہے۔ خاکسار نے 12۔ اگست 2019ء کی دفتری ملاقات میں پیشانی کے کچھ ڈیزائن پیش کئے تھے۔ پیارے حضور نے اس کو مجھے دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ ''اسے رکھ لیں'' اللہ تعالیٰ اس پیشانی کو الفضل کے لئے مبارک کرے اور اس پیشانی کے ساتھ اخبار روزنامہ الفضل لندن بہتوں کی رہنمائی کا موجب ہو اور فضل الٰہی کا باعث ہو۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 20 دسمبر 2019ء)

ادارہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن
کی طرف سے قارئین کو سالِ نو مبارک ہو

نئے سال 2020ء میں دعائیں، درود شریف، استغفار
اور نیکیاں کرنے کے عزم باندھتے ہوئے داخل ہوں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احمدیوں کا 2019ء سے الوداع ''مُخْرَجَ صِدْقٍ'' اور 2020ء میں داخلہ ''مُدْخَلَ صِدْقٍ'' کا باعث بنائے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں کو سمیٹتے داخل ہوں۔ نئے دور میں داخل ہونے کے حوالہ سے قرآن کریم، احادیث، حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی تمام دعاؤں کا ہم سب کو وارث بنائے۔ آمین

ادارہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن کی طرف سے آپ کو سال نو مبارک ہو بلکہ ''مبارک صد مبارک'' آپ جہاں بھی ہوں، جہاں بھی رہیں خیر و برکت آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو، اپنی حفاظت میں رکھے اور مقبول خدمات کرنے کی توفیق سے نوازتا رہے اور خلافت احمدیہ کا سلطانِ نصیر بنائے۔ آمین

روزنامہ الفضل لندن آن لائن کا اجراء اس کے 106 سال پورے ہونے پر خلافتِ خامسہ کے بابرکت دور میں ہو رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی دعاؤں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا لگایا ہوا یہ پودا اب ایک

تناور درخت بن چکا ہے اور احمدیوں کی روحانی پیاس بجھانے کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ خلافت احمدیہ کی آواز بن کر احمدیوں کیلئے روحانی مائدہ پیش کرتا چلا آرہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تاریخی اور انقلابی دور میں اپنے خصوصی پیغام میں فرمایا ہے (اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید دور کی سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزنامہ الفضل لندن کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء کیا جارہا ہے جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں کسی بھی جگہ ہر وقت بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہوا کرے گا۔ اس کے ذریعہ احباب جماعت کے اندر خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق مزید تقویت پائے گا۔

نئے سال میں داخل ہوتے وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ دعاؤں، استغفار، درود شریف اور آئندہ نیکیاں کرنے کے عزم باندھتے ہوئے داخل ہوں۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ایک احمدی کے بارے میں توقع کو سچا کرنے والے ثابت ہوں کہ ”اکثر احمدی اللہ کے فضل سے ہر سال کا نیادن اس طرح شروع کرتے ہیں کہ رات کے 12 بجے عبادت کرتے ہیں“

امید ہے آپ بھی ان لمحات کو دعاؤں اور عبادات میں گزار کر اللہ تعالیٰ کے حضور گزشتہ گناہوں کی معافی کے خواستگار ہوں گے اور آئندہ نیکیاں اور حسنات کو اپنانے کے عہد باندھ کر اپنے خدا سے مدد کے طالب ہوں گے۔ اس حوالہ سے جہاں خود دعائیں کریں، اپنے بزرگوں سے بھی دعا کی درخواست کریں بالخصوص امام ہمام کو دعا کی درخواست کریں۔ صدقات سے سال کا آغاز کریں اور ہر روز صدقہ دینے کی عادت اپنائیں۔ نماز تہجد، تلاوت اور پنجوقتہ نمازوں کی طرف توجہ دینے کی کوشش کریں نیز کوشش کریں کہ روزہ رکھنے کے قابل ہر احمدی نفلی روزہ رکھے اور دو نفل روزانہ ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

مورخہ 31 دسمبر 2016ء کو نئے سال کے آغاز پر اپنا محاسبہ کرنے کے لئے حضور نے 36 سوال ہر احمدی کے سامنے رکھے تھے۔ ان کی روشنی میں ہم 2020ء کو گزاریں۔ یہ سوالات آپ کو اس شمارے میں ملیں گے (روزنامہ الفضل آن لائن لندن 01 جنوری 2020ء)

روزنامہ الفضل لندن آپ کا اپنا آن لائن اخبار ہے۔اس کو خود بھی روزانہ پڑھنے کی عادت ڈالیں اوراپنے اہلِ خانہ ،دوست اوررشتہ داروں کو پڑھنے اور حرزِ جان بنانے کی تلقین کریں۔اس کیلئے اچھے اچھے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں، خطوط، آراء اور تجاویز لکھتے چلے جائیں۔ہم ان کو اس کا حصہ بناتے چلے جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 01 جنوری 2020ء)

اخبار الفضل کا اجرا۔ مصلح موعودؓ کا ایک کارنامہ

"سوانح فضل عمر جلد اوّل" کا اقتباس آج اس شمارے کے اداریے کے طور پر دیا جارہا ہے جو اس شمارے کی خوبصورتی میں چار چاند لگانے کے مترادف ہے۔

(ایڈیٹر)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامہ الفضل کے اجراء پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تحریر فرمایا۔
تشحیذ اگرچہ جماعت کی علمی ضروریات کو بہت حد تک بڑی عمدگی سے پوری کررہا تھا، لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب نے بجاطور پر یہ ضرورت محسوس کی کہ جب تک سلسلہ کا ایک باقاعدہ اخبار جاری نہ ہو صحیح معنوں میں مرکز اور جماعت کے مابین رابطہ قائم نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ اس شدید ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے آپ نے جون 1913ء میں الفضل اخبار کا اجراء فرمایا۔ یہ اخبار آج تک جماعت احمدیہ کا مرکزی روزنامہ چلا آرہاہے۔ اس بارہ میں "اعلانِ فضل" کے عنوان کے تحت آپ نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں آپ نے اس فلسفہ پر روشنی ڈالی کہ بعض چھوٹے چھوٹے امور کس طرح بڑے ہو جاتے ہیں اور ایک چھوٹے سے بیج سے کس طرح بڑے بڑے عظیم القامت درخت بن جاتے ہیں۔ فرمایا: یہی مثال روحانی سلسلوں کی ہے گذشتہ الٰہی سلسلوں کی طرح جماعت احمدیہ کی ضروریات بھی بڑھتی چلی جاری ہیں۔
پھر فرمایا:۔

"اس لئے بموجب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح توکلاً علی اللہ اس اخبار کو شائع کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ہمارا کام کوشش ہے۔ برکت اور اتمام خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ لیکن چونکہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے

اس لئے اس کی مدد کا یقین ہے۔ بے شک ہماری جماعت غریب ہے لیکن ہمارا خدا غریب نہیں ہے اور اس نے ہمیں غریب دل نہیں دیئے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اس طرف پوری توجہ کرے گی۔ اور اپنی بے نظیر ہمت اور استقلال سے کام لے کر، جو وہ اب تک ہر ایک کام میں دکھاتی رہی ہے اس کام کو بھی پورا کرنے کی کوشش کرے گی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تحریر کو صرف ارادوں اور خواہشوں تک ہی نہ رہنے دے۔ اور سلسلہ کی ضروریات کے پورا کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹائے۔"

("بدر" قادیان 5 جون 1913ء صفحہ 17)

ان علمی خدمات کے پیچھے قربانی اور ایثار، شوق اور جذب کے جو جذبات کار فرما تھے، ان کا کچھ اندازہ ان ذاتی قربانیوں سے ہو سکتا ہے جو آپ نے اور آپ کے اہل بیت نے ان اخبارات و رسائل کے سلسلہ میں پیش کیں۔ اس ضمن میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی بعض بعد کی تحریرات کے چند اقتباس ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوں گے۔

"مجھے اس وقت ساٹھ روپے ملتے تھے جن میں سے دس روپے ماہوار تو تشحیذ پر خرچ کرتا تھا۔ دو بچے تھے بیوی تھی اور گو کوئی خاص ضرورت تو نہ تھی مگر خاندانی طور طریق کے مطابق ایک کھانا پکانے والی اور ایک خادمہ بچوں کے رکھنے اور اوپر کے کام میں مدد دینے کیلئے میری بیوی نے رکھی ہوئی تھی۔ سفر اور بیماری وغیرہ کے اخراجات بھی اس میں سے تھے۔ پھر مجھے کتابوں کا شوق بچپن سے ہے چنانچہ اس گزارہ سے اپنی علمی ترقی کے لئے اور مطالعہ کے لئے کتابیں بھی خریدتا رہتا تھا اور کافی ذخیرہ میں نے جمع کر لیا تھا۔"

(الفضل 28 دسمبر 1939ء)

"بدر اپنی مصلحتوں کی وجہ سے ہمارے لئے بند تھا۔ الحکم اول تو ٹمٹماتے چراغ کی طرح کبھی کبھار نکلتا تھا اور جب نکلتا بھی تھا تو اپنے جلال کی وجہ سے لوگوں کی طبیعتوں پر جو اس وقت بہت نازک ہو چکی تھیں، بہت گراں گزرتا تھا۔ ریویو ایک بالا ہستی تھی جس کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ میں بے مال و زر تھا۔

جان حاضر تھی۔ مگر جو چیز میرے پاس نہ تھی وہ کہاں سے لاتا۔ اس وقت سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت تھی جو احمدیوں کے دلوں کو گرمائے۔ ان کی سستی کو جھاڑے۔ ان کی محبت کو ابھارے، ان کی ہمتوں کو بلند کرے اور یہ اخبار ثریا کے پاس ایک بلند مقام پر بیٹھا تھا۔ اس کی خواہش میرے لئے ایسی ہی تھی جیسے ثریا کی خواہش۔ نہ وہ ممکن تھی نہ یہ۔ آخر دل کی بے تابی رنگ لائی۔ امید بَر آنے کی صورت ہوئی... خدا تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں اسی طرح تحریک کی جس طرح خدیجہؓ کے دل میں رسول کریم ﷺ کی مدد کی تحریک کی تھی۔ انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں روپیہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنویں میں پھینک دینا اور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو جو اس زمانہ میں شاید سب سے زیادہ مذموم تھا، اپنے دو زیور مجھے دے دیئے کہ میں ان کو فروخت کرکے اخبار جاری کر دوں۔ ان میں سے ایک تو ان کے اپنے کڑے تھے اور دوسرے ان کے بچپن کے کڑے تھے جو انہوں نے اپنی اور میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم سلّمہا اللہ تعالیٰ کے استعمال کے لئے رکھے ہوئے تھے۔“

یہ زیور حضرت صاحبزادہ صاحب نے خود لاہور جاکر پونے پانچ سو روپے میں فروخت کئے۔ یہ تھا ”الفضل“ کا ابتدائی سرمایہ۔

(سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ 238)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 18 فروری 2020ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر
مضمون نگار اور شعراء عمل کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 دسمبر 2019ء کو روزنامہ الفضل لندن کے آن لائن ایڈیشن کے اجراء پر اپنے خطبہ جمعہ میں مضمون نگاروں اور شعراء کو مخاطب ہو کر فرمایا ”مضمون نگار اور شعراء حضرات بھی اس کے لئے اپنی قلمی معاونت کریں تا کہ اچھے اور تحقیقی مضامین بھی اس میں شائع ہوں“

(روزنامہ الفضل لندن آن لائن 2 جنوری 2020ء)

دنیا بھر کے مضمون نگار اور شعراء سے حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں مضامین اور منظوم کلام بھجوانے کی درخواست ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 11 مارچ 2020ء)

”الفضل“ کی ترویج و ترقی کیلئے حضرت مصلح موعودؓ کی دعا

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ”الفضل“ کے پہلے دور میں اس کی کامیابی کیلئے ان الفاظ میں دعا کی۔

”اے اللہ! لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں تک وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے بھی اسے مفید بنا۔“

(الفضل 18 جون 1913ء)

آج کے الیکٹرونک دور میں مؤرخہ 13 دسمبر 2019ء کو ”روزنامہ الفضل“ لندن سے آن لائن جاری ہوا ہے۔

قارئینِ الفضل خود تو اس دعا کے وارث ٹھہرے ہیں۔ آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کو بھی اس دعا کے وارث اور اس سے مستفیض کرنے کیلئے ان کو اخبار روزنامہ الفضل کے ذیل میں درج ویب سائٹ اور ایپس سے مطلع کریں تا یہ فیض لاکھوں نہیں کروڑوں تک وسیع ہوتا چلا جائے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

Website: www.alfazlonline.org

iOS: https://apps.apple.com/gb/app/alfazlonline/id1500041209

Android: https://play.google.com/store/apps/details?id=org.alfazlonline.alfazlonline&hl=en

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 11 مارچ 2020ء)

الفضل میں سے اقتباس پڑھ کر خطبہ جمعہ دیں

دنیا بھر کی حکومتوں نے کرونا وائرس کے پیشِ نظر مساجد میں اجتماع پر پابندی لگادی ہے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تناظر میں مؤرخہ 27مارچ 2020ء کو خطبہ جمعہ کی جگہ ایک پیغام احبابِ جماعت کو دیا جو MTA پر براہِ راست نشر ہوا۔ اس پیغام میں حضورِ انور نے احبابِ جماعت کو گھروں میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"جمعہ بھی گھر کے افراد مل کر پڑھیں اور ملفوظات میں سے یا جماعتی کتب میں سے یا حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری کتب میں سے یا الفضل میں سے یا الحکم سے یا کسی اور رسالہ سے کوئی بھی اقتباس پڑھ کر خطبہ دیا جا سکتا ہے اور گھر کے افراد میں سے کوئی بالغ لڑکا یا مرد جمعہ بھی پڑھا سکتا ہے اور نمازیں بھی پڑھا سکتا ہے۔"

روزنامہ الفضل لندن آن لائن پہلے صفحہ پر قرآن، حدیث، حضرت مسیح موعودؑ کے رشحاتِ قلم اور فرمان خلیفۂ وقت یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات دیتا ہے۔ عالمگیر احبابِ جماعت، جماعت کے اس دیرینہ اخبار سے اقتباس کا چناؤ کر کے خطبہ جمعہ گھروں میں دیں۔

اللہ تعالیٰ جلد یہ تکلیف دہ صورتحال ختم کرے اور ہم دوبارہ مساجد میں اکٹھا ہو کر نمازیں پڑھیں اور اپنے پیارے امام کے خطبہ جمعہ سے مستفیض ہوں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 23اپریل 2020ء)

مضمون نویسوں، نثر نگاروں اور شعراء سے درخواست

روزنامہ الفضل لندن آن لائن کے لئے لکھنے والے پیارے مضمون نویسوں، نثر نگاروں اور شعراء کرام کو کچھ اور بطور درخواست عرض کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ سو اس آرٹیکل میں میرے مخاطب اخبار کے لئے لکھنے والے دوست احباب و خواتین ہیں جو الفضل آن لائن کے لئے حقیقت میں اثاثہ اور سرمایہ ہیں۔ یہی بکھرے موتیوں کو جوڑ کر اکٹھا کر کے الفضل آن لائن کے لئے مالا تیار کرتے ہیں یہی ایک عام دکھائی دینے والے پتھر کو تراش کر اپنے خیالات کو ہیرے کی شکل دے کر الفضل آن لائن کی انگشتری میں جڑتے ہیں۔ لہٰذا ہم الفضل آن لائن کی خاطر لکھنے والے ادیبوں اور شعراء کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور ان کی بھجوائی ہوئی تحریرات اور منظوم کلام کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں اور اگر نثری تحریر یا منظوم کلام جماعت احمدیہ کی تعلیمات اور الفضل آن لائن کے وضع کردہ قوانین کے منافی نہ ہو تو اسے جلد یا بدیر الفضل آن لائن کی زینت بناتے ہیں۔ خاکسار بطور ایڈیٹر اس تحریر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ باتیں اپنے مضمون نگاروں سے باادب کرنا چاہتا ہے تا تحریرات میں پہلے سے بڑھ کر چاشنی پیدا ہو اور اخبار خوبصورت ہوتا چلا جائے۔

1. مضمون صرف تعلیمی و تربیتی ہی نہ ہو بلکہ دُنیا بھر کے تاریخی علاقوں کی معلومات پر مشتمل تحقیقی بھی ہو۔
2. دنیا میں تاریخی ایڈونچرز اور عجوبوں کا تعارف کروائیں۔ جیسے ناروے کے نارتھ پول، نیوزی لینڈ و آسٹریلیا اور کینیڈا کی خوبصورتی کو coverage دی جاسکتی ہے۔

3. علمی اور تحقیقی، تربیتی، طبّی اور سائنسی مضامین میں حوالہ جات اگر ہوں تو اصل ماخذ(source)سے درج ہوں کسی رسالہ یا اخبار سے عاریۃً نہ لئے گئے ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کی کتب سے حوالہ دیتے وقت خصوصی طور پر اس طرف توجہ دیں۔ آج کل تو فوٹو کاپیاں بآسانی ہو سکتی ہے اس لئے ہاتھ سے لکھنے کی بجائے اصل کتاب سے لے کر کے پیسٹ کریں تا کہ کسی قسم کی غلطی کا امکان نہ ہو۔
4. مضمون توثیق شدہ حوالہ جات سے مزین ہو۔
5. مضمون یا نظم مختصر ہو۔ یہ online اخبار ہے اس لئے لمبے اور طوالت والے مضامین و منظوم کلام پسند نہیں کئے جاتے اور نہ ہی آج کل لمبے مضامین پڑھے جاتے ہیں۔
6. طویل مضمون اخبار میں اپنی جگہ بنانے کے لئے وقت بھی لیتا ہے۔
7. مضمون یا منظوم کلام بھجواتے ہوئے اپنا نام ایڈریس، فون نمبر اور خاص طور ملک کا نام ضرور لکھا کریں کیونکہ ای میل یا واٹس ایپ پر بھجوایا ہوا مضمون یا نظم print ہو کر بورڈ کے پاس چلا جاتا ہے۔ اگر نام درج نہ ہو تو ضائع ہونے کا امکان موجود رہتا ہے۔
8. مضمون اگر کسی جگہ سے لیا ہے تو اس کا حوالہ ضرور دیں۔ یہ اخلاقی ذمہ داری ہے۔ اگر کسی کا مضمون خود لکھ کر اپنے نام سے بغیر حوالے کے بھجوائیں تو یہ سرقہ ہے۔
9. اگر شاعر کسی دوسرے شاعر کا کوئی مصرعہ یا شعر اور نثر نگار کسی دوسرے نثر نگار کا فقرہ quote کرنا چاہتا ہے تو اسے Inverted Commas میں لائے۔
10. ادارہ، شعراء کے نئے اور تازہ کلام کو ترجیح دیتا ہے۔
11. اگر آپ نے کوئی مضمون یا نظم الفضل آن لائن کے لئے کہی ہے تو اخلاقی طور پر اسے الفضل آن لائن کو ہی بھجوانا چاہئے۔
12. کچھ عرصہ قبل تو فوٹو کاپی سے اندازہ ہو جاتا تھا کہ مضمون نویس یا شاعر نے اپنا کلام کسی دوسرے اخبار کو بھی بھجوایا ہے۔ لیکن آج کل جدید طریقوں سے بآسانی معلوم نہیں کیا جاسکتا۔

13. آج کل سوشل میڈیا کا دور ہے دوست مضمون لکھ کر یا نظم کہہ کر سب سے پہلے سوشل میڈیا پر بھجواتے ہیں اور ساتھ ہی "الفضل آن لائن" کو بھجوا کر وہ یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کی یہاں بھی اشاعت ہو۔ اس لئے الفضل کے لئے لکھا گیا مضمون صرف الفضل آن لائن کو بھجوائیں۔ اشاعت کے بعد ضرور الفضل کے لیبل کے ساتھ سوشل میڈیا پر Share کر لیں۔

14. اگر اپنے مضمون یا پُرانی نظم میں ترمیم کی ہو یا اضافہ و کٹوتی کی ہو تو اس کے ساتھ اس کا ذکر ضرور کریں۔

15. میٹریل کمپوزڈ ہو۔ اگر word میں کمپوزنگ ہو تو بہتر ہے ورنہ inpage3 میں بھی کمپوزنگ قابل قبول ہے۔

16. کمپوز کرتے وقت تاریخ یا فگرز انگلش میں کمپوز کریں۔ اردو یا عربی میں نہ کریں۔

17. سن 2020ء لکھتے وقت عیسوی کا "ء" نشان ضرور ڈالیں مگر 2020ء کے نیچے سن کا نشان نہ ڈالیں۔ جیسے 2020ء

18. شعراء کو میں نے محسوس کیا ہے کہ وہ اپنا کلام بھجوا کر اگلے لمحے ہی لکھ دیتے ہیں یہ ترمیم کر لیں۔ پہلے ہی ترمیم کر کے اور کسی سینئر شاعر سے تصحیح کروا کے بھیجیں۔ آپ کا کلام printing کے لئے جب جا چکا ہے تو پھر ترمیم اور کسی سینئر شاعر سے تصحیح کروانی مشکل ہوتی ہے۔

19. اپنے مضمون کو بھجوانے سے قبل پروف ریڈنگ ضرور کر لیں۔

20. مشن ہاؤسز، جماعت کی ترقیات اور اپنے ہاں ہونے والے جماعتی پروگرامز اور فنکشنز کی رپورٹنگ مع فوٹوز بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔

21. بچے کی پیدائش، تعلیمی کامیابی اور بیمار کی شفایابی اور وفات کے لئے اعلان بھی بھجوائے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ تسلی کر لیں کہ میٹریل میں کوئی غلطی یا تاریخی اعتبار سے غلط بات درج نہ کر دی گئی ہو۔ نومولود اور Male طلبہ کامیابی حاصل کرنے یا وفات یافتہ مرد حضرات کی فوٹو بھجوائی جا سکتی ہے۔

22. اہم عالمی دنوں پر بھی لکھا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ امر ذہن میں رہے کہ یہ مضمون قریباً پندرہ دن پہلے آنا چاہئے۔

23. آیت کا حوالہ دیتے وقت یہ طریق اپنائیں جیسے (البقرہ:19) عمومی طور پر لوگ البقرہ کے آخر میں ہ کو ۃ بنا کر لکھتے ہیں۔ جو درست نہیں۔

24. ایک ہی مضمون یا نظم کو بار بار نہ بھجوائیں۔ آپ کو جزاک اللہ کی اطلاع مل جاتی ہے۔ مگر لوگ تسلی نہ ہونے کی وجہ سے بار بار بھیجتے ہیں۔ جس سے وقت کا ضیاع تو ہوتا ہی ہے مالی نقصان بھی ہو رہا ہوتا ہے۔

25. درج ذیل ای میل: info@alfazlonline.org پر اپنی تحریرات بھجوائی جاسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ کسی اور جگہ نہ بھجوائیں۔

26. تاہم سیکرٹری کمیٹی، یوکے مکرم سعید الدین احمد کے واٹس ایپ نمبر 00447951614020 اور دوسرے آفیشل واٹس ایپ نمبر 00447493785065 پر مسیجز کے ذریعہ رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

27. بعض لوگ آڈیو کلپس بھجوا دیتے ہیں۔ جو اپنی ذات میں بہت عمدہ، تربیتی و تاریخی ہوتے ہیں۔ اگر اس کو Transcribe کر کے بھیجیں تو ادارہ کے لئے آسانی ہوگی۔

28. سوشل میڈیا پر گردش کرنے والے clips میں بعض بغیر حوالے اور غیر تصدیق شدہ ذوقی باتیں ہوتی ہیں جو ہمارے اخبار کے لئے مناسب نہ ہے۔ مستند روایات ضرور بھجوائیں۔

29. مضمون نویس اور شعراء سے اپنی فوٹوز بھجوانے کی بھی درخواست ہے۔ خواتین اس سے مستثنیٰ ہیں۔

30. تقاریب، مشن ہاؤسز، مساجد اور جماعتی پروگرامز و دیگر اہم تاریخی مقامات کی فوٹوز ضرور بھجوائیں۔

31. بعض مضمون نگار یا شعراء اپنے مضمون یا نظم کے ساتھ الگ سے ایک خط ایڈیٹر کے نام لکھ دیتے ہیں۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ صرف اپنا مضمون یا نظم بھجوائیں جس پر آپ کا نام اور

جگہ درجہ ہو ہاں اگر کوئی رائے دینی ہے یا اپنا خیال اخبار کے بارہ میں لکھنا ہے تو وہ ضرور ایڈیٹر کے نام لکھیں۔

32. آخری بات مضمون نویسوں اور شعراء سے یہ گزارش ہے کہ ہر اخبار استاد اور ٹیچر ہوتا ہے۔ اس سے جہاں بہت سا علم تقسیم ہو رہا ہوتا ہے وہاں نو آموز لکھاریوں کے مضامین اور پہلی دفعہ کلام کہنے والے شعراء کے کلام کو اخبار کا حصہ بنا کر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ کوئی بڑے سے بڑا لکھنے والا ماں کی گود سے لکھنے کا ادب یا منظوم کلام کہنے کا طریق سیکھ کر نہیں آتا۔ یہی اخبار اسے عظیم نامہ نگار، اینکر، شاعر اور مضمون نگار بناتے ہیں اس لئے اخبار ایسے مضمون نویسوں اور شعراء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو ابھی اس اہم میدان میں یا اکھاڑے میں اُترے ہیں، ادارہ اس کی اصلاح کر کے اور ان کے مضامین کو ادبی بنا کر قارئین کرام کے لئے بطور مائدہ پیش کرتا ہے۔ بس اپنا کلام تربیتی و تعلیمی، ادبی، تحقیقی اور معلوماتی رکھیں۔

؎ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 07 مئی 2020ء)

مضمون نگاروں سے ایک ضروری درخواست

مضمون نگار، مضمون لکھتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ روزنامہ الفضل' آن لائن پرچہ ہے جو طویل مضامین کا متحمل نہیں ہو سکتا اس لئے لمبے اور طویل مضامین سے اجتناب کرتے ہوئے مختصر 2-4 صفحات پر مشتمل مضامین لکھیں جو اخبار میں جلد جگہ بنا لیں۔ طویل مضامین جگہ بنانے میں کافی وقت لیتے ہیں۔ جس سے مضمون نگار بھی ناراض ہوتے ہیں۔ ویسے بھی آن لائن پرچے میں لمبے مضامین کے قاری بھی کم ہوتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 13 مئی 2020ء)

فہرست عناوین برائے مضامین روزنامہ الفضل لندن آن لائن

بہت سے قارئین کرام، اپنے مؤقر اور پسندیدہ اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کے لئے مضامین لکھنا چاہتے ہیں۔ وہ ادارہ سے عناوین کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انفرادی طور پر ایسے قارئین کی رہنمائی کر دی جاتی ہے۔

یہاں حضرت مصلح موعودؓ کے درج ذیل ارشاد کی روشنی میں عناوین کی ایک فہرست بغرض رہنمائی دی جارہی ہے۔ قارئین کرام ان عناوین پر مضامین اور شعرائے کرام منظوم کلام درج ذیل ای میل پر بھیج سکتے ہیں۔

info@alfazlonline.org

اگر قارئین کرام کے پاس ان عناوین میں سے کسی پر پُرانا مضمون پڑا ہو اور وہ کسی اخبار یا جریدہ میں شائع نہ ہوا ہو تو وہ بھی اپنا مضمون بھجوا سکتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

”سارا اخبار ہی دینی مضامین سے نہیں بھرنا چاہئے مگر اس طرف بھی کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر ہم سارا دن نمازیں نہیں پڑھتے رہتے بلکہ اور بھی بیسیوں کام کرتے ہیں تو سارے اخبار میں دینی مضامین ہی اگر ہوں تو وہ کب لوگوں کیلئے دلچسپی کا موجب بن سکتے ہیں۔ قرآن کریم کو بھی دیکھ لو اس میں صرف خدا اور اس کے رسولوں کا ہی ذکر نہیں بلکہ کہیں پانیوں کا ذکر ہے، کہیں بادلوں کا ذکر ہے، کہیں ہواؤں کا ذکر ہے،

کہیں زمین کی حرکتوں کا ذکر ہے، کہیں حیوانات کا ذکر ہے، کہیں لڑائیوں کا ذکر ہے، کہیں سیاسیات کا ذکر ہے غرض مختلف قسم کے اذکار اس میں پائے جاتے ہیں مگر کیا الفضل قرآن سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے کہ اگر وہ علمی اور تاریخی اور اقتصادی اور صنعتی مضامین لکھے تو اس کی زبان صاف نہیں رہے گی۔ میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ مضامین میں تنوع پیدا کرو۔ علمی اور تاریخی مضامین لکھو، مختلف عنوانات پر مختصر نوٹ لکھو اس طرح تعلیمی، صنعتی، مذہبی اور اقتصادی مضامین لکھو، مختلف اقوام میں جو رسوم پائی جاتی ہیں ان پر وقتاً فوقتاً روشنی ڈالو، غیر مذاہب کے حالات لکھو، دلچسپ خبریں شائع کرو اور ان کے دَوران میں مذہبی ضامین بھی لکھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری کونین شکر میں لپٹی ہوئی ہوگی اور ہر کوئی شوق سے اسے کھانے کیلئے تیار رہے گا۔“

(بانی سلسلہ احمدیہ کوئی نیا دین نہیں لائے، انوارالعلوم جلد 15 صفحہ 6، 7)

فہرست عناوین برائے مضامین روزنامہ الفضل لندن آن لائن

(1) اللہ تعالیٰ

1. عبادالرحمٰن کی نشانیاں
2. تقویٰ کی باریک راہیں
3. ایمانیات
4. دعا۔ بندے کا اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ذریعہ
5. صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً
6. آؤ! حُسنِ یار (اللہ تعالیٰ) کی باتیں کریں
7. اللہ تعالیٰ کی صفات
8. اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور شکر گزاری
9. ذکرِ الٰہی

10. قُربِ خداوندی کے ذرائع
11. توحیدِ باری تعالیٰ
12. ہستی باری تعالیٰ کے دلائل (دہریت کے خلاف)
13. خدا کے قرب کی اہمیت

(2) قرآن

1. قرآن اور سائنس
2. قرآن کریم کی فصاحت وبلاغت
3. قرآن کریم کے معجزے
4. امثال القرآن اور ان کا اقوام پر اطلاق
5. حفظِ قرآن کی اہمیت
6. مختلف تراجمِ قرآن کا تعارف
7. جماعتِ احمدیہ اور خدمتِ قرآن
8. قرآن میں علوم کا ذکر

(3) اسلام

1. اسلام ایک مکمل ضابطہ اخلاق ہے
2. ذرائع ابلاغ اور تبلیغِ اسلام
3. روحانی اور جسمانی ترقی کے ذرائع
4. اعلیٰ روحانی مدارج حاصل کرنے کے ذرائع
5. عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
6. رشتہ کرنے کے اصول
7. انفاق فی سبیل اللہ

8. یومِ آخرت پر ایمان
9. معاشرتی آداب
10. شوریٰ ایک اسلامی نظام
11. قوتِ برداشت اور وسعتِ حوصلہ کی اہمیت
12. عفوودرگزر
13. شادی بیاہ اور اسلامی تعلیمات
14. غیبت (چغلی)
15. اسلامی پردہ
16. زکوٰۃ کی افادیت
17. مسابقت فی الخیرات
18. اسلامی اصطلاحات کا استعمال
19. الخلق عیال اللہ
20. حُسنِ معاشرت
21. اسلامی اخلاق (اخلاقِ حسنہ)
22. اخلاقِ سیئہ
23. امر بالمعروف ونھی عن المنکر
24. علم حاصل کرنے کی فضیلت
25. احترامِ آدمیت
26. میانہ روی اور متوازن زندگی
27. تعاونوا علی البر (نیکی میں معاونت)
28. ایفائے عہد
29. امانت ودیانت کی فضیلت

30. حسنِ کردار
31. ارکانِ ایمان وارکانِ اسلام
32. نماز (طریقہ، اہمیت، باجماعت)
33. عید الاضحیٰ (قربانی کے مسائل)
34. عید الفطر
35. بچہ کی پیدائش پر اسلامی تعلیمات (اذان، عقیقہ، گڑتی)
36. خود احتسابی
37. اَفْشُوالسَّلَامَ
38. اصلاحِ نفس
39. جہاد کا فلسفہ، قلمی جہاد
40. درود شریف
41. آدابِ مجلس
42. باہمی لین دین اور اسلامی تعلیمات
43. تعارف مجد دین

(4) انبیاء علیہم السلام

1. مختلف انبیاء کے سوانحِ حیات
2. انبیاء کے مخالفین کا انجام
3. انبیاء پر ایمان لانے والوں پر خدا کے افضال

(5) سابقہ اقوام

1. اقوامِ گزشتہ کا تعارف
2. نافرمانی کرنے والی اقوام کا انجام

(6)سیرت النبیؐ

1. نُصِرۡتُ بِالرُّعۡبِ
2. آنحضرت ﷺ کی سیرۃ کے مختلف پہلو (سربراہ، مبلغ، خاوند، باپ، میاں)
3. میرا آقا عظیم تر ہے
4. رسول کریم ﷺ کی عبادت و بندگی
5. عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ
6. آنحضور ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلو۔ ہر پہلو کی تفصیل

(7)حدیث

1. حدیث کی افادیت
2. حدیث کا مقام
3. جماعتِ احمدیہ میں سنت و حدیث کا تعارف

(8)خلفائے راشدین

1. خلفاء کا تعارف و سیرۃ
2. خلفاء کی قربانیاں
3. ادوارِ خلافت

(9)احمدیت (حقیقی اسلام)

1. احمدیت کے ذریعہ پیدا ہونے والا روحانی انقلاب
2. الفضل (تاریخ و مختلف مراحل، اہمیت و برکات)
3. احمدیت کی ترقی کا راز اطاعت امام میں مضمر ہے
4. احمدیت محمدیت کا ہی عکس ہے

5. احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے
6. اسلام اور احمدیت کی امتیازی شان
7. اسلام کی نشأة ثانیہ احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے
8. اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ احمدیت ہے
9. ایک احمدی کی زندگی کا مقصد
10. احمدی اور حج بیت اللہ
11. جہاد فی الاسلام اور جماعت احمدیہ
12. جماعت احمدیہ کی دینی خدمات
13. جماعت احمدیہ اور جذبۂ ایثار واستقلال
14. جماعت احمدیہ کا جہاد تبلیغ اور دعا ہے
15. جماعت احمدیہ کے اخبارات ورسائل
16. جماعت احمدیہ کے ذریعہ قرآن کریم کی وسیع اشاعت
17. جماعت احمدیہ کے ذریعہ غلبۂ اسلام ایک عظیم الشان مہم
18. سلسلہ احمدیہ منہاج نبوت پر قائم ہے
19. فریضہ زکوۃ کی اہمیت اور جماعت احمدیہ
20. موجودہ حالات میں ہماری اہم جماعتی ذمہ داریاں
21. نشرواشاعت اور ہماری ذمہ داریاں
22. نظام کی اہمیت اور اس کی برکات
23. خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض وغایت
24. احمدی نوجوان اپنے اندر خدمت دین کی تڑپ پیدا کریں
25. احمدی نوجوانوں کے فرائض اور ذمہ داریاں
26. خدمتِ خلق کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کی قابل قدر مساعی

27. مختلف ممالک میں جماعتِ احمدیہ کا قیام اور تعارف
28. مختلف ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ
29. مختلف ممالک میں احباب کی مالی قربانیاں، عبادات، اطاعت
30. چندوں کا تعارف
31. نظامِ وصیّت
32. لوائے احمدیت
33. ذیلی تنظیموں کا تعارف، نظام (ذمہ داریاں)
34. بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں
35. قیام مساجد اور احمدیت

(10) خلافتِ احمدیہ

1. برکات خلافت
2. خلافت روحانی ترقیات کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے
3. احمدیت کی ترقی خلافت سے ہی وابستہ ہے
4. اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور خلافت کا قیام
5. اسلام میں اطاعت خلافت کی اہمیت
6. خلافت احمدیہ اور غیر مبائعین
7. خلافت وحدت قومی کی جان
8. خلیفہ خدا بناتا ہے
9. سلسلہ خلافت قیامت تک جاری رہے گا
10. قدرتِ ثانیہ سے مراد خلفاء کا سلسلہ ہے
11. مقامِ خلافت کی اہمیت
12. منہاجِ نبوت پر خلافت قائم ہے

(11)خلفائے احمدیت

1. سیرۃ و سوانح اور کارنامہ ہائے
2. پیشگوئی مصلح موعودؓ کی تمام 52 علامات کا تعارف
3. پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متعلق الٰہی بشارات
4. مصلح موعودؓ سے پہلے بشیر کے آنے کی چار حکمتیں
5. اولوالعزم محمود
6. پیشگوئی المصلح الموعود کا پس منظر
7. پیشگوئی المصلح الموعود اور جماعت احمدیہ کا مستقبل
8. زمین کے کناروں تک شہرت پانے والا موعود
9. قیام توحید اور حضرت مصلح موعودؓ
10. وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا
11. وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا
12. پیشگوئی کی 52 علامات میں سے ہر ایک کا تعارف
13. کتب خلفاء کا تعارف

(12)رمضان

1. ماہِ رمضان کی برکات
2. رمضان میں احمدی کی ذمہ داریاں
3. رمضان اور قرآن
4. رمضان میں رسول کریم ﷺ کا اُسوہ
5. ماہ رمضان کی برکات اور جماعت احمدیہ
6. رمضان کے حوالہ سے مختلف مضامین

(13) تحریکِ جدید

1. تحریک جدید کی غرض وغایت اور اس کی اہمیت
2. تحریک جدید کے تمام مطالبات اور تعارف
3. تحریک جدید کی برکات
4. تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ، انصاراللہ، لجنہ کی ذمہ داریاں
5. تعلیم یافتہ مخلص نوجوان خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں
6. دفاتر تحریکِ جدید کا تعارف

(14) وقفِ جدید

1. وقفِ جدید کی غرض وغایت اور اس کی اہمیت
2. وقفِ جدید کا ایک اہم مطالبہ۔ سادہ زندگی
3. وقفِ جدید کی برکات
4. وقفِ جدید اور خدام الاحمدیہ، انصاراللہ، لجنہ کی ذمہ داریاں
5. تعلیم یافتہ مخلص نوجوان خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں
6. دفاتر وقفِ جدید کا تعارف

(15) حضرت مسیح موعودؑ

1. بعثت سے قبل حضرت مسیح موعودؑ کا عشق الٰہی
2. حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر واقعات عالم کی گواہی
3. حضرت مسیح موعودؑ کا علم کلام
4. حضرت مسیح موعودؑ کا ایک عظیم کارنامہ۔ احیائے اسلام
5. حضرت مسیح موعودؑ کے دنیا پر احسانات
6. قرآن کریم میں مسیح موعودؑ کا ذکر

7. مسیح موعودؑ اور کسر صلیب
8. اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور حضرت مسیح موعودؑ
9. اِسْمُہٗ اَحْمَد کا مصداق
10. انا المسیح الموعود مثیلہٗ و خلیفتہٗ
11. انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہٗ
12. بانی احمدیت کی عظیم الشان علمی فتح (عربی زبان کے امّ الالسنہ کا اعتراف)
13. حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم
14. حضرت مسیح موعودؑ کی شاندار اسلامی خدمات کا اعتراف
15. صداقت حضرت مسیح موعودؑ
16. جو مسیح موعودؑ آنا تھا وہ آچکا
17. چودہویں صدی کے مجدد کو ماننا کیوں ضروری ہے
18. حضرت مسیح موعودؑ کی خدمتِ قرآن کریم
19. حضرت مسیح موعودؑ کا دوستوں اور دشمنوں سے سلوک
20. حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت
21. حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق فاضلہ
22. حضرت مسیح موعودؑ اس زمانہ کے مصلح ہیں
23. حضرت مسیح موعودؑ اور نصرت الٰہی
24. حضرت مسیح موعودؑ کا ایک عظیم الشان معجزہ (فصاحت و بلاغت)
25. حضرت مسیح موعودؑ کا عزم و استقلال
26. حضرت مسیح موعودؑ کی تین مقدس انگوٹھیاں
27. حضرت مسیح موعودؑ کا جدید علم کلام اور اس کے وسیع اثرات
28. حضرت مسیح موعودؑ اور تقسیم مال

29. حضرت مسیح موعودؑ اور علم طب
30. حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی پر ایمان لانا ضروری ہے
31. حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد
32. حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف کا مطالعہ
33. حضرت مسیح موعودؑ کی دعوت دنیا کے کناروں تک
34. حضرت مسیح موعودؑ کی عربی تصانیف اور ان کی برکات
35. حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیتِ دعا
36. حضرت مسیح موعودؑ اور اصلاحِ خلق
37. حضرت مسیح موعودؑ کی تائید میں آسمانی نشانات
38. تعارف روحانی خزائن
39. حضرت مسیح موعودؑ کی عبادات
40. حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے

(16)صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ

1. سیرۃ و سوانح
2. صحابہؓ کے اطاعت کے نمونے

(17)جدید ایجادات

1. جدید ایجادات کا مثبت استعمال
2. کمپیوٹر
3. انٹرنیٹ کا صحیح استعمال و نقصانات

(18)تراجمِ قرآن

1. مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم کا تعارف

(19)تربیتی اوراخلاقی مضامین

1. احمدی نوجوان کی ذمہ داریاں
2. اصلاحی پروگرامز
3. تربیت اولاد کے متعلق مضامین
4. جماعتی اتحاد کی اہمیت
5. رشتہ ناطہ کے بارہ میں جماعتی تعلیمات
6. دورِ جدید میں دین کو دنیا پر کیسے مقدم رکھیں
7. دجال کے اثرات سے کیسے بچیں
8. بیواؤں، یتامیٰ سے حسنِ سلوک
9. مجالسِ علم وعرفان
10. خلوصِ نیت اور حسنِ ارادہ
11. نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
12. انسانی اعضاء کا برمحل استعمال
13. میں اقوال کی نسبت اعمال پسند کرتا ہوں (حضرت خلیفہ المسیح الاوّل)
14. کردار کا غازی
15. صحبتِ صالحین
16. سَیِّدُ القَومِ خادِمُهُم
17. مجالس کے آداب
18. حقوق العباد
19. جماعتی اجلاسات میں شمولیت کی برکات (واقعات وغیرہ)
20. تیمارداری، تعزیت
21. صلہ رحمی، ماں باپ کی خدمت، بزرگوں کا ادب

22. پردہ پوشی، چشم پوشی، سچائی کی اہمیت وبرکات
23. لغو گوئی، زبان کی حفاظت
24. جھوٹی گواہی
25. افشائے راز کی مذمت
26. اپریل فول، ویلنٹائن ڈے، مدرز ڈے، فادرز ڈے (دیگر عالمی دن)
27. مساجد کے آداب، معاشرتی آداب، آدابِ زندگی
28. تلقینِ عمل
29. راستے کے حقوق
30. جماعتی عہدیداران کے فرائض
31. قومی ترقی میں اخلاقی تعمیر کی اہمیت
32. قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی
33. سلسلہ کے کارکنان کی صفات
34. گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
35. نرم زبان کا استعمال
36. افواہ سازی

(20) واقفینِ زندگی

1. حالات وواقعات، برکات
2. اپنے خاندان کے واقفین کا تعارف
3. واقفین کی قربانیاں

(21) علمی مضامین

1. جنات کے متعلق اسلامی نظریہ

2. روحانی تربیت کے لئے استقلال کی ضرورت
3. ہمارا نصب العین
4. ہمیں عمل کے میدان میں بھی امتیازی شان پیدا کرنی چاہیئے
5. تصوف، علم الکلام
6. ٹیکسٹائل انڈسٹری، مختلف ممالک کا تعارف
7. دورِ آخر کی ایجادات (بحری جہاز، ہوائی جہاز، کار، موٹر سائیکل)
8. تیز ترین ذرائع کا تعارف
9. شہد کی مکھی
10. وحی والہام
11. فیضانِ ختمِ نبوت، مختلف فقہی مسائل
12. دعوت الی اللہ
13. بیت الخلاء جانے کے متعلق ہدایات
14. نیٹ پر اخبارات پڑھنے کی اہمیت
15. آخری زمانے کے فتنے اور ان کا حل
16. اختلافی مسائل (کسوف و خسوف حیاتِ مسیح، وفاتِ مسیح، ختمِ نبوت وغیرہ)
17. امتِ محمدیہ اور امتی نبی
18. کتب احادیث
19. کتب فقہ
20. کتب تاریخ
21. محمد ہست برہانِ محمد
22. مختلف زبانوں کا تعارف
23. قرض بارہ تعلیمات

24. تاریخی و مقدس مقامات کا تعارف
25. طلبہ کو کن علوم کی طرف راغب ہونا چاہئے

(22)سائنسی مضامین

1. مختلف علوم کا تعارف، فزکس، بیالوجی، کیمسٹری وغیرہ (مسلمانوں کی خدمات)
2. انجینئرنگ (شعبوں کا تعارف)، نقشہ نویسی

(23)صحابہؓ

1. امہات المؤمنین کا تعارف
2. تعارف صحابہؓ و صحابیاتؓ
3. مناقبِ صحابہؓ و صحابیاتؓ (شجاعت، مالی خدمات، قربانیاں، سخاوت، دینی غیرت، عشقِ رسول ﷺ، عشق خدا، عبادات)

(24)جلسہ سالانہ

1. جلسہ سالانہ کی اہمیت (اقوال حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء)
2. مختلف ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ

(25)ذکرِ خیر

1. جماعت کے بزرگان کا تعارف، شہداء احمدیت، اہم ملکی و عالمی خدمات بجالانے والے احمدی احباب
2. یادِ رفتگان
3. خاندان کے قابلِ ذکر خدمات کرنے والے احباب
4. خاندان میں صحابہ کا تعارف
5. اسیرانِ راہِ مولیٰ کا تعارف، قربانیاں، واقعات، خدا کے فضل (خاندان)

(26)دعا

1. قبولیتِ دعا کے واقعات (خلفاء اور دیگر احبابِ جماعت، ذاتی)

(27)ایم۔ٹی۔اے

2. تعارف، اجراء، برکات، اہمیت
3. پروگرامز

(28)تاریخ

1. lunar مہینوں کا تعارف
2. قمری، شمسی مہینوں کا تعارف
3. کیلنڈر کی تاریخ اور دنیا کے کیلنڈروں کا تعارف
4. اسلامی مہینوں کی روشنی میں دَور نبویؐ میں ہونے والے واقعات

(29)طب

4. طبی مضامین، (نسخے، ٹوٹکے پرہیز وغیرہ)
5. الشفاء للناس
6. صحت کے حوالہ سے مضامین
7. آنحضرت ﷺ کے طبی نسخے
8. خلفاء اور حکماء کے نسخے
9. ہومیو پیتھی
10. انسانی اعضاء کا تعارف

(30)کائنات

1. گلیکسیز کا تعارف
2. پانی کے بچاؤ کے طریق
3. روحانی ومادی پانی اور اس سے زندگی
4. حواسِ خمسہ کی ضرورت

(31) انجینئرنگ

1. انجینئرنگ کے شعبوں کا تعارف
2. کس طرح چھوٹے چھوٹے شعبوں کا اپنایا جاسکتا ہے
3. مکانات کے نقشے
4. چھوٹا کاروبار شروع کرتے وقت کن امور کو مدّ نظر رکھا جائے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 06 جون 2020ء)

مضمون نگار متوجہ ہوں

مضمون نگاروں کے لئے 33 ہدایات مؤرخہ 7 مئی 2020ء اور پھر قند مکرر کے طور پر مؤرخہ 5 جون 2020ء کو اخبار کا حصہ بن چکی ہیں۔ ان میں درج ہدایات کو تمام مضمون نگاروں کو مدّ نظر رکھنا چاہئے۔ دیکھا یہ جارہا ہے کہ مضمون نگار ان ہدایات پر عمل نہیں کر رہے۔ ان میں سے چند ہدایات کو بطور یاددہانی لکھا جارہا ہے۔

1۔ اپنی تحریر یا نگارشات صرف اور صرف درج ذیل ایڈریس پر Mail کریں۔

info@alfazlonline.org

2۔ اگر کسی وجہ سے Mail نہ ہو تو درج ذیل نمبر پر واٹس ایپ کر دیں۔

0044 74 9378 5065

3۔ کوشش کریں کہ میٹریل docs/word میں کمپوزڈ ہو۔ Inpage 3 میں بھی کیا جاسکتا ہے۔

4۔ مضمون ٹائپ کر کے خود پڑھ کر غلطیاں لگادیں۔

5۔ مضمون / آرٹیکل پر اپنا نام اور ملک کا نام اور اگر ہو سکے تو فون نمبر (واٹس ایپ) ضرور لکھیں۔ مرد حضرات اپنی فوٹو بھی بھجوائیں۔

6۔ مضمون بھجواتے وقت ایڈیٹر کے نام خط لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

7۔ہاں آپ کوئی مشورہ، رائے، تجویز یا اخبار کے حوالہ سے کچھ لکھنا چاہتے ہیں تو ایڈیٹر کے نام ضرور خط لکھیں۔

8۔اپنا مضمون اوپر دیئے گئے 2 ایڈریسز میں سے صرف 1 پر بھجوائیں۔

9۔ مضمون یا آرٹیکل پر آپ کو" جزاکم اللہ خیراً "کا میسج مل جائے تو پھر دوبارہ نہ بھجوائیں اور نہ یاددہانی کروائیں۔عام حالات میں ایک مضمون 15 سے 25 دن میں اخبار میں جگہ بنانے میں کامیاب ہوتا ہے۔

10۔اہم دنوں اور مواقع پر لکھنے والے مضمون نگاروں سے درخواست ہے کہ وہ کم از کم دواڑھائی ماہ قبل مضامین بھجوائیں۔جیسے حج اور عید الاضحیہ پر مضامین آجانے چاہئیں۔ خصوصی شمارہ تیاری کے مراحل میں ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 12 جون 2020ء)

مضمون نویسی کی طرف توجہ دیں

”ہر احمدی کو قلم چلانے کی مشق کرنی چاہیے“
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

آج اداریہ میں اپنے پیارے قارئین سے مضامین اور آرٹیکلز لکھنے کی درخواست بانی الفضل سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی زبان مبارک سے کرنی ہے۔ آپ ہی کے الفاظ کی روشنی میں روزنامہ الفضل کے شمارہ مورخہ 6 جون 2020ء میں 250 عناوین کی ایک فہرست شائع ہو چکی ہے۔ ان کو مدنظر رکھ کر قارئین مختصر مضامین لکھ کر info@alfazlonline.org پر بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

حضرت مصلح موعودؓ خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 1924ء میں فرماتے ہیں:

”آج میں جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت کے لوگوں کی خواہش ہے کہ اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے۔ یہ ان کی خواہش سچی ہوتی ہے۔ جس وقت وہ اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ اس وقت ان کی آنکھوں میں ایک صداقت کی چمک ہوتی ہے۔ اور ان کے چہرے پر صداقت کے آثار ہوتے ہیں۔ ان کی آواز ان کے ہونٹ غرض ان کے چہرہ کی حالت بتاتی ہے کہ یہ بات ان کے دل سے نکل رہی ہے۔ جب میں ان کی یہ حالت دیکھتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ یہ خواہش سچی ہے۔ لیکن اس خواہش کے ساتھ جب میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ کوشش نہیں تو پھر حیران ہوتا ہوں کہ ان کی یہ خواہش کیسے پوری ہو سکتی ہے۔ ساری دنیا کو اسلام قبول کرانے کا کتنا بڑا کام ہے۔ یہ ساری دنیا سے جنگ ہے اور جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ایک ملک کے فتح کرنے کے لئے کتنی طاقت اور قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اس کے لئے کسی

قدر کوشش اور محنت کی ضرورت ہے............ ہمارا جن سے مقابلہ ہے وہ تم سے کسی بھی میدان میں پیچھے نہیں ہٹنا چاہتے۔ اور تم ان کے مقابلے میں مٹھی بھر ہو۔ پھر وہ ایسے نہیں جو یوں میدان سے ہٹ جائیں کیا تم خیال کرتے ہو کہ عیسائی یونہی تمہاری باتیں مان لیں گے وہ چپہ چپہ نہیں چاول چاول بھر زمین پر تم سے مقابلہ کریں گے۔ وہ اپنے جھوٹے عقائد کو یونہی نہیں چھوڑیں گے۔ وہ ان کے لئے جنگ کریں گے اور اس وقت تک کریں گے جب تک ان کی مذہبی جنگ کی طاقت نہ ٹوٹ جائے گی۔ پس عقائد کا بدلنا کوئی آسان کام نہیں اور یہ عیسائیوں پر ہی موقوف نہیں یہی حال دیگر مذاہب کے لوگوں کا ہو گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ ہندو خوشی سے تمہارے ہم عقیدہ ہو جائیں گے اور اپنے آپ کو اس لئے تمہارے سپرد کر دیں گے کہ ہمیں اسلام سکھاؤ۔ وہ اپنے عقیدوں کی حفاظت کے لئے اپنا آخری پیسہ اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک گرا دیں گے۔ تب وہ مسلمان ہوں گے اور یہی حال سکھوں کا، چینیوں کا اور جاپانیوں کا ہو گا۔ تمہارے پاس خود بخود کوئی قوم نہیں آئے گی۔ جو کہے کہ ہمیں مسلمان بنالو۔ ہر ایک سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔

لیکن اگر تم اس کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ اور وہ ذرائع اختیار نہیں کرتے۔ جو اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے مقرر ہیں تو تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ دعا ہی سے یہ کام ہو جائے گا۔ حالانکہ دعا کوشش کے بعد ہوتی ہے پہلے خدا تو یہ دیکھتا ہے کہ جو تمہارے پاس تھا وہ خدا کے لئے نکال دیا ہے یا نہیں۔ خواہ وہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو اس کے بعد جس قدر سامانوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ مہیا کر دیتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ ان کو کچھ دیتا ہے جو پہلے جو کچھ ان کے پاس ہو۔ اس کو خرچ کر دیتے ہیں۔ دیکھو! خدا کھیتوں میں بیج ڈالے بغیر غلہ پیدا نہیں کرتا بلکہ اسی زمیندار کی کھیتی میں غلہ پیدا کرتا ہے جو پہلے اپنے گھر کا غلہ نکال کر زمین میں بکھیر دیتا ہے۔ کیا اگر کوئی کہے کہ زمین میں غلہ بکھیرنے کی کیا ضرورت ہے۔ خدا نے جتنا غلہ پیدا کرنا ہے۔ اس میں سے اتنا کم پیدا کر دے۔ جتنا بیج کے لئے ڈالا جاتا تھا۔ اور باقی کا دے دے تو کیا اس کی یہ بات مانی جائے گی۔ ہر گز نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ پہلے خرچ کراتا ہے پھر اس سے کئی گنا زیادہ واپس کر کے دیتا ہے یوں تو ایک ایک دانہ جو زمیندار ڈالتا ہے اس کے بدلے سو سو بلکہ اس سے بھی زیادہ دانے دیتا ہے لیکن اگر کوئی دانہ ہی نہ ڈالے تو اس کو سو کی بجائے ایک بھی نہ دے گا۔ پس خدا تعالیٰ کمی کو پورا کیا کرتا ہے۔ مگر پہلے ان چیزوں کو نکلوا لیتا ہے جو انسان کے پاس ہوتی ہیں۔

میں اس بات کو مانتا ہوں اور سب سے زیادہ مانتا ہوں کہ دعا سے کام ہوتا ہے لیکن قبولیت دعا کے لئے یہ ضروری ہے کہ خود انسان پہلے محنت کرے اس کے بعد دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی کمی کو پورا کر دیا جاتا ہے جب تک یہ نہ ہو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

ہم چاہتے ہیں کہ اسلام دنیامیں پھیل جائے اور صداقت پر لوگ جمع ہو جائیں لیکن اگر اس لڑائی کے لئے جن ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم ان کو مہیا نہ کریں۔ کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں بہر حال ہمیں وہ ہتھیار اور سامان مہیا کرنے چاہئیں۔ خواہ وہ دشمن کے مقابلہ میں کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہوں اور اپنی ساری قوت اور طاقت اس کے لئے صرف کر دینی چاہئے۔ جب ہم ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہمارے لئے نازل ہو گی۔ اور ہم ہر میدان میں فتح یاب ہوں گے۔

مجھے ایک واقعہ یاد کر کے حیرت کے ساتھ ہنسی بھی آتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے۔ جب روس نے بخارا پر فوج کشی کی تو امیر بخارا نے علماء وعمائدین کو جمع کیا اور پوچھا اس وقت کیا کرنا چاہئے؟ روس کی طرف سے یہ یہ شرائط پیش کی گئی ہیں اور یہ مفید ہیں۔ ان سے صلح کر لینی چاہئے۔ کیونکہ روسیوں کی تعداد زیادہ اور ان کے پاس سامانِ جنگ بہت ہے ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ علماء نے جو آج کل کے مولویوں ہی کی طرح کے ہوں گے۔ اس کی مخالفت کی۔ اور مقابلہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ صلح کا پیغام مسترد کر دیا گیا۔ اور تیاریاں شروع ہو گئیں۔ علماء اور ان کے توابع جمع ہو گئے۔ تلواریں اور نیزے اور بھالے اٹھا لئے اور قرآن کریم کی آیتوں کو بطور منتر پڑھتے ہوئے روسیوں کے مقابلہ کے لئے میدان میں نکلے۔ مگر جب ان کے جواب میں روسی فوج نے گولہ باری شروع کی۔ تو علماء سحر۔ سحر۔ جادو ہے۔ جادو ہے۔ کہتے ہوئے پیچھے کو بھاگے۔ اس کے بعد روس نے بخارا کے ساتھ وہی سلوک کیا جو فتح یاب دشمن کرتا ہے۔ یہ کس بات کا نتیجہ تھا۔ اسی کا کہ انہوں نے جنگ کا سامان مہیا کرنے کی طرف توجہ نہ کی۔

اسی طرح آج بھی اگر کوئی نادان یہ سمجھے کہ یوں ہی کام ہو جائے گا۔ تو یہ اس کی غلطی ہو گی۔ اس زمانہ کو خدا نے اشاعت ہدایت کا زمانہ قرار دیا ہے اور یہ زمانہ دلائل کا زمانہ ہے۔ تلوار کا نہیں آج جو جہاد ہوتا ہے۔ وہ تقریر اور تحریر سے کیا جاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں جو شخص تلوار چلانا نہیں سیکھتا

تھا۔ وہ قومی مجرم تھا۔ کیونکہ وہ زمانہ تلوار سے جہاد کرنے کا تھا۔ اور آج جو شخص تقریر اور تحریر میں مشق بہم نہیں پہنچاتا۔ وہ بھی مجرم ہے۔ آج جو شخص اپنی زبان اور اپنے قلم کو تیز نہیں کرتا وہ اس زمانہ کی جنگ کے لئے گویا نہ تلوار کو تیز کرتا ہے نہ اس کو استعمال کرنا سیکھتا ہے۔ اس لئے اگر اس کے دل میں اشاعت اسلام کی خواہش اور تمنا ہے۔ تو یہ سچی تمنا نہیں۔ بلکہ جھوٹی ہے۔ کیونکہ جو شخص دشمن پر فتح پانے کے لئے جاتا ہے۔ وہ نہتا نہیں جایا کرتا۔ بلکہ جس قدر اس سے ممکن ہوتا ہے۔ لڑائی کا سامان لے کر جاتا ہے۔ اسی طرح اس جنگ کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ جو اس میں کامیابی حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہو۔ وہ ان سامانوں کو مہیا کرے۔ جو اس میں فتح پانے کے لئے ضروری ہیں اور اس کے بعد خدا کی نصرت کا امیدوار رہے۔ قرآن کریم میں مقابلہ کے لئے تیاری نہ کرنے والوں کو منافق قرار دیا گیا ہے کہ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً (التوبہ:46) اگر ارادہ کرتے مخالف کے مقابلہ میں نکلنے کا تو یقیناً اس کے لئے پہلے سے کچھ سامان بھی تیار کرتے۔ چونکہ وہ تیاری نہیں کرتے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ ان کا ارادہ ہی نہیں ہوتا۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ صرف ان کی زبانی باتیں ہوتی ہیں۔ جو قوم پہلے سے تیار نہیں ہوتی۔ وہ وقت پر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ یہ زمانہ دلائل اور براہین سے اشاعت اسلام کرنے کا ہے۔ اس لئے اگر ہماری جماعت تقریر کرنے اور لکھنے کی مشق نہیں کرتی۔ تو پھر اشاعت اسلام کے میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

مگر میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ گو میں نے بار بار مختلف اوقات میں ادھر توجہ دلائی ہے۔ مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ جماعت کے احباب چندہ دینے میں چست ہیں گو کئی لوگ چندے میں بھی سستی کرتے ہیں۔ مگر عموماً چندوں میں سست نہیں لیکن میں دیکھتا ہوں۔ جماعت کی اس طرف توجہ کم ہے کہ جو قلم چلانا جانتے ہیں یا چلا سکتے ہیں وہ قلم سے کام لیں یا جو تقریر کر سکتے ہیں یا تقریر کرنا سیکھ سکتے ہیں۔ وہ زبان سے کام لیں۔ رسولِ کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ عالم جو موقع پر حق نہ کہے۔ شیطان اخرس یعنی گونگا شیطان ہے۔ اول تو شیطان ہی کیا کم تھا۔ اخرس فرما کر بتایا کہ وہ شیطانوں میں سے بھی ذلیل درجہ کا شیطان ہے، کیونکہ شیطان اپنی شیطانی باتیں تو پھیلاتا ہے۔ مگر وہ حق بیان کرنے کی بھی جرات نہیں کرتا۔ میرے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کیا زجر ہو سکتی ہے۔ جو ایسے لوگوں کے

متعلق رسول کریم ﷺ نے فرمائی ہے۔ جو حق کو بیان کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے خاموش رہیں۔ مگر بہت ہیں جو حق کے کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور نہ حق کو بیان کرنے کی قابلیت پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

میں احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس سستی کو چھوڑیں خدا تعالیٰ نے ہر ایک شخص کو زبان دی ہے اس سے وہ حق پھیلانے کا کام لے اور جو لکھنا جانتے ہیں۔ وہ زبان اور قلم سے کام لیں۔ جن کو قلم سے کام لینا نہیں آتا۔ وہ سیکھ لیں۔ وہ کون سا کام ہے۔ جو کوشش کے بعد نہیں آسکتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ جو قلم سے کام لے سکتے ہیں وہ بھی نہیں لیتے۔

میں نے پہلے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی اور اب بھی توجہ دلاتا ہوں۔ گو پہلی دفعہ کا تو کوئی نتیجہ بر آمد نہیں ہوا مگر اب کے امید رکھتا ہوں کہ میرا کہنا رائگاں نہ جائے گا اور ہماری جماعت کے اہلِ قلم اس طرف توجہ کریں گے۔ میں سلسلہ کے اخبارات باقاعدہ پڑھتا ہوں اور یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اتنی بڑی جماعت کے جو اخبار اور رسالے نکلتے ہیں۔ ان میں مضامین لکھنے والے صرف دو تین ہوتے ہیں۔ باقی لوگوں نے مضامین لکھنا صرف ایڈیٹروں کا فرض سمجھ رکھا ہے اور اپنے آپ کو اس سے آزاد سمجھتے ہیں۔ یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے میں اپنی جماعت کے علماء کو بھی توجہ دلاتا ہوں اور ہماری جماعت کے علماء قادیان ہی میں نہیں باہر بھی ہیں۔ قادیان والے بھی تحریر میں سست ہیں۔ انہیں خصوصیت سے سستی کو دور کرنا چاہیئے۔ پھر علماء سے مراد ظاہری علوم رکھنے والے ہی نہیں۔ بلکہ وہ بھی ہیں جو دینی علماء ہیں۔ اور خشیۃ اللہ رکھتے ہیں......... اب یا تو اخباروں میں ایڈیٹر مضمون لکھتے ہیں۔ یا وہ چند طالبِ علم جو اپنا قلم صاف کر رہے ہیں اور مشق کر رہے ہوتے ہیں اور وہ لوگ جن کو مضمون لکھنے کی مشق ہے۔ یا تھوڑی مشق سے اچھا لکھنے اور بولنے والے ہو سکتے ہیں۔ خاموش ہیں۔

میں نصیحت کرتا ہوں کہ بولنے اور لکھنے کی طرف توجہ کرو۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہر شخص جو کچھ لکھے وہ ضرور چھپ جائے۔ کئی لوگ میرے پاس شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے مضمون بھیجا تھا۔ مگر ایڈیٹر نے درج نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں ایڈیٹر اسی لئے رکھا جاتا ہے کہ مضمون کو درج کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ

کرے اور دیکھے کہ کون سا مضمون درج ہونے کے قابل ہے اور کون سا نہیں۔ یہ اس کا فرض ہے۔ اسے کرنے دو اور اس کی جگہ نہ چھینو۔ اگر ایسا ہو کہ جو کچھ کوئی لکھے وہ ضرور چھپ جائے۔ تو پھر ایڈیٹر رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک پوسٹ بکس لگا دیا جاتا۔ جو کچھ کوئی اس میں ڈالتا وہ کاتب نکال کر لکھ دیتا اور اس طرح اخبار تیار ہو کر شائع ہو جاتا۔

پس ضروری نہیں کہ ہر ایک مضمون جو لکھا جائے وہ ضرور اخبار میں درج ہو جائے۔ ایڈیٹر جس کو بھی منا سب سمجھے گا۔ شائع کرے گا۔ لیکن ہر ایک کو چاہئے مضمون نویسی کی مشق ضرور کرے۔ اور کوشش کرے کہ اس کا مضمون اخبار میں درج ہونے کے قابل ہو جب وہ اس قابل ہو گا۔ تو ایڈیٹر کیوں نہ درج کرے گا۔

لیکن مشق کے لئے مضمون کا اخبار میں چھپنا ضروری نہیں بلکہ تم اپنے احباب اور دوستوں کو خطوط لکھ کر لکھنے کی مشق کرو۔ ایڈیٹر اگر تمہارے مضمون کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے۔ تو تمہارے دوست ایسا نہیں کریں گے۔ بلکہ وہ شوق سے تمہارے مضامین کو پڑھیں گے۔ لیکن میں کہتا ہوں سب ایسے نہیں کہ ان کے مضامین نا قابل اندراج ہوں بلکہ ہماری جماعت میں سینکڑوں مضمون نویس ہوں گے یا ہو سکتے ہیں کہ جن کے مضامین کو فخر سے ایڈیٹر اپنے اخبار یا رسالہ میں درج کریں گے۔

اسی طرح لیکچروں کے متعلق بولنے کی مشق کی جائے۔ علاوہ لیکچر کے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مجالس میں بیٹھ کر مذہبی گفتگو کی جائے مگر میں دیکھتا ہوں۔ وہ لوگ جو اس طرح مجالس میں باتوں باتوں میں دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ وہ بجائے مذہبی باتوں کے عام دنیوی امور کے متعلق گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر مجالس میں تبلیغ کرنے کی کوشش کریں۔ تو بہت مفید ہو سکتا ہے۔ پس میں جماعت کے تمام اصحاب کو کہتا ہوں جو بول سکتے ہیں وہ بولنے اور جو لکھ سکتے ہیں۔ وہ لکھنے کی طرف زیادہ توجہ کر کے دین کی خدمت میں مشغول ہوں۔

میں امید کرتا ہوں کہ آج کی نصیحت کارگر ہوگی ہماری جماعت کو تحریر اور تقریر کے میدان میں ترقی کرنے کی نہایت ضرورت ہے۔ ہر ایک احمدی کو قلم اور زبان چلانے کی مشق کرنی چاہیئے جو شخص مشق کرکے زبان اور قلم سے دین کی خدمت میں کام لے گا۔وہ فتح کو قریب لائے گا۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ مفید سامان اشاعت سے کام لے۔ تاکہ خدا کی عظمت و جلال ظاہر ہو۔اور دین حق کی صداقت روشن ہو اور باطل پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے۔ اللھم آمین"

(خطبات محمود، جلد8 صفحہ 291-299)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 08اگست 2020ء)

قارئین کرام سے ضروری درخواست برائے اطلاعات و اعلانات

قارئین کرام بخوبی جانتے ہیں کہ روزنامہ الفضل کا آغاز سے ہی یہ حسن اور خوبی رہی ہے کہ شادی، نکاح، پیدائش، کامیابی، صحت یابی یا وفات کی اطلاعات و اعلانات بغرض دعا شائع کرکے دنیا بھر کے احمدی حضرات کو ایک دوسرے سے باخبر رکھتا ہے۔

اب جبکہ آن لائن ہونے سے اس کے استفادہ کا دائرہ کار وسعت اختیار کرکے دنیا بھر میں پھیل چکا ہے اور یوں دعا کا فیض بھی تمام دنیا میں بسنے والے احمدی حضرات سے ملنا شروع ہوگیا ہے۔ اس لئے قارئین سے درخواست ہے کہ وہ شادی بیاہ، نکاح، پیدائش، کامیابی کے علاوہ بیمار عزیزوں کی صحت یابی یا وفات کے اعلانات بھجوائیں۔ اگر نکاح، نمایاں کامیابی یا وفات کی اطلاع کے ساتھ میل حضرات کی تصویر بھی بھجوائیں تو ادارہ ممنون احسان ہوگا نیز پیدائش پر New born baby اور تکمیل قرآن پر بچوں کی فوٹوز بھی اعلانات کے ساتھ درج ذیل ایڈریس پر بھجوائیں۔ اپنی آراء سے بھی ادارہ کو آگاہ کریں تا ان کی روشنی میں اخبار کو آپ کے لئے بہتر بنایا جاسکے۔ (تمام اعلانات ورڈ فارمیٹ اور ٹائپ شدہ ہوں)۔

info@alfazlonline.org

روزنامہ الفضل اور تمام اراکین عملہ کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 08 اگست 2020ء)

جماعتی خبروں کے ریکارڈ محفوظ رکھنے والا اخبار

قارئین جانتے ہیں کہ روزنامہ الفضل آغاز سے ہی جماعتی خبروں اور تقاریب کی رپورٹس شائع کرتا رہا ہے۔ جن کو بعد میں مورّخِ احمدیت تاریخ کا حصہ بناتے رہے ہیں۔ اس لیے دنیا بھر کے تمام جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے معزز عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہاں ہونے والے جماعتی فنکشنز، تقریبات، جلسوں وغیرہ کی خبریں اور رپورٹس جماعتی تاریخ کا ریکارڈ بنانے کے لیے درج ذیل ایڈیس پر بھجوائیں۔ تاآئندہ نسلیں آپ اور آپ کی جماعت کی کارگزاری کو دیکھ اور پڑھ کر دعا کر سکیں۔ اس سے جماعت کی ترقیات کو دیکھ کر خالق حقیقی کا شکر بھی ادا کرنے کا موقع ملتا ہے اور آپ تمام کے لئے دعا کا موجب بھی۔ (رپورٹس ٹائپ شدہ ہوں اور ورڈ فارمیٹ میں ہوں)۔

info@alfazlonline.org

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 24 نومبر 2020ء)

اہل قلم حضرات وخواتین مضامین لکھیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔ اس میں یہی سِرّ ہے کہ زمانہ جنگ وجدل کا نہیں ہے بلکہ قلم کا زمانہ ہے“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 151 زیر عنوان اس زمانہ کا ہتھیار قلم ہے)

اس ارشاد کی تقلید میں قارئین الفضل سے مضامین، آرٹیکلز لکھنے نیز شعراء سے منظوم کلام بھیجنے کی درخواست ہے۔ یہ موقر اخبار آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اس میں تربیتی، تعلیمی، اخلاقی، سائنسی، تاریخی، ادبی اور مختلف علوم وفنون پر مضامین لکھ کر درج ذیل ایڈریس پر بھجوائیں۔ خواتین کھانا پکانے کی تراکیب اور آرٹ پر مضامین بھجوا سکتی ہیں۔ ہومیو پیتھی، یونانی طب کے حوالہ سے بھی مضامین لکھے جاسکتے ہیں۔ دنیا بھر کے خوبصورت مقامات کی سیر بھی کروائی جاسکتی ہے۔ ادارہ آپ کا بے حد ممنون ہو گا۔ (تمام مضامین ٹائپ شدہ اور ورڈ فارمیٹ میں ہوں)۔

info@alfazlonline.org

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 05 دسمبر 2020ء)

الفضل آن لائن کی پہلی سالگرہ مبارک ہو

مورخہ 13 دسمبر 2020ء بروز اتوار (اخبار) روزنامہ الفضل آن لائن لندن اپنی پہلی سالگرہ منانے جارہا ہے۔ گزشتہ سال 13 دسمبر 2019ء کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک اسلام آباد برطانیہ میں خطبہ جمعہ میں اسکا مختصر تعارف کروا کر اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید خداوندی اور دعاؤں کے ساتھ افتتاح فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

تب سے آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل، خلیفۃ المسیح کی دعاؤں اور الفضل کے لئے مائدہ تیار کرنے والے انتھک و محنتی ارکان نیز قارئین کرام کے تعاون و مدد اور دعاؤں سے ایک سال میں (ماسوائے اتوار کی رخصت کے) الفضل کے بلا تعطل 294 شمارے منظرِ عام پر آئے۔ جن میں سے سیرۃ النبی نمبر، حضرت مسیح موعودؑ نمبر، پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ نمبر، خلافت نمبر اور جلسہ سالانہ نمبر نے بہت پذیرائی پائی۔ اس ایک سال میں حضرت خلیفۃ المسیح کے 52 تازہ خطبات نے اشاعت پا کر عالمگیر جماعت کے احباب و خواتین کی تعلیم و تربیت اور لقائے باری تعالیٰ کی راہیں وا کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد اسلام اور ایمان کو از سرِ نو دلوں میں راسخ کرنا تھا۔ اس لئے آپؑ اور آپؑ کی وفات کے بعد آپؑ کے خلفاء نے احیائے دین کا کام بڑی سرعت، تیزی اور نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام دیا اور اللہ، محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، قرآن، اسلام اور انسانیت کی محبت کوٹ کوٹ کر احمدیوں کے دلوں میں بھری اور وہ صحابہ رسولؐ کی طرح عشق کی حد تک اللہ، رسولؐ، کتاب الٰہی اور دین اسلام و احمدیت اور خلفاء سے محبت کرنے لگے۔ اس لئے اخبار الفضل کے پہلے دو صفحات (جو ارشاد باری تعالیٰ، حدیث، ارشاد حضرت مسیح موعودؑ، وقت کی آواز خلیفۃ المسیح کا ارشاد اور دیگر خلفاء کے ارشادات پر مشتمل ہوتے ہیں) خوب پسند کئے گئے۔ ہماری ٹیم نے

اس حوالہ سے کوشش کی کہ ایک ہی عنوان کے تحت ایک گلدستہ پیش کیا جائے۔ جس میں آیت کریمہ، حدیث نبویؐ، ارشادات حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ارشاد ایک ہی عنوان کے تحت ہو۔ ہمارے مستقل فیچرز میں حضرت مرزا بشیر احمدؓ اور حضرت میر محمد اسحٰقؓ کے تربیتی و تبلیغی مضامین۔ حضرت ملک غلام فریدؓ کے انگریزی ترجمہ قرآن سے قرآنی سورتوں کا تعارف، صحابہ رسولؐ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور ان کے ایمان افروز واقعات، آج کی دعا اور ایڈیٹر کے قلم سے نکلے تربیتی و اصلاحی اداریئے (جنکی تعداد 140 سے زائد ہے) کے علاوہ اہلِ علم و قلم کے علمی، اخلاقی، روحانی، سائنسی، فلاحی مضامین و نظمیں اخبار کا حصّہ بنیں۔ نماز تہجد اور روزہ کی طرف راغب کرنے اور رکھنے کے لئے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، قادیان دارالامان، ربوہ دارالہجرت اور اسلام آباد ٹلفورڈ لندن کے سحر وافطار کے اوقات بھی اخبار کی زینت بنتے رہے۔ ماہ رمضان میں 30 دن مکمل طور پر رمضان المبارک کی اہمیت وبرکات اور اس کے مسائل وغیرہ احباب جماعت کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اخبار ایک سال میں عالمی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور اس کے قارئین کی تعداد ہزاروں سے نکل کر لاکھوں میں داخل ہوگئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالکَ

اس خوشی کے موقعہ پر ہم جہاں اپنے پیارے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہوئے اظہار تشکر کرتے ہیں وہاں اپنے پیارے حضرت خلیفۃ المسیح ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں اخبار الفضل کو اپنی دعاؤں سے چار چاند لگانے پر جزاکم اللہ خیراً کہتے اور ایک سال مکمل ہونے پر اپنی ٹیم اور قارئین کرام کی طرف مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

اس تاریخی سالگرہ پر ادارہ کی طرف سے دنیا بھر میں پھیلے اخبار سے پیار کرنے، دلی دعاؤں سے اسے ترقیات کی راہوں پر گامزن کرنے والے قارئین کی خدمت میں اور پہلی سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

اخبار روزنامہ الفضل کی ابتداء قادیان انڈیا سے 18 جون 1913ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی تھی۔ آغاز میں اس کو چلانے کے لئے حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ (حضرت امّاں جانؓ) حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ نے اپنی اپنی زمین کا ٹکڑا فروخت کر کے اور حضرت سیّدہ ناصرہ بیگم صاحبہ (والدہ ماجدہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ) کا ایک زیور انہوں نے فروخت کے لئے دے کر رقوم مہیّا کیں۔

جب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مبارک ہاتھوں اور ان تین بزرگ ہستیوں کی قربانی سے اس اخبار کی بنیادوں میں سیمنٹ اور سریا کا کام کیا ہو تو یہ عمارت کیوں نہ مضبوط ہوتی اور یہ پودا پانچوں خلفاء کی راہنمائی میں اور دعاؤں کے ساتھ بڑھتا، پھولتا پھلتا اور پھیلتا گیا اور آج برصغیر میں جبری تعطل کے علاوہ تسلسل کے ساتھ سب سے زیادہ عمر پانے والا اردو اخبار بنا اور اب ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کوششوں اور کاوشوں نیز دعاؤں سے دنیا بھر کے چند ایک اردو روزناموں میں اپنا نام پیدا کر چکا ہے۔ جو آن لائن مضامین upload ہونے کے علاوہ ایک اخباری شکل میں بھی دیکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

آغاز میں یہ اخبار پندرہ روزہ، ہفت روزہ، اور پھر ہفتہ میں دو دفعہ بھی منظر عام پر آتا رہا۔ مارچ 1935ء میں اسے روزنامہ قرار دیا گیا۔ پاکستان ہجرت کے بعد پہلے لاہور اور پھر دارالہجرت ربوہ سے نکلتا رہا۔ اس دوران اس کے کاغذ کے سائز بھی مختلف ہوتے رہے۔

پاکستان میں مولویوں کی مخالفانہ روش سے اخبار الفضل محفوظ نہ رہا۔ مختلف وقتوں میں اسے جبری طور پر بند کیا گیا۔ اس دوران کبھی المصلح کراچی اور کبھی ذیلی تنظیموں کے رسائل نے قائمقامی کی صورت اختیار کی۔ اس کے ایڈیٹر مولانا نسیم سیفی صاحب، پرنٹر قاضی منیر احمد صاحب اور دو مینیجر صاحبان آغا سیف اللہ صاحب اور طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب کو قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں۔ حکومتی اور مذہبی لیڈروں کی ان سختیوں اور تشدّد نے بھی اس اخبار کی ترقی اور ترویج میں کھاد کا کام کیا اور بین السطور میں

بیان کردہ سعادتیں اس کے حصّہ میں آئیں اور اب بھی آرہی ہیں اور اِن شاء اللہ تعالیٰ خلفاء اور احباب جماعت کی شب وروز دعاؤں سے یہ پروان چڑھتا چلا جائے گا۔ آمین

13 دسمبر 2019ء کو آن لائن کے لئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک تاریخی پیغام احباب جماعت کے نام دیا۔ جس میں آپ نے تاریخ الفضل کا اختصاراً ذکر فرما کر الفضل کو روزانہ پڑھنے اور اس سے استفادہ کی طرف توجہ دلائی۔

ہم اپنے اللہ سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ محض اپنے فضل سے الفضل کو ترقیات سے نوازتا رہے گا اور یہ دنیا بھر کے اردو روزناموں میں اپنا نام نمایاں طور پر الگ رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ اس مائدہ کے تیار کرنے والوں کے نفوس واموال میں برکت ڈالے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 12 دسمبر 2020ء)

قارئین روزنامہ الفضل کو نیا سال مبارک ہو

وَقُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا

(بنی اسرائیل:81)

اور تُو کہہ اے میرے رب! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

کہتے ہیں کہ وقت کے تمام لمحات ایک جیسے ہوتے ہیں۔ اُن میں سے کسی لمحہ کو کسی دوسرے لمحہ پر کوئی فضیلت نہیں ہوتی۔ ہاں کسی لمحہ میں ہونے والا کوئی عظیم الشان واقعہ اس لمحہ کو عظمت بخش دیتا ہے۔ اسے یادگار لمحہ میں تبدیل کر جاتا ہے۔ وہ وقت کتنا خوش نصیب اور مبارک وقت ہو گا۔ جب دنیا کے نجات دہندہ خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی رہنمائی کے لئے معبوث فرمایا۔

دن رات کی گردش کی طرح وقت ایک ایسا مسلسل بہنے والا دھارا ہے جو بغیر کسی توقف کے آگے بڑھتا چلا جارہاہے اور اس کو ماپنے کے مختلف پیمانے ہیں۔ سیکنڈ، منٹ سے لے کر بڑھتا ہوا دن، ہفتہ، مہینے اور سال میں یہ پیمانہ تبدیل ہو کر رُک نہیں جاتا بلکہ صدی اور ہزاریے تک پہنچتا ہے۔ اور پھر ان کی گنتی مختلف ہے۔ ہندوؤں کے سال الگ، مسلمانوں کے سال الگ اور پھر مختلف تہذیبوں، قومیتوں کے سال اور مہینے الگ الگ ہیں۔

آج ہم رائج الوقت عیسوی کیلنڈر کے حساب سے نئے سال کے آغاز کے دھارے پر کھڑے ہیں۔ جو جمعۃ المبارک سے شروع ہو رہا ہے۔ ہم اپنے اللہ کے حضور نہایت عاجزی کے ساتھ رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا کی دُعا کرتے ہیں کیونکہ یہ دعا ہر کام کے نیک آغاز اور انجام کے لئے اور خاص نصرت الٰہی کے حصول کے لئے یہ ایک مجرّب ہے۔

نیا سال خواہ وہ کسی اعتبار سے ہو وہ نئے عزم اور ولولہ کی تجدید کرنے کی دعوت دے رہا ہوتا ہے۔ بچے جب زندگی کے اعتبار سے نئے سال میں داخل ہوتے ہیں جسے ہم اپنی زبان میں سالگرہ کہتے ہیں یا طلبہ امتحانات میں کامیابی حاصل کر کے نئی کلاسوں میں جاتے ہیں تو اُن کو اُن کی ذمہ داریاں یاد کروائی جاتی ہیں۔ وہ خوشی کے ساتھ نئے عزم باندھ رہے ہوتے ہیں۔ اپنی سابقہ کوتاہیوں، کمزوریوں اور غلطیوں کو خیر باد کہنے اور انہیں آئندہ نہ دہرانے کا عزم کرتے ہیں۔ غرض ایک نئی ہمت، نئے ولولے، نئے ارادے، نئے جوش کے ساتھ اور پُر عزم ہو کر نیک تمناؤں کے ساتھ زندگی کی نئی سیڑھی پر قدم رکھتے ہیں۔ بعینہٖ ایک مومن ایسے موقع پر اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے اپنے سے جُدا کرتا ہے اور دُعاؤں کے ساتھ نیکیوں کے نئے عزم باندھتے ہوئے نئے سال میں داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ اہل ایمان کی حقیقی خوشیاں اور مسرتیں قربانیوں سے وابستہ ہوتی ہیں جسے وہ اپنی بساط و استطاعت کے مطابق بجالا کر شاداں و فرحاں نظر آتے ہیں اور انہی قربانیوں کو وہ اپنے لئے زاد راہ اور ورثہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ پہلے سے بڑھ کر نیکیاں بجالاتے ہیں اور قربانیاں کرتے ہیں اس کے لئے وہ سال کے آغاز کا بھی انتظار نہیں کرتے بلکہ ہر رات اپنا محاسبہ کرتے ہوئے نئے عزم کے ساتھ صبح کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائے رکھتے ہیں کہ

”چاہیے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

یہی طریق ہمارے لئے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور نمونہ کے چھوڑا ہے۔ آپ ہر شب بستر پر جانے سے قبل اپنا محاسبہ فرمایا کرتے تھے اور صحابہؓ کو بھی اپنے محاسبہ کی تلقین فرمائی۔

لہذا خوش نصیب وہ لوگ جنہوں نے 31 دسمبر 2020ء اور یکم جنوری 2021ء کی درمیانی رات کو دعاؤں میں گزاریں گے اور نئے سال میں نوافل اور دعاؤں کی حالت میں خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہوئے اپنے سابقہ گناہوں کی معافی اور آئندہ بدیوں سے پاک زندگی اور نیکیوں کا عہد کرتے ہوئے داخل ہونگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو خلافت سے قبل نئے سال کا آغاز یوکے کے ایک اسٹیشن پر آگیا۔ آپ نے اخبار (جو آپ کے پاس موجود تھا) فرش پر بچھا کر نوافل شروع کر کے امت مسلمہ کے تمام انسانیت کے لئے رو رو کر دعائیں شروع کر دیں۔ جسے دیکھ کر ریلوے اسٹیشن پر موجود افراد آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ سلام پھیرنے کے بعد لوگوں نے اس عبادت کی وجہ پوچھی تو آپ نے انہیں بتلایا کہ نئے سال کے آغاز کا یہی اسلامی طریق ہے۔ نہ کہ شور و غوغا یا شرلی پٹاخوں سے خوشی منائی جائے۔

ہمیں بھی سال نو کا آغاز اپنی نجی عبادات اور دُعاؤں سے کرنا چاہیے۔ گزشتہ سال کو دُعاؤں سے الوداع اور نئے سال کو دُعاؤں سے استقبال کرنے کی ریت ڈالیں۔ اگر کوئی دوست ابھی ایسا نہیں کر سکے تو گھبرانے اور اُداس ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ آغاز تو کئی دن تک رہتا ہے۔ اس وقت کو بھی غنیمت جانیں اور دُعاؤں میں جُت جائیں۔ اپنے لئے دعائیں کریں۔ اپنے اہل خانہ، عزیز و اقارب کے لئے دعائیں کریں۔ اسلام، احمدیت کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لئے دعا کریں۔ شہداء و اسیر ان راہ مولیٰ اور ان کے خاندانوں کو دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ انسانیت اور امت مسلمہ بھی آج کل ہماری دُعاؤں کی بہت مستحق ہے۔ ہمارے پیارے امام بھی افراد جماعت کو امت مسلمہ کے لئے دُعاؤں کی تحریک کر چکے ہیں۔ عبادات میں باقاعدگی اختیار کرنے کا بھی عہد کریں اور اس کے لئے دعائیں بھی کریں۔ ہم نے عام طور پر دیکھا ہے کہ ڈاکٹرز جب مریض کو دوائی تجویز کرتے ہیں تو اس میں باقاعدگی اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں بلکہ بعض ادویات کی صورت میں تو کہتے ہیں کہ ایک ناغہ سے دوائی کا گزشتہ اثر بھی ختم ہو جائے گا۔ مجھے یاد ہے کہ

میرے ابا جان کو ڈاکٹر نے ایک دوائی تجویز کرتے ہوئے کہا تھا کہ روزانہ ایک گولی لینی ہے۔ اگر ایک دن کی خوراک چھوڑی تو سمجھیں کہ آپ ایک سال پیچھے چلے گئے ہیں۔ اگر ادویات میں ناغہ مادی صحت کے لئے نقصان دہ ہے تو نمازوں اور عبادات میں ناغہ لازماً روحانی زندگی کے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

سال نو کے آغاز پر درج ذیل دعائیں بہت مفید اور مجرب ہیں۔

قرآن کریم کی سورۃ بنی اسرائیل آیت 81 میں بیان شدہ دعا جس کا ذکر اس آرٹیکل کے آغاز پر ہو چکا ہے۔

اے اللہ! اس (سال) کو ہم پر امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ، رحمٰن کی خوشنودی اور شیطان سے حفاظت کے ساتھ داخل کر۔

(المعجم الاوسط حدیث 6241)

پھر احادیث میں بعض دعائیں ہیں جنکا خلاصۃً یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

اے میرے رب! میں تجھ سے اس سال کی خیر چاہتا ہوں اور اس کے بعد کی بھلائی بھی اور میں تجھ سے اس سال کے شر کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے بعد کی بُرائی سے بھی۔ اے میرے رب! میں سُستی اور تکبر کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میرے پروردگار! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

اے اللہ! میں تجھ سے بُرے دن اور بُری رات اور بُرے وقت سے پناہ مانگتا ہوں اور بُرے ساتھی اور اپنی رہائش کی جگہ میں بُرے ہمسائے سے بھی۔

(معجم الکبیر طبرانی جلد 17 صفحہ 294)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2019ء کے سال کے آغاز پر احباب جماعت کو مبارکباد دیتے ہوئے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"آج 2019ء کا پہلا جمعہ ہے۔ اس حوالے سے میں تمام دنیا کے احمدیوں کو پہلے تو نئے سال کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے مبارک کرے اور بے شمار کامیابیاں لے کر آئے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف رسمی مبارکباد کہہ دینے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نہ ہی رسمی مبارکباد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے، اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے۔ اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت باندھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ ایک احمدی کو کیسا ہونا چاہئے فرمایا کہ "آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔" فرمایا کہ ... "کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ ... رات اور دن تضرع میں لگے رہو ... زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔" نمازوں میں دعائیں تبھی ہوں گی جب نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ انہیں سنوار کر پڑھنے والے ہوں گے۔ فرمایا کہ "... نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا ... خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔" فرمایا "عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 274-275 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس یہ معیار ہے، یہ لائحہ عمل ہے جس پر اگر ہم اس سال میں عمل کرنے والے ہوں گے، ان باتوں کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً یہ سال ہمارے لئے مبارک اور بہت سی برکتیں لانے والا سال ہو گا اور اگر یہ نہیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے نئے سال کی مبارکباد رسمی مبارکباد ہے۔ نئے سال کے آغاز کی پہلی رات میں تہجد اور باجماعت فجر کی نماز

پڑھ لینا تمام سال کی نیکیوں پر حاوی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کوشش کو حتی المقدور تمام سال پر جاری رکھنا اصل نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور حقیقت میں ہماری ذاتی زندگیوں میں بھی یہ سال بے شمار برکات لانے والا بنے اور جماعت کی غیر معمولی ترقیات بھی ہم دیکھنے والے ہوں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 25 جنوری 2019ء)

سال 2020ء کرونا وائرس کی نذر ہو گیا اور باجماعت عبادات ہم مساجد میں جا کر ادا نہ کر سکے۔ مگر ہم نے اس دور میں پہلے سے بڑھ کر عبادات کرنا سیکھیں۔ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے لگاؤ پیدا کیا۔ پہلے سے بڑھ کر تسبیحات اور درود شریف کی طرف توجہ کی۔ جو 2021ء میں اور اس کے بعد بھی نہ صرف جاری و ساری رہنی چاہیے بلکہ اس میں روز بروز اضافہ کے ساتھ ساتھ عبادات میں چاشنی بھی آنی چاہیے۔ نجانے کب ہماری زندگی کی گاڑی کا اسٹیشن آ جائے اور ہم گاڑی سے اُتار دیئے جائیں۔ یہ دن آنے سے قبل اپنے کیسے میں اس قدر مال و متاع جمع کر لیں جو اُخروی زندگی میں کام آ سکے۔

گزرنے والا سال 2020ء کو شہادتوں اور اسیری کا سال بھی کہا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کی مغفرت فرمائے اور ان کے خاندانوں کے افراد کو ان شہادتوں کا نیک اجر عطا فرمائے اور انعامات سے نوازے۔ اسی طرح اسیر ان کی رہائی کے لئے سامان پیدا فرمائے۔ سلام ہو ان شہداء اور اسیروں پر۔ ہم مثالی قربانی پیش کرنے والے ہیروز کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ اس سال کو جماعت کے لئے رحمتوں، برکتوں اور غیر معمولی ترقیات کا باعث بنائے۔ ہم سب کو اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔ ایمان و عرفان میں بڑھاتا چلا جائے۔ روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے قارئین، الفضل کو تیار کرنے والوں، اس کے لئے مضامین لکھنے والوں کو بھی اپنے فضلوں سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ الفضل کے قارئین کی تعداد کو نہ صرف بڑھائے بلکہ ان کے ایمان و ایقان میں اضافہ فرمائے اور اخبار کو ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔

تمام قارئین الفضل، اس کے چاہنے والوں، اس سے محبت کرنے والوں اور اس کی تیاری میں مدد کرنے والوں، تمام مربیان، کارکنان، اراکین کمیٹی اور نمائندگان کو ادارہ کی طرف سے نئے سال پر مبارکباد پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

ادارہ اس آرٹیکل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ کی خدمت میں سال نو پر پیشگی مبارکباد پیش کرکے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ حضور الفضل کی ترقی وترویج قارئین، مضامین لکھنے والوں اور الفضل تیار کرنے والوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ان کے ساتھ ہو۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 30 دسمبر 2020ء)

ضروری اعلان برائے مضامین

صاحب قلم قارئین سے

1. 20 فروری یوم مصلح موعودؓ کی مناسبت سے مضامین ادارہ کو جلد از جلد بھجوانے کی درخواست ہے۔
2. 23 مارچ یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے بھی مضامین بھجوانے کی درخواست ہے۔
3. رمضان المبارک کی بھی آمد آمد ہے۔ اس مناسبت سے کثیر تعداد میں مضامین کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں بھی سلطان القلم کے معاونین بن کر تعاون کی درخواست ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 11 جنوری 2021ء)

یہ میرا مؤقر اخبار الفضل ہے
(ایک قاری نعیم باجوہ کی رائے)

جو چیز کسی انسان کو پیاری ہو یا اس سے محبت ہو تو اس کی کوئی حرکت، ادا بُری لگے تو فوراً اس کی نشاندہی کرتا ہے تا وہ غلط بات درست ہو کر اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہو۔ یہی کیفیت احباب جماعت کے لئے اپنے پیارے مؤقر اخبار روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے لئے ہے۔ دنیا بھر سے ہزاروں قارئین کرام کو اگر ذرا سی بھی غلطی اس اخبار میں نظر آئے تو فوراً وہ اصلاح چاہتے ہیں۔ حال ہی میں ایک مضمون چار قسطوں میں شائع ہوا جس کا عنوان ہر قسط میں قدرے الفاظ کی تبدیلی سے مختلف تھا۔ جس کی طرف افریقہ سے ہمارے ایک معتبر قاری مکرم نعیم احمد باجوہ مبلغ برکینا فاسو نے توجہ دلائی۔ خاکسار نے جزاکم اللہ کے ساتھ انہیں میسج میں لکھا کہ بہت غور سے دیکھتے ہیں؟ تو ان مربی صاحب کا فوراً میسج آیا۔ ”میرا مؤقر اخبار الفضل ہے“ اسی طرح کسی اور قاری کی طرف سے غلطی کی نشاندہی پر خاکسار نے اسے لکھا۔ ”بہت غور سے پڑھتے ہیں؟“ تو اس قاری نے بھی یہی جواب دیا کہ ”میرا ذاتی اخبار ہے“ قارئین کے ان دونوں پیغامات میں الفضل سے ان کا پیار جھلکتا ہے۔ بہت سے قاری اخبار کے متعلق تعریفی کلمات لکھتے ہیں جن میں بعض کو اخبار کا حصّہ بنایا جاتا ہے۔ بعض قاری اپنا اظہار خیال لکھنے کی خواہش کے باوجود لکھ نہیں پاتے۔

دنیا بھر میں ہزاروں کی تعداد میں قارئین اپنے پیارے اخبار کا روزانہ مطالعہ کرتے ہیں ۔ ٹوئٹر اور انسٹاگرام پر قارئین کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میرے پھوپھا مکرم ملک منیر احمد اعوان مرحوم اخبار الفضل کے کاتب تھے اور وہ گھر میں ایک چٹائی پر چوکڑی مار کر کتابت کیا کرتے تھے۔ میری

عمر اسوقت 7، 8 برس کی ہو گی۔ ہم تمام کزنز ان کے ارد گرد بیٹھ جایا کرتے، ان سے باتیں کرتے اور ان سے کہانیاں سنا کرتے تھے اور ذرا بڑے ہوئے تو امی ابا کو اخبار الفضل سے پیار کرتے اور بہت شغف اور گہرائی سے پڑھتے دیکھا۔ ابا جان مرحوم اخبار کو الف سے یاء تک مکمل طور پر پڑھا کرتے۔ بلکہ ایک وقت اخبار کی پیشانی پر سیریل نمبر لگا کرتے تھے جن کا تسلسل اخبار کی تعطیلات کے باوجود قائم رہتا تھا اور اباجان اخبار پر تاریخ کم دیکھتے اور سیریل نمبر پر دھیان زیادہ رہتا تا تسلسل میں کوئی اخبار پڑھنے سے رہ نہ جائے اور پھر اخبار کے تمام شماروں کو اسی سیریل نمبر کے حساب سے محفوظ رکھتے جاتے۔

قریباً یہی کیفیت محلہ یا اپنے جاننے والے احمدی گھروں کی ہوتی۔ اکثر گھروں میں فجر کی نماز کے وقت بچے اور بڑے نہ سوتے اور اخبار الفضل کا انتظار رہتا۔ جونہی دروازے سے ذرا سی آواز آتی تو اخبار الفضل کو اٹھانے کے لئے ہر کوئی لپکتا تا پہلے پکڑ کر اسے دیکھے۔ اس کی ایک وجہ احباب جماعت کی اپنے آقا خلیفۃ المسیح سے محبت اور لگاؤ بھی تھا کیونکہ ایک وقت میں اخبار کی پیشانی پر خلیفۃ المسیح کی صحت کی خبر اور مصروفیات شائع ہوتی تھیں۔ دوست سب سے پہلے حضور کی صحت کا پڑھ کر خدا تعالیٰ کا شکر بجالاتے۔ ان دنوں رشتہ داروں کے گھروں یا پڑوسیوں کے گھروں میں آنے جانے کا بھی رواج عام تھا۔ ہم ویسے بھی بچے تھے۔ آس پاس کے گھروں میں آنا جانا رہتا تو جب بھی کسی کے گھر جانے کا اتفاق ہوتا اس گھر میں کسی نہ کسی فرد کو اخبار الفضل پڑھتے ہوئے دیکھا یا چارپائی پر تکیہ کے ساتھ پڑا نظر آتا۔ ان دنوں صحن میں چارپائیاں بچھا کر بیٹھنے کا رواج تھا بلکہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد سسرالیوں میں بھی الفضل کو سینے سے لگا دیکھا۔ بلکہ مجھے یاد ہے کہ ڈائیننگ ٹیبل تو ہوتے نہیں تھے چنگیر کے ارد گرد بیٹھ کر کھانا کھایا جاتا تھا۔ ہماری مائیں صبح ناشتہ دیتے وقت کسی ایک بچے سے کہا کرتی کہ قرآنی آیت، حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد پڑھ کر سناؤ گویا فیملی کلاسز میں الفضل پڑھا اور سنا جاتا تھا۔ پھر بڑے ہوئے جب مربی بنے تو الفضل مواخات کا نظام مختلف مقامات پر پایا بلکہ ہم نے بھی اپنے خطبات، تقاریر اور دروس میں اس نظام کو متعارف کروایا کہ ایسے احمدی دوست جو اخبار کسی وجہ سے خرید نہیں سکتے تھے تو چند دنوں بعد اخبار رکھنے والے دوست اپنے ایسے جماعتی بھائی کو اخبار الفضل دیتے اور وہ تین چار دن کے الفضل ایک ہی نشست میں پڑھ جاتے بلکہ بسا اوقات وہ خود ہی ایسے دوست کے گھروں سے اخبار لے آتے اور الفضل

پڑھنے کا چسکہ پورا کرتے۔ اور تین چار دن پرانے اخبار بھی پرانے نہ لگتے، یوں لگتا کہ یہ آج کا اخبار الفضل ہے سیرالیون مغربی افریقہ میں قیام کے دوران ہمیں کئی دن کے اخبار اکٹھے ملا کرتے تھے وہ دن عید کا دن ہوتا اور تمام پاکستانی اردو سپیکنگ کو علم ہوتا کہ آج اخبار الفضل آئے ہیں تو وہ مشن ہاؤس میں اکٹھے ہو کر گھنٹوں بیٹھ کر پڑھتے یا اپنے گھروں کو لے جاتے۔ بلکہ اخبار بدل بھائی بھی بنتے ہم نے آنکھوں سے دیکھا۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ چھ شماروں میں سے دو شمارے ایک دوست لے گئے دو دوسرے دوست اور دو تیسرے دوست لوگ لے گئے اور ان کا قیام ایک ہی کمپاؤنڈ میں ہونے کی وجہ سے وہ آپس میں اخبار کے شماروں کا تبادلہ کر لیتے اور یوں وہ الفضل بدل بھائی بھی بن جاتے۔

ان دنوں فونز یا الیکٹرانک رابطے تو ہوتے نہ تھے۔ اخبار الفضل ہی احباب کے درمیان رابطے کا مضبوط ذریعہ ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ بہت دور دور سے عزیز و اقارب اور اغیار کے خطوط آتے جس میں درج ہوتا کہ اخبار الفضل سے آپ کی غمی اور خوشی کی یہ خبر پڑھی۔ جس کے ذریعہ مبارکباد یا عیادت و تعزیت ہوتی۔ بلکہ یہ عجیب اتفاق اور خوشی تب ہوتی ہے جب پرانے اخبار میں شائع ہونے والی خوشی کی خبروں کی کٹنگ دوست احباب کی طرف سے بذریعہ سوشل میڈیا ملتی ہے۔ جیسے حال ہی میں دو ماہ قبل مکرم کولمبس خاں نے جرمنی سے اخبار الفضل میں شائع کردہ خاکسار کی پیدائش کی خبر بھجوائی تھی۔ تو پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کسی کی طرف سے کوئی پرانا مضمون ملتا ہے اور کسی کی طرف سے کچھ اور۔ گویا آج بھی پرانے الفضل کو لوگ تازہ اخبار سمجھ کر پڑھتے ہیں۔

یہ ہے اخبار الفضل سے پیار اور محبت جو دنیا بھر کے لاکھوں احمدیوں میں ایک سے بڑھ کر ایک میں نظر آتی ہے۔ یہ اخبار ہر احمدی کا اپنا پیارا اخبار ہے۔ دنیا بھر میں بسنے والے احمدیوں میں جو باتیں مشترک ہیں ان میں ایک جماعت احمدیہ کے ترجمان اخبار الفضل سے پیار اور محبت ہے جو اب نئی شان و شوکت کے ساتھ آن لائن لندن سے امام وقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی رہنمائی میں بڑی کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ اور قارئین اسے سوشل میڈیا کے ذریعے مواخات کے نظام کو جاری رکھے ہوئے آپس میں شیئر کرتے ہیں۔

کسی وقت میں یہ اخبار ایشیا میں اردو زبان میں شائع ہونے والے اخبارات میں سب سے پرانا چھپنے والا اخبار تھا جو بعض جبری پابندیوں کے علاوہ 100 سال سے زائد عرصہ سے جاری تھا اور اب ایشیا براعظم کی حدود کو چیرتے ہوئے دنیا کے پانچ براعظموں میں بڑی آن بان اور شان و شوکت کے ساتھ روزانہ ہی اسلام اور احمدیت کا پیغام لے کر حاضر ہوتا ہے۔ جو روزانہ ہی تربیتی آیۃ کریمہ، حدیث، ارشاد حضرت مسیح موعودؑ، امام وقت کی آواز دربارِ خلافت سے جاری ارشادات کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے خطبات، خلاصہ جات خطبات و خطابات سے مرصع ہوتا ہے۔

مجھے ایک دوست نے بتایا کہ جب سے الفضل آن لائن جاری ہوا ہے میں نے اپنے بچوں سے کہہ چھوڑا ہے کہ سارا اخبار پڑھ لیں تو اچھا ہے۔ ورنہ قرآن، حدیث، ارشاد حضرت مسیح موعودؑ اور ارشاد خلیفۃ المسیح تو آپ پر لازم ہے بلکہ نگرانی بھی کرتا ہوں۔

آنحضور ﷺ کی سیرت و شمائل، خلفائے راشدین اور صحابہؓ رسول کی سیرت اور تاریخ اسلام کے علاوہ قرآن کریم کی تفسیر، سورتوں کا تعارف تبرکات از حضرت مرزا بشیر احمدؓ، حضرت میر محمد اسحاقؓ، تربیتی مضامین و مکالمات، چرند پرند اور نیچر کی عجب کہانیاں اور داستانوں کے علاوہ ہفتہ میں دو بار تربیتی مضامین پر ایڈیٹر کے قلم سے نکلے ہوئے رشحات بطور اداریہ سے یہ تاریخی اخبار مزّین ہوتا ہے۔ نیز قارئین الفضل کی آراء اور دعاؤں کے اعلانات بھی اخبار کے حسن میں اضافہ کا موجب ہوتے ہیں اور مرحومین کا تذکرہ بھی اخبار میں حسن پیدا کرتا رہتا ہے۔

امید ہے قارئین کرام اس سلسلہ میں اپنے اخوت کے نظام کو بڑھائیں گے اور اپنے ایسے عزیز اور دوست احباب اور اپنے رفقاء کو روزانہ اخبار بھجوا کر مواخات میں شامل کریں گے۔ یہاں تک کہ ہر احمدی کی طرف سے یہ آوازیں آرہی ہوں کہ ”یہ میرا پیارا موٴقر اخبار الفضل ہے“۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس پیارے اخبار کو دن دونی رات چوگنی ترقیات سے نوازتا چلا جائے اور اس روحانی مائدہ اور روحانی نہر سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ کرتا جائے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 06 مارچ 2021ء)

مضمون نگار متوجہ ہوں

ادارہ الفضل، طب پر ایک سلسلہ کا آغاز کرنے جارہا ہے۔ لہٰذا طب سے شوق رکھنے والے مضمون نگار

نمبر 1۔ طب نبوی پر مضامین تیار کرکے بھجوائیں۔

نمبر 2۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طب اور آپ کے آزمودہ نسخوں پر مشتمل مضامین کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

میں کمپوزڈ ہو اور حوالہ جات مستند اور بنیادی (word) مضمون زیادہ طویل نہ ہوں۔ مائیکروسافٹ ورڈ کتب سے ہوں۔ (ادارہ)

Email: info@alfazlonline.org

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 31 مئی 2021ء)

خدمت دین کا جوش رکھنے والے متوجہ ہوں

جماعت احمدیہ کا یہ حسن ہے کہ ہر بندہ خدمات کے جذبات سے سرشار نظر آتا ہے اور خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ ادارہ ہذا کو ورڈ (WORD) میں کمپوزنگ کرنے والے ایسے احباب وخواتین کی ضرورت ہے جو فی سبیل اللہ خدمت سرانجام دے سکیں۔

امید ہے ایسے دوست اپنے نام، واٹس ایپ فونز اور ای میلز ادارہ کو درج ذیل ایڈریس پر مطلع فرمائیں گے۔ فجزاکم اللہ خیرا

Email: info@alfazlonline.org

Whatsapp: 0044 7951614020

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 03 جون 2021ء)

اعلان بابت حاصل مطالعہ

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو علم دوست لوگوں کا خزانہ عطا کر رکھا ہے۔ جن کے زیر مطالعہ کوئی نہ کوئی کتاب رہتی ہے۔ اپنے علم سے دوسروں کو مستفیض کرنا اسلامی تعلیم سے ہے۔ جس کے لئے روزنامہ الفضل آن لائن لندن بہترین ذریعہ ہے۔

ایسے علم دوست احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے علم کو قارئین الفضل کے افادہ کے لئے ’’حاصل مطالعہ‘‘ کے نام سے علمی مائدہ تیار کر کے بھجوائیں۔ جو مواد بھی آپ بھجوائیں وہ مستند حوالہ جات سے ہو اور سہل اور عام فہم ہو۔ اس سلسلہ میں اپنی زیر مطالعہ کتاب کا تعارف بھی کرواسکتے ہیں جس کے لئے کتاب کی فوٹو ضرور بھجوائیں۔

مواد ٹائپ شدہ اور ورڈ فارمیٹ میں ہو۔ (ادارہ)

Email: info@alfazlonline.org

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 03 جون 2021ء)

روزنامہ الفضل آن لائن کی قلمی معاونت کریں

ادارہ الفضل آن لائن آپ کی تحریر اور منظوم کلام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور موقع و محل کے مطابق اس کی اشاعت کی کوشش کرتا ہے۔ ہمارے بعض مضمون نگار اور شعراء اپنا کلام یا تحریر الفضل کو بھجواتے وقت سوشل میڈیا پر بھی وائرل کر دیتے ہیں جو مناسب نہیں۔ ہاں آپ اگر وائرل کرنا چاہتے ہیں تو روزنامہ الفضل آن لائن میں اشاعت کے بعد اس کے لوگو کے ساتھ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو ضرور بھجوائیں یوں آپ کے مضمون یا منظوم کلام کی اہمیت و افادیت جماعتی آرگن الفضل میں اشاعت کی وجہ سے بڑھے گی اور نصف لاکھ سے زائد تک آپ کی آواز پہنچے گی۔

نمبر 2۔ جو مضمون یا کلام آپ اخبار الفضل کے لئے کہیں یا لکھیں وہ صرف الفضل کو بھجوائیں کسی اور کو نہ بھجوائیں اور نہ کسی اور اخبار ورسالہ کے لئے لکھا ہوا مضمون ہمیں بھجوائیں۔

نمبر 3۔ مضمون word میں کمپوز ہو اور اسے بھجوانے سے قبل اچھی طرح پروف کر لیا کریں تاکہ کمپوزنگ کی کوئی غلطی باقی نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ جہاں الفضل کو ترقیات عطا فرمائے وہاں اللہ تعالیٰ قارئین الفضل، مضمون نگار، شعراء اور تمام ممبران ٹیم جو یہ علمی اور روحانی مائدہ تیار کرتے ہیں کے نفوس و اموال میں ترقی اور اپنی امان میں رکھنے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

Email: info@alfazlonline.org

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 03 جون 2021ء)

معلوماتی مضامین لکھیں

بعض قارئین دریافت فرماتے ہیں کہ ہم اخبار الفضل کے لئے کچھ لکھنا چاہتے ہیں۔ ہمیں عناوین بتادیں۔ عناوین پر مشتمل ایک فہرست اس سے قبل شائع کی جاچکی ہے۔ جس کی اشاعت مکرّر پیش کی جارہی ہے۔ تاہم سیاحتی مقامات کی معلومات پر مشتمل مضامین کی اشد ضرورت ہے۔ یہ وہ عناوین ہیں جو قارئین کرام کے لئے دلچسپی کا موجب ہوتے ہیں۔

لہٰذا مضمون نگار اپنے اپنے ممالک کا تعارف کرواسکتے ہیں۔ ان میں احمدیت کیسے آئی۔ احمدیہ مساجد کا تعارف کروایا جاسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی“

(ملفوظات جلد7 ص119)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تحریرات اور خطوط میں بعض ممالک کا نام تحریر فرمایا ہے۔ ان تحریرات کو الگ سے یکجا کیا جاسکتا ہے۔ جلسہ ہائے سالانہ پر قلم اُٹھایا جاسکتا ہے۔ قربانی کرنے والے مرحومین پر مضامین لکھ کر ان کے اسماء کو نہ صرف زندہ رکھیں بلکہ اسلام احمدیت کی خاطر ان کی قربانیوں کو محفوظ کریں جو آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے اور سلطان القلم کا کردار ادا کرنے کی توفیق دے۔ مواد ٹائپ شدہ ورڈ فارمیٹ میں ہو۔ مرد مضمون نگار اپنی مناسب اور باوقار فائل فوٹو بھی مضمون کے ساتھ بھجوادیں۔ مضامین مندرجہ ذیل ای میل پر بھجوائیں۔جزاکم اللہ

Email: info@alfazlonline.org

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 07 جون 2021ء)

ضروری اعلان

قارئین، ایڈیٹر صاحب کو مخاطب کرتے وقت اخبار کا نام یوں لکھتے ہیں: روزنامہ الفضل لندن آن لائن۔ درخواست ہے کہ آئندہ سے اخبار کا مکمل نام یوں لکھا جائے: ”روزنامہ الفضل آن لائن لندن“

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 10 جون 2021ء)

مضمون نگار / شعراء سے درخواست

آپ اپنا مضمون یا نظم برائے اشاعت بھجواتے وقت اپنا واٹس ایپ نمبر اور فائل فوٹو بھجوانا نہ بھولیں اور کوشش کریں کہ آپ ڈاک الفضل کی ای میل info@ alfazlonline.org پر بھجوائیں۔فجزاکم اللہ خیرا

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 10 جون 2021ء)

لوہے کی قلم

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دین کی اصل اسلام ہے، اس کا ستون صلوٰۃ ہے اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔ گویا دین اسلام کا بلند ترین مقام جہاد ہے۔ جہاد تلوار کا بھی ہے (جس کے لئے امام کا ہونا ضروری ہے) اور دوسرا جہاد قلم کا بھی ہے۔ جو آخری زمانہ میں مسیح و مہدی کے دور کا جہاد ہے۔ جس کے تحت قلم کے ذریعہ جہاں دشمنوں اور مخالفین کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دئے جانے تھے وہاں ان کی تعلیم و تربیت اور اصلاح احوال کے لئے قلم کا استعمال ہونا بھی پیشگوئیوں میں درج ہے۔

دوسری طرف مہدی آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سلطان القلم کے لقب سے نوازا اور آپؑ کے قلم کو ذوالفقار علی نام دیا۔ آپ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 214)

ذوالفقار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار کا نام تھا جو بہت تیز چلتی تھی۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم کو ذوالفقار کہہ کر پکارا گیا ہے۔ جو معاندین اور مخالفین کے خلاف 30 سال سے زائد عرصہ تک چلتی رہی اور بیاسی سے زائد کتب تحریر فرمائیں۔ آپ کے علم اور قلم کو مخالف سے مخالف دشمن بھی مانتا رہا اور اب بھی اس امر کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ایک دفعہ 18 دسمبر 1902ء کو بوقت نماز ظہر بعض احباب نے سورہ الحدید کی آیت 26

وَاَنۡزَلۡنَا الۡحَدِیۡدَ فِیۡہِ بَاۡسٌ شَدِیۡدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے استفسار کیا کہ معلوم ہوتا کہ لوہے سے سامان جنگ تیار ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کام آتا تھا۔ جس کی طرف بَاۡسٌ شَدِیۡدٌ میں اشارہ ہے مگر مَنَافِعُ لِلنَّاسِ کا وقت مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے کہ اس وقت دنیا حدید (لوہے) سے فائدہ اٹھا رہی ہے (جیسے کہ ریل، تار، دخانی جہاز، اور ہر قسم کے سامان لوہے سے ظاہر ہے)

اس پر آپؑ نے فرمایا:
میں بھی سارے مضمون لوہے کے قلم ہی سے لکھتا ہوں۔ مجھے بار بار قلم بنانے کی عادت نہیں ہے۔ اس لئے لوہے کی قلم استعمال کرتا ہوں۔ آنحضرت نے لوہے سے کام لیا۔ ہم بھی لوہے ہی سے لے رہے ہیں اور وہی لوہے کی قلم تلوار کا کام دے رہی ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 447 تا 448)

مکرم ایڈیٹر صاحب البدر نے اس کے ساتھ بریکٹ میں تحریر کیا ہے کہ

حضرت اقدس جس قلم سے لکھا کرتے ہیں وہ ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جس کی نوک آگے سے داہنی طرف کو مڑی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی شکل تلوار سی ہوتی ہے۔

(البدر 26 دسمبر 1902ء۔ جلد 1 نمبر 9)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:
یاد رکھو کہ ہماری حرب ان کے ہم رنگ ہو جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں وہ آئے ہیں، اسی طرز کے ہتھیار ہم کو لے کر نکلنا چاہئے اور وہ ہتھیار ہے قلم۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان

القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔ اس میں یہی سِر ہے کہ یہ زمانہ جنگ و جدل کا نہیں ہے بلکہ قلم کا زمانہ ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 214)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں جماعت کے دو اخبار تھے، یعنی الحکم اور البدر۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دو بازو قرار دیا۔ ایک موقع پر ان دونوں اخبارات کی افادیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

یہ بھی وقت پر کیا کام آتے ہیں۔ الہامات وغیرہ جھٹ چھپ کر ان کے ذریعے شائع ہو جاتے ہیں ورنہ اگر کتابوں کی انتظار کی جاوے تو ایک ایک کتاب کو چھپتے بھی کتنی دیر لگ جاتی ہے اور اس قدر اشاعت بھی نہ ہوتی۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 450)

آج خلیفۃ المسیح کے خطبات (جو ایک احمدی کی روح کی جان ہیں) اور ورچوئل ملاقاتوں کے حال احوال اور تفصیل دنیا بھر کے احمدی احباب و خواتین تک بر وقت پہنچانے کے لئے جماعت میں بے شمار اخبار ورسائل موجود ہیں جن میں سے ایک روزنامہ الفضل آن لائن لندن بھی ہے جو خلیفۃ المسیح کی آواز کو بر وقت احباب جماعت تک پہنچانے میں کلیدی رول ادا کرتا ہے۔ جو بعض جبری بندشوں اور مجبوریوں کے سوا ایک صدی سے زائد عرصہ سے روزانہ کی بنیاد پر منصہ شہود پر آتا رہا ہے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13 دسمبر 2019ء کو لندن سے آن لائن جاری فرما کر تاریخ الفضل میں ایک نئی تاریخ رقم فرمائی۔ حضورانور اس اخبار کی اہمیت اور افادیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
”اس وقت میں ایک تو یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ روزنامہ الفضل کی ویب سائٹ انہوں نے شروع کی ہے اور اس کے بارے میں اعلان کروں گا... الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ اخبار روزنامہ الفضل آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18 جون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد کچھ عرصہ لاہور سے شائع ہوتا رہا۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں یہ ربوہ سے نکلنا شروع ہوا۔ اس قدیم اردو روزنامہ اخبار کا لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13 دسمبر 2019ء سے آغاز ہو رہا ہے۔ آج ان شاء اللہ تعالیٰ آغاز ہو جائے گا جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہو گا۔ اس کی ویب سائٹ alfazlonline.org تیار ہو چکی ہے اور پہلا شمارہ بھی اس پر دستیاب ہے۔ یہاں ہماری آئی ٹی کی جو مرکزی ٹیم ہے انہوں نے اس کے لیے بڑا کام کیا ہے۔

اس میں الفضل کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے بہت کچھ موجود ہے جو ارشاد باری تعالیٰ کے عنوان کے تحت قرآن کریم کی آیات بھی آیا کریں گی اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت احادیث نبویؐ بھی ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے اقتباسات بھی ہوں گے۔ اسی طرح بعض احمدی مضمون نگاروں کے مضمون اور دوسرے جو اہم مضامین ہیں وہ بھی ہوں گے۔ نظمیں بھی احمدی شعراء کی ہوں گی۔ یہ اخبار ویب سائٹ کے علاوہ ٹوئٹر پر بھی موجود ہے اور اینڈرائڈ (Android) کا ایپ (app) بھی بن گیا ہے۔ یہ کیونکہ اب روزنامہ شروع ہو گیا ہے تو سوشل میڈیا کے ان ذرائع سے بھی اردو پڑھنے والے احباب کو استفادہ کرنا چاہیے اور اسی طرح مضمون نگار اور شعراء حضرات بھی اس کے لیے اپنی قلمی معاونت کریں تا کہ اچھے اور تحقیقی مضامین بھی اس میں شائع ہوں۔ اس ویب سائٹ میں روزانہ کے شمارہ کی پی ڈی ایف کی شکل میں امیج فائل بھی موجود ہو گی جس کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ڈاؤن لوڈ بھی کیا جا سکے گا جو پرنٹ کی شکل میں پڑھنا چاہیں وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بہر حال اس کا آج ان شاء اللہ آغاز ہو جائے گا۔ اسی طرح پیر کے روز اس میں خطبہ جمعہ کا مکمل متن جو ہے وہ شائع کیا جائے گا اور تازہ خطبے کا خلاصہ بھی بیان ہو جائے گا۔ تو ان شاء اللہ جمعے کے بعد اس کا افتتاح ہو جائے گا۔''

(خطبہ جمعہ مورخہ 13 دسمبر 2019ء)

پس اس ارشاد میں مضمون نگاروں، ادیبوں اور شعرا کو دعوت عام ہے کہ وہ اس مبارک اخبار کے لئے قلم آزمائی کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اقتدا میں لوہے کے قلم استعمال کرتے ہوئے مضمون لکھیں، نظمیں تحریر میں لائیں اور اَنۡزَلۡنَا الۡحَدِیۡدَ میں جو پیشگوئی درج ہے اس کے مصداق بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو لوہے کی قلم کو چلتے پھرتے بھی استعمال فرماتے تھے اور بیٹھ کر بھی۔ آپ خدا کے کام کے لئے جاگنے کو جہاد قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

رات تین بجے تک جاگتا رہا تو کاپیاں اور پروف صحیح ہوئے۔۔۔۔ یہ بھی ایک جہاد ہی تھا (رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر کیا خوش وہ وقت ہے جو خدا کے کام میں گزارے)

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 72 تا 73)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ قلم کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے سورہ القلم کے تعارف میں تحریر فرماتے ہیں۔

یہ سورت لفظ ن سے شروع ہوتی ہے جس کا ایک معنی دوات کا ہے اور قلم سے لکھنے والے تمام اس کے محتاج رہتے ہیں۔ اور انسان کی تمام ترقیات کا دور قلم کی بادشاہی سے شروع ہوتا ہے۔ اگر انسانی ترقی میں سے تحریر کو نکال دیا جائے تو انسان جہالتوں کی طرف لوٹ جائے اور پھر کبھی اسے کوئی علمی ترقی نصیب نہیں ہو سکتی۔

قارئین الفضل، مضمون نگاروں اور شعرا سے درخواست ہے کہ اپنی طبع آزمائی مائکروسافٹ ورڈ میں کمپوز کر کے اس ایڈریس پر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

Email: info@alfazlonline.org

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 12 جون 2021ء)

18 جون اور روزنامہ الفضل

"الفضل" آج سے 108 سال قبل 18 جون 1913ء کو قادیان سے جاری ہوا۔ جو مختلف ادوار (جن میں پاکستان میں جبری بندشیں شامل ہیں) سے گزرتا عالمی سطح پر اردو زبان کے اخبارات میں اپنا لوہا منواتا، احباب وخواتین کی روحانی تشنگی کو دور کرتا اور علمی، اخلاقی اور دینی میدان میں انہیں سیراب کرتا ہوا آج مغربی دنیا کے مرکز لندن سے آن لائن جاری ہے۔ جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 13 دسمبر 2019ء کو خطبہ جمعہ میں اس کا ذکر فرما کر اور احباب وخواتین کو اس کے لیے مضامین و منظوم کلام بھجوانے اور اس سے استفادہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد اس کی ویب سائٹ کا افتتاح فرما کر دعا کروائی۔

آج 18 جون الفضل کے پہلے شمارہ (جن کے ایڈیٹر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے) کی یاد میں چند یادیں اور باتیں پیش کی جا رہی ہیں۔ 108 سالہ تاریخ ساز سفر کو چند صفحات میں سمونا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ تاہم ان چند صفحات میں درج روحانی، علمی اور دینی مواد ہمیں دعوت عام دے رہا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس لگائے ہوئے روحانی اور علمی پودے کی دعاؤں کے ساتھ آبیاری کریں۔ مضمون لکھیں، منظوم کلام بھجوائیں، جماعتوں میں ہونے والے پروگرامز کی رپورٹ بھجوائیں، اگر کوئی اہم تربیتی، علمی اور سبق آموز کتاب پڑھ رہے ہیں۔ انکا تعارف کروائیں۔ جسے حاصل مطالعہ کے نام سے شامل اشاعت کیا جائے گا۔

مختلف کتب سے اہم اقتباسات جن سے آپ بہت متاثر ہوئے ہوں وہ قارئین الفضل کے لئے شیئر کریں۔ اپنے اپنے ممالک میں جماعت احمدیہ کیسے آئی۔ بفضل اللہ تعالی اب کس مقام پر ہے۔ جلسہ ہائے سالانہ کا آغاز کب ہوا۔

اپنے ہاں مساجد کا تعارف کروایا جاسکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی کتب کا تعارف اور ان سے اقتباسات مستند حوالہ جات کے ساتھ بھجوائے جاسکتے ہیں۔ جانوروں، پرندوں کی الگ سے دنیا کا تعارف کروایا جاسکتا ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حسن کے جلوے خوبصورتی کی صورت میں پھیلے ہوئے ہیں ان کو یکجا کیا جاسکتا ہے۔ خلفاء احمدیت کے ساتھ ایمان افروز یادیں ہر احمدی کی وابستہ ہیں۔ خلفاء کی دعاؤں کی قبولیت کے واقعات پر قلم اٹھایا جاسکتا ہے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کب آئی، کس کے ذریعہ سے آئی۔ اپنے خاندان میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بزرگوں کا تعارف بھجوایا جاسکتا ہے۔ یاد رفتگان میں ایسے بزرگوں کے حال احوال اور سیرت بیان ہو سکتی ہے۔ اپنے ہاں ننھے پھولوں کی پیدائش، بچوں کی کامیابی اور وفات کی خبریں بھی اخبارات کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ جو دعائیں سمیٹنے اور جماعت میں جذبہ اخوت و محبت کو بڑھانے کا موجب ہوتی ہیں۔ دنیا میں پھیلے مختلف علوم، یونیورسٹیوں کا تعارف کروائیں۔ اپنے یادگار سفروں پر قلم آزمائی ہو سکتی ہے۔ الغرض بہت کچھ اور ہے۔ بہت عناوین، مضامین اور سیر گاہوں کو cover کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام جماعتی اخبار، روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے لیے خدمات بجالانے اور اس کی قلمی معاونت کی توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قلم کو استعمال میں لانے کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

”اگرچہ فیصلہ دعاؤں سے ہی ہونے والا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ دلائل کو چھوڑ دیا جاوے۔ نہیں دلائل کا سلسلہ بھی برابر رکھنا چاہیے اور قلم کو روکنا نہیں چاہیے۔ نبیوں کو خدا تعالیٰ نے اسی لئے اولوالایدی والابصار کہا ہے کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں۔ پس چاہیے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم

نہ رکیں اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو لئے جاؤ اور جو جو باتیں تائید دین کے لیے سمجھ میں آتی جاویں انہیں پیش کئے جاؤ وہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی۔"

(ملفوظات جلد6 صفحہ 328)

خلفاء احمدیت کی یہ آرزو اور خواہش رہی ہے کہ روزنامہ الفضل ربوہ کی اشاعت 10 ہزار تک پہنچ جائے۔ مگر الفضل کے جوبلی کے سال بھی بسیار کوشش کے یہ ٹارگٹ حاصل نہ ہو سکا۔ شاید اس میں پاکستان کے اس اخبار کی مخالفت کا عنصر بھی شامل تھا مگر اب خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں خلفائے احمدیت کی یہ خواہش نہ صرف بھر آئی بلکہ کئی گناہ اضافہ کے ساتھ بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پیشگوئی (مصلح موعود) میں درج یہ علامت "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔" الفضل کی صورت میں بھی پوری ہو رہی ہے الحمد للہ علیٰ ذالك

روزنامہ الفضل کو پڑھنے پڑھانے، اس کے لیے مضامین لکھنے اور لکھوانے اور اس کو promote کرنے کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد پیش ہے جو آپ نے 13 دسمبر 2019ء کے خطبہ جمعہ میں ویب سائٹ لانچ کرنے سے پہلے فرمایا تھا۔

الفضل آن لائن کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اس وقت میں ایک تو یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ روزنامہ الفضل کی ویب سائٹ انہوں نے شروع کی ہے اور اس کے بارے میں اعلان کروں گا... الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ اخبار روزنامہ الفضل آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18 جون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد کچھ عرصہ لاہور سے شائع ہوتا رہا۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں یہ ربوہ سے نکلنا شروع ہوا۔ اس قدیم اردو روزنامہ اخبار کا لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13 دسمبر 2019ء سے آغاز ہو رہا ہے۔ آج ان شاء اللہ تعالیٰ آغاز ہو جائے گا جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہو گا۔ اس کی ویب سائٹ alfazlonline.org تیار ہو چکی ہے اور پہلا شمارہ بھی اس پر دستیاب ہے۔ یہاں ہماری آئی ٹی کی جو مرکزی ٹیم ہے انہوں نے اس کے لیے بڑا کام کیا ہے۔

اس میں الفضل کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے بہت کچھ موجود ہے جو ارشاد باری تعالیٰ کے عنوان کے تحت قرآن کریم کی آیات بھی آیا کریں گی اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت احادیث نبویؐ بھی ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے اقتباسات بھی ہوں گے۔ اسی طرح بعض احمدی مضمون نگاروں کے مضمون اور دوسرے جو اہم مضامین ہیں وہ بھی ہوں گے۔ نظمیں بھی احمدی شعراء کی ہوں گی۔ یہ اخبار ویب سائٹ کے علاوہ ٹوئٹر پر بھی موجود ہے اور اینڈرائڈ (Android) کا ایپ (app) بھی بن گیا ہے۔ یہ کیونکہ اب روزانہ شروع ہو گیا ہے تو سوشل میڈیا کے ان ذرائع سے بھی اردو پڑھنے والے احباب کو استفادہ کرنا چاہیے اور اسی طرح مضمون نگار اور شعراء حضرات بھی اس کے لیے اپنی قلمی معاونت کریں تا کہ اچھے اور تحقیقی مضامین بھی اس میں شائع ہوں۔ اس ویب سائٹ میں روزانہ کے شمارہ کی پی ڈی ایف کی شکل میں امیج فائل بھی موجود ہو گی جس کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ڈاؤن لوڈ بھی کیا جا سکے گا جو پرنٹ کی شکل میں پڑھنا چاہیں وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بہر حال اس کا آج ان شاء اللہ آغاز ہو جائے گا۔ اسی طرح پیر کے روز اس میں خطبہ جمعہ کا مکمل متن جو ہے وہ شائع کیا جائے گا اور تازہ خطبے کا خلاصہ بھی بیان ہو جائے گا۔ تو ان شاء اللہ جمعے کے بعد اس کا افتتاح ہو جائے گا۔“

(خطبہ جمعہ مورخہ 13 دسمبر 2019ء)

الفضل آن لائن پر حضور انور کا پیغام

اخبار الفضل آن لائن کے اجراء پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تاریخی پیغام بھجوایا تھا اسے بھی قارئین کے افادہ کے لئے اس آرٹیکل کا حصہ بنایا جارہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیغام میں تحریر فرمایا:

پیارے قارئین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ روزنامہ الفضل لندن کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی انتظامیہ کو اخلاص و وفا اور محنت کے ساتھ اسے بہترین رنگ میں شائع کرنے کی توفیق دے اور اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ یہ دور سائنسی ترقی کا دور ہے۔ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید دور کی سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزنامہ الفضل لندن کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء کیا جارہاہے جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں کسی بھی جگہ ہر وقت بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہوا کرے گا۔ یہ جماعت کا اہم اخبار ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تعلیمات پیش کی جائیں گی۔ خلیفہ وقت کے خطبات اور خطابات بھی شائع ہوا کریں گے اور اس کے ذریعہ احباب جماعت کے اندر خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق مزید تقویت پائے گا۔ اسی طرح اس میں مختلف ممالک سے جماعتی ترقی اور اہم تقریبات کی رپورٹس وغیرہ بھی شامل ہوا کریں گی۔ اس کے ذریعہ قارئین کو تاریخ احمدیت اور جماعتی عقائد سے آگاہ کیا جائے گا۔ یہ دینی معلومات میں اضافہ کا باعث

ہو گا اور دینی اور روحانی تربیت کے سامانوں سے آراستہ ہو گا۔ پس یہ اخبار ان شاء اللہ بہت مفید معلومات کا مجموعہ ہو گا۔)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مختلف مواقع پر احباب جماعت کو الفضل کے مطالعہ کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ فرمایا کہ

الفضل جماعت کا اخبار ہے لوگ وہ نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ اس میں کون سی نئی چیز ہوتی ہے، وہی پُرانی باتیں ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بتایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، وہ فرماتے ہیں کہ شاید ایسے پڑھے لکھوں کو یا جو اپنے زعم میں پڑھا لکھا سمجھتے تھے کوئی نئی بات الفضل میں نظر نہ آتی ہو اور وہ شاید مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہوں لیکن مجھے تو الفضل میں کوئی نہ کوئی نئی بات ہمیشہ نظر آجایا کرتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 دسمبر 2009ء)

اسی طرح ایک اور بار فرمایا:

"اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔"

(الفضل 31 دسمبر 1954ء)

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

"اب میں تحریک کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اخبارات کو خریدیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اس زمانہ میں اخبارات قوموں کی زندگی کی علامت ہیں کیونکہ ان کے بغیر ان میں زندگی کی روح نہیں پھونکی جا سکتی۔"

(انوار العلوم جلد 4 صفحہ 142)

احباب جماعت الفضل کے نام سے خوب مانوس ہیں اور سب کو اس سے محبت ہے۔ الفضل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ (خلیفۃ المسیح الثانی، المصلح الموعود) نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں قادیان سے جاری فرمایا تھا۔ اس کا آغاز بڑی

قربانیوں سے ہوا۔ کافی عرصہ تک حضرت مصلح موعودؓ اسے اپنے ذاتی خرچ سے شائع فرماتے رہے۔ اس کے اجراء کے وقت حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے ایک زمین پیش فرمائی اور میری والدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نے دو زیور پیش کئے۔ پس قارئین الفضل حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیاری بیٹی اور میری والدہ کو بھی الفضل پڑھتے وقت دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کے پہلے پرچہ میں اخبار کے مقاصد تحریر فرماتے ہوئے یہ دعائیہ فقرے بھی تحریر فرمائے کہ

"اے میرے مولا ...... لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔ اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔"

(الفضل 18 جون 1913ء صفحہ 3)

میری بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ، آپ رضی اللہ عنہ کی دعائیں قبول فرمائے۔ اور الفضل ہمیشہ ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتا چلا جائے اور یہ بھی خلیفہ وقت کے لئے ایک حقیقی سلطان نصیر کا کردار ادا کرنے والا بنے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس)

اللہ تعالی ہم سب کو حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی کی نصائح اور ہدایات پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 18 جون 2021ء)

الفضل آن لائن کے لیے علمی، روحانی اور اخلاقی مائدہ کی تیاری

مائدہ خواہ مادی ہو یا روحانی اس کی تیاری کے لئے سب سے پہلے اسکیمیں بنتی ہیں۔ پروگرامز بنائے جاتے ہیں۔ مینیو (Menu) تیار ہوتے ہیں۔ مینیو میں درج اشیاء کے حصول کے لئے کوششیں ہوتی ہیں۔ ان اشیاء کے حصول کے بعد طویل تیاری اور محنت کے ساتھ ایک لذیذ مائدہ تیار ہوتا ہے جو تناول کے لئے دستر خوان پر چنا جاتا ہے۔ اسی لئے ''مائد'' اس شخص کو کہتے ہیں جو مختلف جگہوں سے اپنی ضرورت کے لئے غلّہ یا اشیاء خرید کر لاتا ہے۔

ہم گھروں میں روزانہ ہی دیکھتے اور یہ آواز سنتے ہیں کہ آج کیا ترکاری بنائی جائے؟ بعض سگھڑ ماؤں نے اپنے بچوں کی ایسی تربیت کر رکھی ہوتی ہے کہ جو گھر میں تیار ہو وہ سب کھائیں۔ بعض گھرانوں میں ہفتہ وار مینیو تیار کر کے کچن میں آویزاں کر رکھا ہوتا ہے کہ ہفتہ کے روز یہ پکے گا اور اتوار کو یہ اور علیٰ ہذا القیاس۔ خاکسار تین دہایاں قبل لاہور میں بطور مربی ضلع متعیّن تھا اور اپنے بھائی مکرم مجید احمد بشیر صاحب کے ساتھ دونوں فیملیوں سمیت ہم اسلام آباد سیر سپاٹے پر گئے۔ موٹروے تو اس وقت نہ تھی ہم جی ٹی روڈ سے واپس آرہے تھے راستہ میں جہلم اپنے ایک برخوردار مکرم عبدالشکور کو ملنے کے لئے رُکے بُدھ کا دن تھا۔ دوپہر کے کھانے پر انہوں نے بہت ہی لذیذ کڑھی سے تواضع کی اور کہا کہ ہمارے ویکلی فوڈ پلان کے مطابق ہر بُدھ کو کڑھی بنتی ہے جو خاکسار نے پیش کر دی ہے۔

سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ (جہاں بین الاقوامی معیار چاول عام ہوتا ہے) میں جب تک رات کے وقت چاول نہ بنیں تو بچوں کو محسوس ہونے لگتا ہے کہ نہ معلوم چاول کھائے کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔؟ ایک

وقت تھا کہ جب کشائش نہ تھی تو ہر روز سبزی اور اجناس خریدا جاتا تھا حتیٰ کہ گوشت بھی روزانہ کی بنیاد پر خرید کیا جاتا تھا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھروں میں کشائش ہے تو ہفتہ وار گراسری خرید لی جاتی ہے۔ گوشت اور سبزی وغیرہ بھی ہفتہ کے لگ بھگ خرید کر فرج یا ریفریجریٹر میں رکھ دی جاتی ہیں جس سے وقت کی بہت بچت ہوتی ہے۔

مادی مائدہ کی بات ہو رہی ہے تو شادی بیاہ کے موقع پر جو کھانا بطور مائدہ تیار ہوتا ہے۔ اس کی خریداری بھی ایک بہت بڑا کام ہوتا ہے۔

کُک (کھانا بنانے والا) وغیرہ ایک طویل فہرست تیار کر کے مہیا کرنے کو کہتے ہیں اور پھر مختلف مصالحہ جات کی آمیزش سے ایک لذیذ اور خوش ذائقہ مائدہ تیار ہوتا ہے۔ جو مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

کچھ ایسی ہی تیاری بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر اخبار روزنامہ الفضل آن لائن لندن کی بطور مائدہ کے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی رہنمائی، دعاؤں اور سرپرستی میں کی جاتی ہے۔ دنیا بھر سے پیارے قارئین روحانی مائدہ کی تیاری کے لئے مختلف قسم کے مصالحے اور اجزاء مضامین، آرٹیکلز اور منظوم کلام کی صورت میں بھجواتے ہیں۔ جو ہمارے گودام میں جمع ہوتا جاتا ہے۔ اُدھر بعض اہم عناوین پر مضامین تیار کروانے کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

مادی مائدہ کے لئے جس طرح ہفتہ وار خریداری کی جاتی ہے اِسی طرح ہماری ٹیم میں سے ایک دوست مکرم سعید الدین احمد صاحب خاکسار سے مشورہ کرتے ہوئے گودام سے مواد لے کر 6 دنوں کا روحانی food plan تجویز کرتے ہیں۔ دوسری طرف رضاکار مربیان کرام ہفتہ وار پہلے دو صفحے کا پلان مع منظوم کلام تیار کر رہے ہوتے ہیں۔ اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ قرآنی آیت، حدیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ایک ہی موضوع پر ہو۔ پھر ہماری ٹیم میں موجود ایک حافظ قرآن مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب ہفتہ کے تمام شماروں میں موجود قرآنی آیات، احادیث اور عربی عبارات پر اعراب

چیک کر کے درست کرتے اور ہفتہ وار شماروں میں موجود مواد میں قابل اعتراض مواد کی نشان دہی بھی کر دیتے ہیں۔ بعد ازاں یہ شمارہ، الفضل انٹرنیشنل کے ڈیزائنرز کے پاس بغرض ترتیب پانے اور مواد ان ڈیزائن میں تزئین و آرائش ہونے کے لئے جاتا ہے۔ وہاں سے اخباری شکل اختیار ہونے پر الفضل آن لائن کی آنریری ٹیم میں موجود مربیان بہت باریک بینی اور عرق ریزی سے پروف ریڈنگ کرتے ہیں اور ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ پروف کی کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ مادی مائدہ کے ساتھ اس روحانی مائدہ کی تشبیہ یوں دی جاسکتی ہے کہ اگر لذیذ کھانا کھاتے روڑھ (کنکر) نکل آئے تو کھانا بدمزہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی اچھی تحریر میں پروف کی غلطی نکل آئے تو تحریر کا مزہ کرکرا ہو جاتا ہے اور طبیعت پر بہت ناگوار گزرتا ہے۔ میرے ایک بہت ہی پیارے دوست مکرم ونگ کمانڈر (ر) زکریا داؤد صاحب نے مجھے فون کر کے بتایا کہ میری طبیعت بہت نقاد ثابت ہوئی ہے۔ میں روزانہ 100 صفحات کا مطالعہ کر لیتا ہوں۔ جس میں الفضل آن لائن کے 8 صفحات بھی شامل ہیں۔ میں تنقید کی نگاہ سے دیکھتا اور پڑھتا ہوں مگر مجھے الفضل آن لائن میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی۔ الحمد للہ۔ یہ کریڈٹ الفضل کی تمام ارکان ٹیم کو جاتا ہے جو اپنے قیمتی وقت سے کچھ لمحات نکال کر اس مائدہ میں حسن پیدا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ان میں مکرم راجہ برہان احمد صاحب، مکرم منصور احمد ضیاء صاحب، مکرم محمود احمد طلحہ صاحب اور مکرم طاہر محمود مبشر صاحب شامل ہیں۔ اعلانات اور ایڈیٹر کے نام ڈاک جو جمعرات اور پیر کو اخبار کی زینت بنتی ہے کو مکرم ضیاء اللہ احسان صاحب دیکھتے ہیں۔ اس پروف اور لمحہ بہ لمحہ بدلتی صورت حال کے ساتھ ساتھ خاکسار خود بھی سارے شمارے پر بغور آخری نظر دوڑاتا ہے۔ مضامین کو پڑھتا ہے اور غلطیوں کی نشان دہی کر کے مناسب تصحیح کروا رہا ہوتا ہے۔ اخبار پر غلطیوں کی ہر جہت سے نشان دہی ہونے پر درستگی کے لئے ٹیکنیکل ٹیم کے پاس شمارہ دوبارہ جاتا ہے۔ جس میں مکرم لقمان کشور صاحب اہم کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ غلطیاں لگنے کے بعد ایک بار نظر ثانی کے لئے شمارہ خاکسار کے پاس آجاتا ہے اور اگر کوئی غلطی لگنی رہ گئی ہو تو وہ لگوا کر شمارہ مکرم عبد الودود صاحب انچارج آئی ٹی کو ویب سائٹ پر اپلوڈ (upload) ہونے کے لئے جاتا ہے۔ جہاں شمارہ upload ہونے سے قبل ودود صاحب اپنے کولیگ مکرم منصور عطاء صاحب کے ساتھ مل کر شمارہ پر ڈیزائننگ اور لے آؤٹ سیٹنگ کے لحاظ سے نظر دوڑاتے

اور پھر آخری بار چیک ہو کر upload ہو جاتا ہے اور تاریخ مقررہ پر یو کے کے وقت کے مطابق رات بارہ بج کر ایک منٹ پر بطور مائدہ آسمان سے دنیا بھر کے مومنوں کے لئے نزول کر جاتا ہے جس سے کل عالم کے لاکھوں احمدی مرد و خواتین اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس روحانی، علمی اور اخلاقی مائدہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایک دفعہ خاکسار نے ایک قاری، مضمون نگار اور شاعر مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ آف امریکہ کو الفضل کے لئے کسی کام کی یاد دہانی کروائی تو آنمحترمہ نے مجھے لکھا کہ گزشتہ دو تین روز سے مَیں اسی کام میں مصروف ہوں۔ الفضل آن لائن میری غذا ہے اور غذا جزو بدن بن کر انسان کو تقویت دیتی ہے۔ یہی کیفیت ایک مومن اور الفضل کی ہے اور الفضل کا بطور غذا استعمال ایک مومن کی روحانی تقویت کا باعث بنتی ہے۔ جس کا اظہار اکثر و بیشتر قارئین کرام کی طرف سے Feedback کے ذریعہ ہوتا رہتا ہے۔ الغرض یہ لذیذ اور خوش ذائقہ مائدہ مکمل طور پر اول سے آخر تک رضاکارانہ کام کرنے والے کارکنان کے ذریعہ تیار ہو کر قارئین کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔ اسی پر بس نہیں۔ ادارہ الفضل نے گزشتہ دنوں ایک اعلان عام کے ذریعہ الفضل آن لائن کے لئے مضامین و آرٹیکلز کمپوز کرنے کے لئے رضاکارانہ خدمت بجالانے کی درخواست کی تو دنیا بھر سے بیسیوں مخلصین (جن میں خواتین بھی شامل ہیں) نے اپنے نام نہ صرف پیش کئے بلکہ وہ اس حد تک بے چین پائے گئے کہ الاول الاول کے طور پر اپنے آپ کو سب سے آگے رکھنے کے لئے ترجیح دینے کو کہا۔ مثلاً مکرم محمد اظہر منگلا صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے مجھ سے کہا بلکہ عہد لیا کہ آپ جب بھی اور جو بھی لکھیں (زیادہ تر اداریے ہی ہوتے ہیں) ان کو کمپوز کروانے کے لئے سب سے پہلے مجھے ترجیح دیں گے۔ پھر انہی احباب میں سے ایک دوست کو جب خاکسار نے ملفوظات کی ایک جلد سے قریباً 9 اقتباسات کمپوز کرنے کے لئے درخواست کی تو انہوں نے 35 منٹ کے اندر اندر یہ تمام اقتباسات مائیکروسافٹ ورڈ کمپوز کر کے میں بھجوائے۔ انہی میں سے بے شمار خواتین باوجود گھر کے کام کاج کی وجہ سے مصروف الاوقات ہونے کے اولین فرصت میں تمام مواد کمپوز کر کے بھجوا دیتی ہیں۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرًا۔

اللہ تعالیٰ تمام قارئین، مضمون نگار، شعراء، طوعی خدمت کرنے والے، الفضل ٹیم کے تمام کارکنان اور رضاکارانہ خدمات پیش کرنے والے دوست احباب نیز ٹیکنیکل ٹیم کے تعاون کرنے والے تمام ممبران کو

بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔ چار خواتین جنہوں نے اپنے آپ کو مستقل طور پر آئی ٹی ٹیم سے وابستہ کر رکھا ہے اور سوشل میڈیا میں ٹویٹر اور انسٹا گرام کو آپریٹ کرتی ہیں۔ فیس بک بھی ان کے سپرد ہو گا۔ وہ بھی دعاؤں کی مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کا حامی و ناصر ہو۔ اور اعلیٰ جزاء سے نوازے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ اخبار الفضل کو بھی دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے اور ان طوعی خدمت کرنے والوں کی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ان کے وفا کے پانی سے الفضل کو سیراب کرتا رہے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 15 جولائی 2021ء)

اے اولی الایدی! آپ کے ہاتھ اور قلم نہ رکیں ہمیں روزنامہ الفضل کے ذریعہ اسلام واحمدیت کی اشاعت کرنی چاہیے

کچھ عرصہ قبل خاکسار نے اداریہ بعنوان ”لوہے کی قلم“ تحریر کیا تھا جو الفضل آن لائن میں شائع ہو چکا ہے۔

اُس میں خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کو بنیاد بنایا تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:
”میں بھی سارے مضمون لوہے کے قلم ہی سے لکھتا ہوں۔ مجھے بار بار قلم بنانے کی عادت نہیں ہے۔ اس لئے لوہے کی قلم استعمال کرتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے لوہے سے کام لیا۔ ہم بھی لوہے ہی سے لے رہے ہیں اور وہی لوہے کی قلم تلوار کا کام دے رہی ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 448-447)

اس اداریہ کے شائع ہونے کے بعد بہت سے قلمکار حضرات اور اردو ادب کے کھلاڑی میدان میں اُترے اور انہوں نے اپنے قلموں کو اپنی درازوں سے نکالا اور صاف کر کے تیز کیا اور روزنامہ الفضل آن لائن کے لئے استعمال کیا۔ بہت سے مضامین / آرٹیکلز اور منظوم کلام کو بغرض اشاعت بھجوایا۔ اور تا حال بھجوا رہے ہیں۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا وَّ اَيَّدَهُمْ۔

مطالعہ کے دوران مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اہم ارشاد بھی ملا۔ جس میں آپؑ نے سورۃ صٓ کی آیت 46 یعنی اُولِی الۡاَیۡدِیۡ وَالۡاَبۡصَارِ سے یہ استنباط فرمایا ہے کہ انبیاء ہاتھ سے کام لیتے ہیں یعنی اپنی بصیرت کو اپنے قلم کے ذریعہ اپنے متبعین کے سامنے لاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "دلائل سے بھی کام لو" کے تحت فرماتے ہیں:

"اگر چہ فیصلہ دُعاؤں سے ہی ہونے والا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ دلائل کو چھوڑ دیا جاوے۔ نہیں دلائل کا سلسلہ بھی برابر رکھنا چاہیے اور قلم کو روکنا نہیں چاہیے۔ نبیوں کو خدا تعالیٰ نے اِسی لئے اُولو الۡاَیۡدِیۡ وَالۡاَبۡصَارِ کہا ہے کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں۔ پس چاہیے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رُکیں اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو لئے جاؤ اور جو جو باتیں تائید دین کے لئے سمجھ میں آتی جاویں انہیں پیش کئے جاؤ وہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 328 ایڈیشن 1984ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ بابرکت و پُر معارف ملفوظات جہاں احمدیوں کی اخلاقی حالتوں کو صیقل کرتے ہیں وہاں روحانیت کے لئے مصلح کا کام دیتے ہیں، اس پر مستزاد یہ کہ ان کا مطالعہ کرنے اور ان میں موجود احکامات بجالانے والوں کے علم میں بھی چمک کا کام دیتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت ہی نکتہ رس تھے۔ نئے نئے معرفت کے نکات آپؑ کے قلم سے آشکار ہوتے تھے۔

جیسے نفس کی اصلاح اور حصول تقویٰ کی مشق کرنے کو ایک عمدہ مثال کے ذریعہ نہایت احسن انداز میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کو چاہیے کہ نفس پر موت وارد کرنے اور حصول تقویٰ کے لئے وہ اوّل مشق کریں جیسے بچّے خوش خطی سیکھتے ہیں تو اوّل اوّل ٹیڑھے حرف لکھتے ہیں لیکن آخر کار مشق کرتے کرتے خود ہی صاف

اور سیدھے حروف لکھنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح ان کو بھی مشق کرنی چاہیے۔ جب اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو دیکھے گا تو خود ان پر رحم کرے گا"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 341-340 حاشیہ ایڈیشن 1984ء)

پس ہم میں سے ہر ایک کو انبیاء کی تقلید میں اُولِی الْاَیْدِیْ یعنی ہاتھوں سے کام لینے والا ہونا چاہیے اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ: "ہمیں اپنے قلم کو روکنا نہیں چاہیے" اور "چاہیے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رُکیں اس سے ثواب ہوتا ہے" ہم میں سے ہر ایک کو مستعدی سے اپنے ہاتھوں میں قلم پکڑ کر اپنی بصیرت کو آواز دیتے ہوئے روزنامہ الفضل کے ذریعہ اسلام و احمدیت کی اشاعت کرنی چاہیے تا کہ ہمیں ثواب، اصلاح نفس اور حصول تقویٰ کی صورت میں ملتا رہے۔

امید ہے۔ قارئین الفضل اپنی بصیرت کو استعمال میں لاتے ہوئے اپنا زورِ قلم روزنامہ الفضل آن لائن کے لئے دکھلاتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر، صحت اور قلم کی طاقت کو بڑھاتا رہے۔ آمین

كَانَ اللّٰهُ مَعَكُمْ وَاَيَّدَكُمْ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 12 اگست 2021ء)

الفضل آن لائن سے استفادہ کرنے کے ذرائع

روزنامہ الفضل آن لائن کو روزانہ پڑھنے، اس سے استفادہ کرنے کے لئے درج ذیل ذرائع بروئے کا لائے جاسکتے ہیں۔

❁ویب سائیٹ

https://www.alfazlonline.org

❁ایپ اینڈرائیڈ فون

https://play.google.com/store/apps/details?id=org.alfazlonline.alfazlonline&hl=en_GB&gl=US

❁ایپ Apple فون

https://apps.apple.com/gb/app/alfazl-online/id1500041209

❁انسٹاگرام

https://www.instagram.com/alfazlonline/?hl=en

❁ٹویٹر

https://twitter.com/alfazlonline?lang=en

❁ فیس بک کے اکاؤنٹ پر کام جاری ہے۔

ان تمام میں سے الفضل تک پہنچنے کے لئے آسان ترین link فونز کی APPS ہیں۔ اگر ہر قاری اپنے اپنے cell پر App کو ڈاؤن لوڈ کر لے تو روزانہ لندن وقت کے مطابق رات بارہ بج کر ایک، دو منٹ اپنے cell پر موجود App پر نئے دن کا شمارہ موجود پائے گا۔ اپنی اپنی سہولت کے مطابق مندرج بالا دیگر linksسے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

آپ تمام قارئین سے درخواست ہے کہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو نہ صرف ان لنکس کو متعارف کروائیں بلکہ ان کو ہر شمارے کا link یا واٹس ایپ کے ذریعہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ کان اللّٰہ معکم

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 01 ستمبر 2021ء)

ہدایات بابت کمپوزنگ و پروف ریڈنگ

ادارہ الفضل، اخبار الفضل آن لائن کے ڈیزائن، پیج فارمیٹنگ اور لے آؤٹ سیٹنگ کو خوبصورت اور دیدہ زیب بنانے کے لئے نیز غلطیوں سے پاک مضامین کو باقاعدہ ایک فارمیٹ میں لانے کے لئے آپ کی مدد کا خواہاں ہے۔ اس کے لئے ممبران بورڈ، پروف ریڈرز اور ٹائپ کرکے اپنی تحریر بھجوانے والے مضمون نگار اور کمپوزنگ کرنے والے احباب و خواتین درج ذیل باتوں کو ملحوظ رکھیں۔ کان اللّٰہ معکم

غلطیوں سے مبرا کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کسی بھی اخبار کی اشاعت کا ایک اہم مرحلہ ہوتا ہے جو اخبار کے حسن کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اس کے بغیر غلطیوں کی بھرمار کی وجہ سے اخبار کا حسن ماند پڑ جاتا ہے بلکہ قاری پر گراں بھی گزرتا ہے۔ اس لئے خاص طور پر پروف ریڈنگ کرتے ہوئے عُقاب کی نگاہ رکھیں۔

اس سلسلہ میں چند باتوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اچھی اور معیاری کمپوزنگ کے حوالہ سے ان امور کا خیال رکھیں:

1۔ جو دوست و خواتین مضمون کمپوز کر کے ہمیں بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں، وہ ہمیں آگاہ فرمائیں تاکہ ان کو اخبار کی منظور شدہ اسٹائل شیٹ کی فائل بھجوائی جاسکے۔ اس اسٹائل شیٹ پر ہی کمپوزنگ Microsoft Word میں کریں اور کمپوزنگ کے بعد خود پروف ریڈنگ بھی کریں تاکہ بنیادی غلطیاں ٹھیک ہو سکیں اور وقت کی بچت ہو۔

2۔ کمپوزنگ کا فونٹ سائز 13 جبکہ ہیڈنگ کا فونٹ سائز 15 ہے نیز ہیڈنگ یا سب ہیڈنگ کو highlight کرنے کے لئے نیچے لائن نہ لگائیں۔ ہاں نمایاں کرنے کے لئے فونٹ کو بولڈ کیا جاسکتا ہے۔

3۔ قرآنی آیات، احادیث اور دیگر عربی عبارات کا فونٹ ”نورہدیٰ“ ہوگا۔ کوشش فرمائیں کہ عربی تحریر اسی فونٹ میں لکھیں اور ساتھ اعراب لگا کر اصل عبارت سے چیک بھی کرلیں۔ اگر آپ کے پاس یہ فونٹ نہ ہو تو کسی بھی ماہر سے درخواست کرکے آسانی سے لیا جاسکتا ہے۔ قرآنی آیات، احادیث اور عربی عبارات پر اعراب ہونے ضروری ہیں۔

4۔ قرآنی آیات اگر قرآن کریم سے لیں تو سب سے بہتر ہے بصورت دیگر کمپوز کرتے ہوئے قرآنی آیات علاماتِ رموز اور اعراب کے ساتھ ہوں۔ کمپوز کرنے کی صورت میں بعد میں احتیاط سے چیک ضرور کرلیں۔ قرآنی آیات www.alislam.org سے لی جاسکتی ہیں۔ یاد رہے کہ قرآنی آیت کے دونوں اطراف بریکٹس لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی اس کے ترجمہ کے دونوں اطراف commas لگانے کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات احباب قرآنی آیت کا کچھ حصہ لکھ کر آگے نقطے لگا کر الخ لکھ دیتے ہیں۔ اس کے بجائے مکمل آیت لکھنی چاہیے اور حوالہ آیت کے ساتھ آئے گا نہ کہ ترجمہ کے بعد۔

5۔ صحابی / صحابیہ کے ذکر میں ”حضرت“ اور ”رضی اللہ عنہ“ / ”رضی اللہ عنہا“، ”رضی اللہ عنہما“ یا ”رضی اللہ عنہم“ یا ”ؓ“ لکھیں اور ”صاحب“ نہ لگائیں، کیونکہ آغاز میں زیادہ اچھا لفظ ”حضرت“ اور آخر میں رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے۔

6۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے ”حضور انور“ / ”حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ“ لکھیں مگر دیگر خلفاء احمدیت کے ساتھ ”حضور“ لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لئے رضی اللہ عنہ یا ”ؓ“ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے لئے رحمہ اللہ تعالیٰ یا ”ؒ“ لکھیں۔

7۔ بعض مضامین یا تحریروں میں لکھنے والے مکرم و محترم یا مکرم ۔۔۔ نام لکھ کر صاحب لکھ دیتے ہیں۔ آپ صرف مکرم کو کمپوز کریں اور صاحب ساتھ نہ لگائیں۔ اگر نام سے پہلے مکرم و محترم / مکرم / محترم / جناب نہیں لکھا گیا تو نام کے بعد صاحب لکھ دیا جائے۔ مکرم و محترم لکھنے کی بجائے مکرم لکھنا کافی ہے۔

8۔ مضمون / نظم کے شروع میں مضمون نگار / شاعر کا صرف نام ہی آئے گا ساتھ مکرم و محترم / مکرم / محترم / جناب اور آخر پر صاحب نہیں لکھا جائے گا۔ اس کے بعد dash لگا کر جگہ کا نام آجائے گا۔ مثلاً مسعود احمد۔ واشنگٹن۔ اگر جگہ یا ملک کا نام نہیں لکھنا تو ڈیش کی ضرورت نہیں ہے۔

9۔ سرکاری اور سیاسی شخصیات کے ساتھ جناب یا صرف نام۔ اگر عہدہ ہے تو وہ لکھیں۔ جیسے "جناب ڈاکٹر جارج ویلا" لکھنا کافی ہے "صاحب" نہ لگائیں۔

10۔ خواتین کے لئے خاکسار یا عاجزہ کا استعمال کریں۔ خاکسارہ کا استعمال غلط ہے۔

11۔ مضمون کے اندر شعر لکھتے وقت "؎" اور مصرع لکھتے وقت "ع" کا نشان ضرور دیں۔ یہ دونوں نشانات insert میں جا کر symbols کے مینیو میں مل جاتے ہیں۔

12۔ بعض اوقات رپورٹنگ کرنے والے نمائندگان یا احباب مکمل نام نہیں لکھتے مثلاً مکرم طارق صاحب نے افتتاح کیا۔ نام مکمل درج ہونا چاہیے تاکہ تاریخی لحاظ سے صحیح کوائف محفوظ ہوں اور پڑھنے والے کے لئے مکمل معلومات مہیا ہو سکیں۔

13۔ ادارہ کے ممبران کو یہ مد نظر رکھنا چاہیے کہ اگر کسی مضمون نگار نے اسلامی اصطلاحات کی جگہ ان کے متبادل الفاظ استعمال کئے ہوں تو ان کی بجائے اصل اور مکمل اسلامی اصطلاح لکھیں۔

14۔ نئے پیرا سے قبل ضرور Tab دیں۔

15۔ اگر کوئی لفظ دو سطروں میں تقسیم ہو رہا ہے تو اُسے اکٹھا کریں۔ جیسے خیر خواہ، فی الحال وغیرہ

16۔ اگر پیرا کے آخر میں صرف ایک لفظ الگ سطر میں آ رہا ہو تو ورڈ سپیسنگ کم کر کے اسے پہلی سطر میں adjust کریں یا اوپر کی عبارت کے کچھ الفاظ اس اکیلے لفظ کے ساتھ دوسری سطر میں لے آئیں۔ اگر نمبرنگ کرنی ہو تو نمبر الگ ترتیب میں اور عبارت الگ ترتیب میں ہو اور اگر اسٹارز لگائیں تو تب بھی ترتیب کے ساتھ۔ اسٹارز الگ ترتیب سے اور عبارت الگ ترتیب سے ہو۔

17۔ کمپوزنگ اور سیٹنگ کرتے وقت Comma ، Dash سطر کے آغاز پر نہ آئے۔

18۔ Commas کا خیال رکھیں اور اردو فونٹ میں لکھیں، انگریزی فونٹ میں Commas کی شکل بدل جاتی ہے بعض اوقات یہ درست ہونے کی بجائے الٹے ڈھل جاتے ہیں۔

19۔ اگر کسی حوالے کے درمیان کچھ عبارت چھوڑی گئی ہو اور......... کا نشان ہو تو یہ نشان باریک dots پر مشتمل ہو۔ انگریزی کے key board میں فل اسٹاپ کے لئے یہی dot استعمال ہوتے ہیں۔

20۔ عنوان کے بعد dash نہ لگائیں۔

21۔ کوئی ذیلی عنوان کالم کے یا صفحہ کے نیچے نہ آئے اور اسی طرح کوئی حوالہ صفحہ کے اوپر نہ آئے۔

22۔ کسی ذیلی عنوان کے نیچے لائن نہ ہو۔ البتہ مین سُرخی میں اگر ضرورت ہو تو لگا سکتے ہیں۔ ہر ذیلی عنوان کا فونٹ اور سائز برابر ہو۔

23۔ حوالہ الگ سطر میں کمپوز کریں۔ خیال رہے کہ حوالہ مکمل ہو۔

مکمل حوالہ دیتے وقت خیال رہے کہ کتاب کا سن اشاعت بھی حوالے میں شامل ہو۔ اس سے حوالے کے ماخذ تک پہنچنے میں آسانی ہوتی ہے۔ مکمل حوالہ جات مندرجہ ذیل طریقوں سے دیئے جاتے ہیں۔

• قرآنی حوالہ آیت نمبر کے ساتھ اس طرح لکھیں(البقرہ:17)

• کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 120 کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن (کتاب وغیرہ کے بعد الٹا comma اور صفحہ کا لفظ مکمل لکھیں نہ کہ صرف ص)

• ملفوظات جلد2 صفحہ 201، سن اشاعت 1984ء مطبوعہ لندن۔ اس وقت ملفوظات کے تین ایڈیشن زیادہ مستعمل ہیں 1984ء مطبوعہ لندن، 1988ء مطبوعہ ربوہ، 2016ء مطبوعہ لندن۔ پاکستان کے حالات کے پیش نظر مطبوعہ ربوہ نہ لکھیں۔

• حوالے میں اگر دو صفحات یا دو سے زیادہ ہوں تو دائیں سے بائیں گنتی کی ترتیب برقرار رہے۔ جیسے صفحہ 201۔202یا201تا205

• اپنے مضمون میں کوئی بھی ارشاد یا حوالہ درج کرنا ہو تو اس کو ہمیشہ اصل ماخذ سے چیک کر کے لکھیں اور آخر پر اس کا حوالہ بھی اسی جگہ کا دیں، نہ کہ کسی اور اخبار یا رسالہ کا۔ مثلاً روحانی خزائن یا ملفوظات کا حوالہ مندرجہ بالا طریق کے مطابق اصل ماخذ کا ہونا چاہیئے نہ کہ یہ:(بحوالہ:ماہنامہ خالد وغیرہ)

• اگر مضمون ماخوذ ہو تو اخبار کا حوالہ ضرور دیں اور مضمون نگار کا نام بھی لکھیں۔

24۔ اگر کوئی فگر جیسے صفحہ نمبر یا تاریخ یا دیگر کوئی اور ہندسے ہوں تو وہ بھی انگلش میں کمپوز کریں۔ مثلاً صفحہ نمبر 21نہ کہ صفحہ نمبر ۲۱ یا4جون 2021ءنہ کہ ۴جون ۲۰۲۱۔

25۔ بعض الفاظ غلط العام کے طور پر استعمال ہوتے اور لکھے جاتے ہیں جیسے سٹیشن، سکیم، سٹور، سٹال انہیں الف کے ساتھ اسٹیشن، اسکیم، اسٹور اور اسٹال لکھیں۔

26۔ الفاظ پر بلا ضرورت اعراب نہ لگائیں بالخصوص ایسے الفاظ جن کی اعراب سے شکل وہیئت بدل جائے مگر "مَیں" اور "میں" میں زبر لگا کر فرق واضح کریں۔

27۔ اُردو میں استعمال ہونے والی علامات جیسے اے اللہ کے بعد "!" ضرور لگائیں یا سوالیہ عبارت پر "؟" کا نشان ضرور لگائیں۔

28۔ الفاظ کو بلا ضرورت آپس میں نہ ملائیں جیسے جسمیں، جبتک، اسقدر، کیطرف، اسلئے، کرنیکی، وغیرہ۔ انہیں جس میں، جب تک، اس قدر، کی طرف، اس لئے، کرنے کی، کی صورت میں لکھیں۔ اگر کسی کی تحریر یا بیان جو کسی بھی جگہ چھپا ہو تو اسے من و عن درج کریں اس تحریر پر یہ ہدایت لاگو نہیں ہو گی۔

29۔ حضرت مسیح موعودؑ یا آپؑ کے خلفاء کرام کے ارشادات مضمون میں شامل کرنے ہوں تو انہیں Commas میں درج کریں۔

30۔ بعض کتب میں اردو کے الفاظ قدیم طرز پر ملتے ہیں جو اب مروج نہیں ان کو quote کرتے ہوئے انہیں تبدیل نہ کریں۔ جیسے روحانی خزائن اور ملفوظات میں بعض الفاظ جیسے "طیار" "جڑھ" وغیرہ انہیں اسی طرح درج کیا جائے اور اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ازخود ان الفاظ کو تبدیل نہ کیا جائے۔

31۔ سن لکھتے وقت سن اور ہمزہ ڈالیں جیسے 2021ء۔ سن کا نشان "ؔ" نہ ڈالیں۔ الحمدللہ میں الف ڈالنا اور الحمداللہ لکھنا غلط ہے۔

32۔ "انشاء اللّٰہ" کو "ان شاء اللّٰہ" لکھیں اور "الحمد للّٰہ"، "جزاکم اللّٰہ"، "سبحان اللّٰہ" اور "اللّٰہ اکبر" کو عربی فونٹ میں لکھیں۔

33۔ Comma اردو فونٹ کا استعمال کریں تو بہتر ہو گا۔ یعنی " ، "

34۔ دو چشمی ھ اردو میں مفرد استعمال نہیں ہوتی کسی دوسرے حرف کے ساتھ مل کر آتی ہے۔ محض بھ، پھ، تھ کھ گھ وغیرہ میں ہی دوچشمی "ھ" کی ضرورت ہے۔ لفظ کے شروع میں "ھ" نہیں آتی بلکہ "ہ" آتی ہے جیسے "ھمارا" نہیں "ہمارا" لکھا جائے گا۔ "انھیں" اور "ابوھریرہ" کو "ھ" سے لکھنا غلط ہے اسے "ہ" سے لکھا جاتا ہے۔

35۔ ہمزۂ اضافت کا استعمال: "فضائے بسیط"۔ "شعرائے کرام"۔ "نالۂ دل" کو "فضاءِ بسیط"، "شعراءِ کرام" اور "نالہ ءدل" نہ لکھا جائے ہمزہ الگ نہیں آتا ا،ہ، و پر آتا ہے۔

36۔ لیلیٰ، موسیٰ، عیسیٰ جیسے الفاظ میں کھڑی زبر "ی" پر درست ہے۔

37۔ بعض لوگ زکیہ / شازیہ / گزارش / گزشتہ / گزرنا وغیرہ "ذ" سے لکھ دیتے ہیں جبکہ یہ "ز" کے ساتھ درست ہیں۔

38۔ عمداً، فوراً، عموماً پر دو زبریں الف پر آئیں گی۔

39۔ جب حوالہ واوین (Inverted Commas) میں دیا گیا ہو تو حوالہ ختم کرتے ہوئے پہلے dash اور پھر inverted commas آئیں گے یا دوسری صورت میں dash نہ ڈالیں اور inverted commas ڈال کر حوالہ مکمل کر دیں۔ ("حوالہ۔") یا ("حوالہ")

40۔ اگر اقتباس دیتے ہوئے کچھ حصہ چھوڑنا ہو تو نکتے لگائے جاتے ہیں یعنی .... جب کسی حوالہ کے درمیان میں عبارت چھوڑی گئی ہو اور "............" کے نشان ہوں تو اس نشان سے فوری پہلے یا فوری بعد dash کا نشان نہیں آئے گا۔

41۔ تحریر کو کمپوز یا ایڈٹ کرتے ہوئے اگر کوئی حوالہ یا مضمون کا کوئی حصہ اسلامی تعلیم یا نظام جماعت احمدیہ کے خلاف محسوس کریں تو ضرور مطلع کریں۔

آپ کے فائدے اور تجربہ کے لئے اب کچھ پروف ریڈنگ کے بارے میں اہم رموز شامل کئے جاتے ہیں۔

42۔ پروف ریڈنگ کے لئے دو افراد مناسب ہوتے ہیں تاکہ کمپوز شدہ مواد اور اصل پروف کا موازنہ ہو سکے۔

43۔ جس نے کمپوز کیا ہے وہ اصل پروف سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے اور دوسرا کمپوز شدہ پروف سے چیک کرے اور غلطیاں نکالے۔ کمپوزنگ کی فائل میں غلطیاں درست کرنے کے بعد تصحیح شدہ پروف جو دوسرا پروف بھی کہلاتا ہے، کی پروف ریڈنگ دونوں افراد دوبارہ الگ الگ کریں اور درست ہونے والی غلطیاں بھی چیک کریں، درست ہونے والی غلطی کے آگے پیچھے بھی نظر ڈال لینی چاہئے۔ بعض اوقات word spacing میں فرق آجانے سے ایک نئی غلطی جنم لے لیتی ہے۔

44۔ صرف الفاظ کی درستگی نہیں بلکہ فقروں کی درستگی بھی پروف ریڈنگ میں آتی ہے۔ اگر کسی جملہ میں جھول محسوس ہو تو اس کو چُست کرنا بھی پروف ریڈر کا فرض ہوتا ہے نیز مضمون کو تاریخی حقائق اور نظام سلسلہ کی روایات کے مطابق دیکھنا بھی ضروری ہے۔

45۔ پروف ریڈنگ کرنے والے ممبران یا رضاکاران کو چاہئے کہ ہر مضمون یا پیسٹ شدہ مواد کو فائنل کرکے اپنے پاس موجود پرسنل ڈائری، لیپ ٹاپ یا کسی بھی نوٹ پیڈ وغیرہ میں اس مضمون یا پیسٹ شدہ مواد کی تفصیل اور تاریخ کا اندراج کریں۔ بعض اوقات مضامین کے رش کی وجہ سے معلوم نہیں ہو سکتا کہ کون سا مضمون یا مواد کون دیکھ رہا ہے۔ پیسٹ شدہ اقتباسات، مضامین، اعلانات اور دیگر تحریرات وغیرہ کو غلطیاں لگانے کے علاوہ اس نظر سے بھی دیکھنا چاہئے کہ اس میں پیسٹنگ کی غلطی تو نہیں؟ اور سپیسنگ کے مسئلہ کی وجہ سے الفاظ آپس میں جُڑ تو نہیں رہے۔ بعض اوقات کالموں کی ترتیب خراب ہو جاتی ہے یا بقیہ صحیح جگہ پر نہیں لگایا گیا یا سُرخی اور ہے، مواد کچھ اور، پڑھنے کے ساتھ ساتھ ان امور کو بھی دیکھیں، پروف ریڈر کی نظر بہت گہری ہونی چاہئے۔

46۔ غلطیاں واضح لگائیں۔ صحیح طریق یہ ہے کہ غلط لفظ پر گول دائرہ لگا کر باہر حاشیہ میں لائن لگا کر غلطی کی درستگی کریں۔ ایسا اس وقت ممکن ہے جب آپ درستگی پرنٹ آؤٹ پر کر رہے ہوں۔

47۔ کمپوزرز کمپوزنگ کرتے وقت دائیں طرف حاشیہ چھوڑیں تا پروف ریڈنگ کے وقت غلطیوں کی نشاندہی بآسانی ہو سکے۔ اگر آپ ادارہ کی مہیا کردہ اسٹائل شیٹ پر کام کر رہے ہیں تو الگ سے حاشیہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں۔

48۔ اگر کسی انگریزی یا اردو لفظ کے بارے میں محسوس ہو کہ یہ سیاق و سباق کے لحاظ سے مناسب ہے یا نہیں تو ایسے الفاظ کو متعلقہ لغت سے چیک کر لینا بہتر ہے۔

49۔ یاد رہے کہ شعبہ پروف ریڈنگ سے گزر کر آنے والے اصلاح شدہ پروف پر ایک مرتبہ پھر نظر ڈالنے والے رضاکار، ممبران یا مربیان کرام شعبہ پروف ریڈنگ کی معاونت کرتے ہیں۔

50۔ پروف ریڈرز کے کاموں میں سے ایک اہم کام یہ بھی ہے کہ نفسِ مضمون کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا عنوان یا ہیڈنگ درست کریں۔ مضمون کی سُرخی جتنی مختصر اور attractive ہو گی اتنا ہی قاری کو اپنی طرف کھینچے گی اور قاری مکمل مضمون پڑھنے پر مجبور ہو جائے گا۔ عنوان کے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے اس پر رضی اللہ عنہ اور رحمہ اللہ تعالیٰ مکمل نہ ہو بلکہ صرف ''رضی'' اور ''رحمہ'' کافی ہے۔

• عنوان کو مزید مختصر اور دیدہ زیب بنانے کے لئے اس مثال کو ملاحظہ فرمائیں۔ ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی برکات'' اس کی جگہ یہ عنوان زیادہ دیدہ زیب لگے گا ''برکاتِ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ''۔

• کہتے ہیں کہ اخبارات اور رسائل میں شائع ہونے والے مضامین کا 40 فیصد حصہ صرف عنوان دیکھ کر پڑھا جاتا ہے۔ آج کل سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ واٹس ایپ میسیجز آتے ہیں جن میں سے اکثر کو پڑھے بغیر ہم delete کر دیتے ہیں صرف وہی پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں جن کا عنوان پُر کشش ہو۔

ہمارا اخبار ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظروں سے گزرتا ہے۔ ہمیں اسے بہتر بنانے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں، استعدادوں اور احتیاط کو بروئے کار لانا چاہیے۔ ایسا آپ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ محنت اور دلجمعی کے ساتھ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 18 ستمبر 2021ء)

ایک تصحیح

مضمون نگار اپنے مضامین میں آیت قرآنی کا حوالہ ترجمہ کے ساتھ دیتے ہیں جو درست نہیں۔ حوالہ آیتِ قرآنی کے ساتھ آنا چاہیئے اور الفضل آن لائن کے فارمیٹ میں حوالہ یوں دیا جاتا ہے۔ (البقرہ:21)

نیز بعض دوست ترجمہ آیت قرآنی پر Inverted comma ڈال دیتے ہیں۔ یہ بھی درست نہیں۔ ہاں ترجمہ اگر کسی جگہ سے لیا گیا ہو تو اس کا حوالہ نیچے دیا جاسکتا ہے جیسے ترجمہ از تفسیر صغیر یا ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ۔ اسی طرح اگر دو سے زائد آیات یا صفحات کا حوالہ دینا مقصود ہو تو چھوٹا فگر (ہندسہ) دائیں طرف آئے گا جیسے (البقرہ:17۔20) نہ کہ (البقرہ:20۔17)۔ اور کتاب کا حوالہ یوں دیں۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 150۔153) نہ کہ (150-153) کیونکہ اردو رسم الخط میں آپ دائیں طرف سے عبارت کو پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ جزاکم اللہ خیرا

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 28 ستمبر 2021ء)

مہدی اہل قلم میں سے ہو گا
ہم میں سے ہر ایک کو اپنی قلموں کو حرکت دینی ہو گی

دُنیا بھر سے قارئین روزنامہ الفضل آن لائن، مختلف عناوین پر بہت دلچسپ اقتباس یا مواد بھجوا کر اداریہ لکھنے کی تجویز یا مشورہ دیتے رہتے ہیں۔ گزشتہ دنوں محترمہ امۃ الباری ناصر نے امریکہ سے اردو کے معروف اور صاحبِ طرز ادیب خواجہ حسن نظامی کا ایک اقتباس بھجوایا جس میں وہ لکھتے ہیں:
"میں سات برس کا تھا۔ دیکھا طاق میں چوڑیاں رکھی ہیں۔ مَیں نے چند چوڑیاں اُتار کر ہاتھوں میں پہن لیں۔ والدہ نے دیکھا تو خفا ہوئیں، دوڑیں اور فرمایا۔ اُتار چوڑیاں۔ نہیں تو امام مہدی کے ساتھ جہاد کرنے میں تلوار نہیں اُٹھ سکے گی۔ میں نے فوراً چوڑیاں اُتار ڈالیں۔ اور ماں سے پوچھا۔

امام مہدی کون ہیں؟
اور جہاد کیا ہے؟

فرمایا:۔ آخر زمانہ میں امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے اور مسلمانوں کے دشمنوں سے لڑیں گے۔ اس وقت ہر مسلمان ان کے ساتھ ہو کر تلوار اُٹھا کر جہاد کرے گا۔ جہاد دین کی لڑائی کو کہتے ہیں۔

اس واقعہ کے بعد مجھ کو چوڑیوں سے اس قدر عداوت ہو گئی کہ جس کی چوڑیاں دیکھتا ان کو توڑنے کو دوڑتا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ چوڑیاں بہت بُری چیز ہوتی ہیں۔ اور ان کے سبب سے آدمی امام مہدی کے ساتھ

جہاد نہیں کر سکتا۔ امام مہدی سے تعلق بھی اسی عمر سے پیدا ہوا۔ جب اور قسم کا تعلق تھا۔ اب اس کی اور کیفیت ہے مگر تعلق جب بھی تھا اب بھی ہے۔

(آپ بیتی از خواجہ حسن نظامی صفحہ 41)

سابقہ کتب میں مسیح اور مہدی علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ تلوار کا ذکر عام ملتا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ نے اس سے قلم کی تلوار مراد لی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ''سلطان القلم'' کے لقب سے نوازا اور حضور علیہ السلام خود لوہے کی قلم لکھنے کے لئے استعمال فرماتے تھے۔ جس پر خاکسار کا ایک کالم روزنامہ الفضل کی زینت بن چکا ہے۔ ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی صفات بیان کرتے ہوئے'' اُولِی الْاَیْدِیْ ''یعنی ہاتھوں والے لکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں ہاتھوں سے کام لینے والوں کو قلم سے کام لینے والے قرار دیا ہے۔ یہ اس سلسلہ میں خاکسار کی تیسری بلکہ چوتھی تحریر ہے تا قارئین الفضل حضرت سلطان القلمؑ کا سپاہی بن کر اسلام اور احمدیت کے دفاع اور احمدیوں کی تعلیم وتربیت میں تحریرات لکھ سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک تحریر میں ایک انگریز کے مضمون کا ذکر فرمایا ہے جس میں اس انگریز نے لکھا ہے:

''مَیں اس مہدی کے متعلق اپنی ذاتی رائے یہ رکھتا ہوں کہ **وہ اہل قلم میں سے ہو گا** اور اسی زبردست آلہ کے ذریعہ سے اقوام عالم کے دلوں میں تخم یگانگت بو سکے گا''

(پیسہ اخبار 22 مئی 1908ء از ملفوظات جلد دہم صفحہ 445)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے:

''دیکھو! مہدی کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ۔ یَضَعُ الْحَرْبَ وہ جنگ کا خاتمہ کر دے گا۔ اور وہ جنگ ایک علمی جنگ ہو گی۔ قلم تلوار کا کام کرے گا اور اسرارِ روحانی، برکاتِ سماوی اور

نشاناتِ اقتداری سے دنیا کو فتح کیا جاوے گا اور تازہ بتازہ غیبی پیشگوئیوں اور تائیدات خدائی سے سچے مذہب کو ممتاز کر کے دکھایا جاوے گا۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 311)

ایک اور جگہ آپؑ اسی مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں:

"اس (مہدی و مسیح۔ ناقل) کے متعلق کہیں نہیں لکھا کہ وہ لڑائیاں کرے گا بلکہ بخاری میں جو اَصَحُّ الْکِتَابِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ ہے صاف لکھا ہے یَضَعُ الْحَرْبَ یعنی اس کے وقت میں مذہبی لڑائیاں نہ ہوں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب حرب کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے مخالف ہمارے ساتھ جنگ نہیں کرتے۔ وہ تو قلم کے ساتھ اعتراض کرتے ہیں۔ پس یہ کیسی کمزوری ہوتی کہ قلم کا جواب قلم سے نہ دیا جاتا بلکہ اس کے لئے ہتھیار استعمال ہوتے۔ ایسی صورت میں جبکہ قلم کے حملے ہو رہے ہیں ہمارا یہی فرض ہے کہ قلم کے ساتھ اُن کو روکیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 113-112)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 3 ستمبر 1901ء کو ایک رؤیا دیکھی کہ اللہ تعالیٰ کا دربار ہے اور ایک مجمع ہے اور اس میں تلواروں کا ذکر ہو رہا ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا کہ سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے پاس ہے... تلوار سے مراد یہی حربہ ہے جو کہ ہم اس وقت اپنے مخالفوں پر چلا رہے ہیں جو آسمانی حربہ ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 277)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اقتداء میں بہت سے اَجل صحابہؓ قلم سے کام لیتے رہے۔ آپؑ حضرت مولوی عبد الکریمؓ کے متعلق فرماتے ہیں:

"اسلام پر جو اندرونی بیرونی حملے پڑتے تھے ان کے دفاع میں (آپ نے۔ناقل) عمر بسر کر دی باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی۔ ان کے متعلق ایک خاص الہام بھی تھا۔ مسلمانوں کا لیڈر"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 365)

ایک اور جگہ پر آپؑ کی تحریرات اور آپ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:
"مولوی عبد الکریم کی قلم ہمیشہ چلتی رہتی تھی۔ مولوی برہان الدین فوت ہو گئے اب قائمقام کوئی نہیں۔ جو عمر رسیدہ ہیں ان کو بھی فوت شدہ سمجھیے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 283)

درج بالا ارشاد کی روشنی میں ہمیں قلم ہاتھ میں لے کر اپنی راہیں متعین کر لینی چاہئیں اور اپنے علم و ادب میں ترقی کر کے، اس کے لئے تن من دھن اور سب کچھ لگا دینا چاہئے کہ یہی وقت کا تقاضا بلکہ وقت کی آواز ہے۔ ہمارے قارئین میں سے وہ احباب و خواتین جو اپنے جذبات اور علم و عمل کے رموز کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرنے کا ذرا سا بھی شوق، قوت اور ملکہ رکھتے ہیں، انہیں چاہئے کہ جماعتی علم کلام کے تحت رہتے ہوئے ایک نئے انداز کی طرز تحریر ایجاد کریں، جو عبارت کی سادگی اور جذبات کی فراوانی کا مظہر ہو۔ایسی تحریرات لکھ کر ہمیں بھیجیں جو مقبول عام کا درجہ حاصل کریں، تو وہ حضرت سلطان القلمؑ کے سپاہی بننے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

بہت سے قلمکار اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ عمر رسیدہ بھی فوت شدہ ہی ہیں۔ ان کی جگہ لینے کے لئے نوجوان قلمکاروں کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی قلموں کو حرکت دینی ہو گی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ قلم اور دوسروں سے جلن ہمیں اپنی قسمت لکھنے نہیں دیتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ بیمار ہو گئے، جب صحت ہوئی تو قلم میں قوت آ گئی۔ آپؑ فرماتے ہیں:
"اول تو بوجہ علالت کے فارغ نشینی رہی۔ اب خدا تعالیٰ نے کچھ صحت عطا فرمائی ہے تو قلم میں بھی قوت

آ گئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ صحت رکھے تو فارغ نشینی اچھی نہیں ہے۔ بندہ اگر خدمت ہی کرتا رہے تو خوب ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 319)

اس ضمن میں 335 عناوین پر مشتمل ایک فہرست 11 ستمبر 2021ء کے شمارہ کی زینت بنی ہے۔ جن پر قلم آزمائی کی جاسکتی ہے۔ کان اللہ معکم وایدکم (فہرست عناوین 11 ستمبر 2021ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 02 اکتوبر 2021ء)

الفضل کی محبت پیدا کرنے کا کریڈٹ
(ایڈیٹر کے نام ایک خط پر تبصرہ)

روزنامہ الفضل آن لائن کی ایک مستقل قاریہ اور جماعت احمدیہ کی معروف اور منجھی ہوئی انشاء پرداز و مضمون نگار، ادیب اور شاعرہ نے کینیڈا سے خاکسار کے نام ایک تفصیلی خط (جو نجی نوعیت کا بھی ہے) میں لکھا ہے کہ ”جس طرح سے آپ نے دنیا بھر کے احمدیوں کے دلوں میں روزنامہ الفضل کی محبت پیدا کی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز وہ محبت بڑھتی اور توانا ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے وہ آپ کی طرف سے ایک صدقہ جاریہ ہے۔“

الفضل کی ترقی اور خلافت کا دست و بازو ہونے کے حوالے سے اس طرح کے کئی تبصرے دوسری جگہوں سے بھی موصول ہو رہے ہیں۔ مجھے اپنے قارئین کے تعریف و توصیف پر مبنی ان الفاظ سے قطعی طور پر اتفاق نہیں ہوتا۔ دلوں کا معاملہ اور ان کا کنٹرول اس خدائے عزوجل کے ہاتھ میں ہے جس کی صفات میں سے ایک صفت ”مقلب القلوب“ بھی ہے جو دلوں کی پاتال تک نہ صرف نگاہ رکھتا ہے بلکہ دلوں کے احوال اور ان میں موجود کیفیات کے مطابق خدا تعالیٰ انسانی قلب وذہن میں تبدیلی لاتا رہتا ہے۔

ہاں اس کے پیچھے اسلام اور احمدیت کی خاطر اخلاص اور تڑپ رکھنے والے وہ غیر معمولی اہمیت کے حامل وجود ہوتے ہیں جو راتوں کو جاگ کر الفضل کی ترقی و ترویج کے لئے دعائیں اور معاونت کرتے ہیں۔ ان میں سب سے اول مبارک وجود ہمارے امام عالی جناب پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں جن کی دعاؤں اور خصوصی توجہ سے جماعت کو یہ بہاریں

دیکھنی نصیب ہوئیں کہ جس اخبار کی پاکستان میں پرنٹنگ کی اشاعت مخالفین کو 9,8 ہزار کی تعداد میں بھی نہ بھاتی تھی اور اتنی دکھتی تھی کہ اسے مختلف حیلوں، بہانوں سے بند کر کے چین کا سانس لیتے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان اور اس عظیم رہنما آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں روزنامہ الفضل اپنے ایک صدی سے زائد عرصہ کے تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے آن لائن کی دنیا میں روز بروز ترقی کی منازل طے کرتا چلا جارہا ہے اور اوپر بیان کی گئی تعداد سے 20 گنا سے کہیں زیادہ اس روحانی جریدہ کے قارئین کی تعداد ہے۔

ہاں ہاں اس عظیم رہنما کی سرکردگی میں جن کی والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم کا اس اخبار کے آغاز پر قیمتی زیور قربان کر دیا گیا تھا، اور آپ صغر سنی میں ہی الفضل کی آبیاری اور مضبوط بنیادوں کے لئے مالی قربانی کرنے والی ان مبارک ہستیوں کی فہرست میں شامل ہو گئیں، جنہوں نے اس روحانی نہر کو پانی سے بھرنے اور آگے بڑھانے میں کلیدی کردار ادا فرمایا۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ خیراً فی الاخرۃ۔

دوسرے نمبر پر اس کا کریڈٹ پاکستان کے ان مظلوم و معصوم احمدیوں کی دعاؤں اور قربانیوں کو جاتا ہے جن کے منہ سے جماعت کے شدید ترین معاندین نے روحانی نوالہ چھینا اور اس اخبار کی اشاعت پر پابندیاں لگائیں تاکہ لوگ روحانی لحاظ سے بھوکے مر جائیں۔ اللہ کے دربار میں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اسی پاک ذات کے فضل و رحم سے الفضل ایک ایسی نہر ہے جو روحانی پیاسوں کو سیراب کرتی چلی آرہی ہے، سیراب کرتی جارہی ہے، اور ان شاء اللہ تا قیامت جب تک جماعت احمدیہ قائم ہے اور پیشگوئیوں کے مطابق ان شاء اللہ تا قیامت قائم و دائم رہے گی۔ تب تک یہ روحانی نہر لوگوں کے لئے سیرابی کا باعث بنتی رہے گی۔ ان شاء اللہ۔

کیا کسی کے منہ سے نوالہ چھیننے سے خدا اپنی مخلوق (جو اس کو بہت پیاری ہے) کو بھوکا مار دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو روزانہ مادی طور، چرند اور پرند کے لئے غذا کے سامان پیدا فرماتا ہے، یہاں تک کہ پتھر میں موجود کیڑوں کو بھی زندہ رکھنے کے سامان کرتا ہے، پھر روحانی طور کو کیوں کر ان کی غذا

کی فراہمی روکے گا؟ مخالفین نے پاکستان میں ایک در بند کیا اور اپنی بدترین کوششوں سے زمینی اشاعت کو بزعم خود بند کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان زمینی رسائی رکھنے والوں کے چنگل سے جماعت احمدیہ کے پیارے اور چہیتے آرگن الفضل کو نکال کر آسمانی وسیع وعریض حدود میں داخل کر دیا جہاں ان نام نہاد لوگوں کی رسائی نہیں ہو سکتی اور اب روزانہ ہر صبح آسمان سے روحانی، اخلاقی اور علمی مائدہ پر مشتمل روزنامہ الفضل آن لائن کی صورت میں آکر لاکھوں پیاسوں کی سیرابی کا موجب بن رہا ہے۔

اس جگہ خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ایک معروف اور بلیغ نکات کی حامل نظم کا ایک شعر یاد آرہاہے۔ حضورؒ فرماتے ہیں

؎ خوں شہیدانِ امت کا اے کم نظر!
رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا

الفضل بھی اب اگر ایک جگہ سے بند ہوا ہے تو دوسری طرف نئی شان و شوکت سے زندہ ہوا ہے اور مندرجہ بالا شعر کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے اس کو بند کئے جانے کے باوجود رائیگاں نہیں جانے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا زندہ و تابندہ فرمادیا ہے کہ دنیا بھر کے احمدی گھرانوں میں الفضل آن لائن کی محبت کے چرچے ہو رہے ہیں اور روحانی دنیا کے احمدی طیور اسے پڑھ کر جہاں اپنی علمی پیاس بجھاتے جارہے ہیں وہاں اس روحانی مائدہ تیار کرنے والوں کے لئے اور الفضل کی ترقی، پھلنے، پھولنے اور پھیلنے کے لئے دعائیں کرتے نظر آرہے ہیں۔

دلوں میں الفضل کی محبت پیدا کرنے کا تیسرے نمبر پر کریڈٹ خود قارئین کو بھی جاتاہے۔ الفضل تو اپنے اپنے ملکوں کے مطابق ہر صبح نقارہ بجاتا ہوا داخل ہوتا ہے تو قارئین اپنی پسند کے مطابق آیت، حدیث، ارشادات حضرت مسیح موعودؑ۔ فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ، مضامین، آج کی دعا، چھوٹی مگر سبق آموز بات اور اداریوں کو اپنے عزیزوں دوستوں کو سینکڑوں کی تعداد میں بھجواتے ہیں۔ اپنے

موبائل فون کے اسٹیٹس پر لگاتے، ٹوئیٹر، فیس بک اور انسٹا گرام پر لگا کر اس اخبار کو عام کرنے اور اس کا پرچار کرنے میں حصہ ڈال رہے ہوتے ہیں۔

مجھے تو اس وقت بہت تعجب ہوتا ہے جب دنیا کے بعض حصوں میں جیسے شمالی و جنوبی امریکہ، اٹلانٹا، کینیڈا اور آسٹریلیا وغیرہ سے احمدی احباب و خواتین الفضل کے بعض حصے Share کرتے ہیں جو ابھی الفضل کے ہیڈ آفس یعنی برطانیہ میں لانچ نہیں ہوا ہوتا۔ کیونکہ یہ ریاستیں برطانیہ سے قریباً چھ گھنٹے آگے ہیں اور وہ اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے پیارے اخبار کو آپ سے پہلے پڑھ لیا ہے۔ تو قرآنی حکم مسابقت الی الخیر اس میں بھی جب نظر آتی ہے تو ان سب کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔

پھر اس اخبار کی محبت پیدا کرنے کا چوتھے نمبر پر کریڈٹ دنیا بھر کے روحانی بھوکے پیاسوں کے لئے اس مائدہ کو تیار کرنے والے الفضل آن لائن کے انتظامی بورڈ ممبران اور دنیا بھر میں پھیلے مضامین ایڈٹ، کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کرنے والوں نیز متعدد ممالک میں پھیلے نمائندگان کو جاتا ہے جو رات دن اس کی ترویج کے لئے مساعی کرتے رہتے ہیں۔ بعض ان میں سے گمنام رہ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش کے لئے خدمت میں مگن ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالی خیرًا کثیراً۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے آج الفضل کو دنیا بھر میں عام کرنے اور اس کی محبت دلوں میں پیدا کرنے کے جو سامان مہیا فرمائے ہیں ہم تمام اس کے حصے دار ہیں، پس ضرورت اس امر کی ہے کہ اب جب اللہ تعالیٰ کے فضل کی ہوائیں عام ہو گئی ہیں، اس کے فضل کی صدائیں جب تمام دنیا میں سنائی دے رہی ہیں اور اس کے فضل کی ردائیں اپنے اندر سمونے کے لئے تمام دنیا میں پھیلا دی گئی ہیں تو ہم سب کو اس اپنے ہر دلعزیز اخبار، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی الفضل کے لئے دعاؤں کی قبولیت کا اعجاز اور جماعتی آرگن الفضل کو اپنے سینوں میں اتارنے کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کو اس مائدہ کا حصہ دار بنانا چاہئے تو اس کی درج ذیل ویب سائٹ اور دیگر Links سے اپنے رشتہ

داروں، عزیز و اقارب اور دوستوں کو آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور پہلے سے بڑھ کر الفضل آن لائن سے محبت کرنے کی توفیق سے نوازے آمین۔

www.alfazlonline.org

info@alfazlonline.org

Tel:Office

+44 79 5161 4020

editor@alfazlonline.org

Tel:Editor

+44 7376 159966

• ایپ اینڈرائیڈ فون

https://play.google.com/store/apps/details?id=org.alfazlonline.alfazlonline&hl=en_GB&gl=US

• فون Apple ایپ

https://apps.apple.com/gb/app/alfazl-online/id1500041209

• انسٹاگرام

https://www.instagram.com/alfazlonline/?hl=en

• ٹویٹر

https://twitter.com/alfazlonline?lang=en

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 08 نومبر 2021ء)

الفضل بطور تربیت گاہ

روزنامہ الفضل کا پہلا صفحہ آغاز سے ہی ہماری ”تربیت گاہ“ چلا آرہا ہے

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیاری اور دل موہ لینے والی دینی امور سے لبریز پُراثر احادیث، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرمعارف تعلیمی و تربیتی ارشادات، خلفائے احمدیت اور بالخصوص خلیفہ وقت کے اسلامی اخلاقیات کے حسن سے مالا مال، قرآن کریم کے احکامات و نصائح پر مشتمل خطبات، خطابات روزنامہ الفضل کا حسن رہے ہیں اور آج بھی اس کا طرہ امتیاز ہیں، یہ بھی کہنا غلط نہ ہوگا کہ الفضل ہی خلافت سلسلہ کا دایاں بازو اور اس کی آواز بن کر گویا خلافت کا ترجمان ہے۔

دنیا بھر میں پھیلے الفضل کے قارئین اپنے مکتوبات، مراسلوں اور تبصروں میں اس امر کا بر ملا اظہار کرتے ہیں کہ ہم ایم ٹی اے کے ذریعے پیارے حضور ایدہ اللہ کے خطبات جمعہ اور خطابات سن لیتے ہیں یا بامر مجبوری لائیو نہ سننے کی صورت میں ریپیٹ ٹیلی کاسٹ یعنی نشر مکرر سے فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن یہی خطبہ یا خطاب یا ورچوئل ملاقات جب الفضل کے صفحات کی زینت بنتے ہیں تو وہاں پڑھنے کا الگ ہی مزہ آتا ہے۔ اول تو حضور کی خطبہ میں کی ہوئی باتیں و نصائح مستحضر ہو جاتی ہیں۔ اور دوم سنتے وقت جو باتیں توجہ دینے سے رہ جاتی ہیں وہ بغور پڑھنے سے اور گھروں میں فیملی کلاسز میں اس کے بعض حصے اہل خانہ کو سنانے سے خود عمل کرنے کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے اور حضور کی باتوں پر عمل کرنے کا نہ صرف موقع ملتا ہے بلکہ پرنٹنگ کی صورت میں ریکارڈ رکھنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔

تو گویا یہ تربیت گاہ اس لحاظ سے ہزاروں گھروں میں میسر ہوتی ہے۔ دین اسلام کا ایک اصل تو اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔ دوسرا اصل سنت رسول ﷺ ہے جو احادیث کے ذریعہ ہمیں ملتی ہے۔ ان دونوں اصول کو آج کے دور کے حکم وعدل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح ومہدی علیہ السلام کے رشحاتِ قلم کے مستقل عنوان کے تحت دیئے جانے والے ارشادات، ملفوظات اور آپؑ کی عملی شخصیت سے ہر روز نئی زندگی ملتی رہتی ہے۔ اور الفضل میں آنے والے فرمان خلیفہ وقت اور دربارِ خلافت کے عناوین میں خلیفہ وقت کے بروقت ارشادات مزید چمک پیدا کرتے ہیں۔ جنہیں روزنامہ الفضل پہلے صفحہ پر ایک ہی موضوع کے تحت جمع کر کے احباب جماعت کی تعلیم وتربیت کا ذریعہ بنتا ہے۔

جب ہم بچے تھے یا زمانہ طفولیت اور لڑکپن کے دور میں بلوغت سے گزر رہے تھے۔ اور اڑوس پڑوس میں آنا جانا رہتا تھا تو ہر طرف سے یہ آواز کانوں میں سنائی دیتی تھی کہ ہمارے امی ابا یہ کہتے ہیں کہ "دیکھو! یہ اخبار (الفضل) جماعتی اخبار ہے۔ جو بہت محنت سے تیار ہوتا ہے اور جماعت کی ایک خطیر رقم اس کی تیاری اور ترسیل پر خرچ ہوتی ہے۔ اس لئے اسے ضرور پڑھا کرو۔ اگر درسی تعلیم کی وجہ سے سارا نہ پڑھ سکو تو کم از کم پہلا صفحہ ضرور پڑھ لیا کرو"

مجھے یاد ہے کہ ہمارے والدین بھی ہمیں اسی امر کی تلقین کرتے تھے۔ اُس زمانہ میں بعض مائیں زیادہ پڑھی لکھی نہ ہوتی تھیں بمشکل اردو پڑھ لیتیں یا اپنے دستخط کر لیا کرتی تھیں۔ گویا کم پڑھی لکھی یا ناخواندہ کہلاتی تھیں۔ مگر بچوں کی تربیت کے اصولوں سے نہ صرف واقف ہوتی تھیں بلکہ بچوں کی تربیت کرنا جانتی تھیں۔ اُن میں خاکسار کی والدہ محترمہ بھی شامل تھیں۔ ابتدائی چند کلاسز پڑھی ہوئی تھیں۔ گو اردو پڑھ لیتی تھیں لیکن ہم بہن بھائیوں کی تعلیم وتربیت پر گہری اور کڑی نظر رکھتی تھیں۔ اس کے لئے انہوں نے ایک انوکھا اصول اپنا رکھا تھا کہ صبح ناشتے کے لئے چنگیر کے ارد گرد کبھی پیڑیوں (اس زمانہ کا ڈائننگ ٹیبل) پر ہم میں سے اول کسی کو اس وقت تک آنے کی اجازت نہ ہوتی جب تک ہم نماز اور قرآن کریم کی تلاوت نہ کر لیتے اور جب ہم ان دونوں امور کی سرانجام دہی کر کے چنگیر کے ارد گرد آ ہی جاتے تو پیاری امی جان

نے الفضل یا کسی رسالہ کو چنگیر کے قریب رکھا ہوتا تو ہم میں سے کسی کو کہتیں کہ الفضل کا پہلا صفحہ پڑھ کر سناؤ! یوں اُس دور کی سادہ لیکن تربیتی نقطہ نظر سے بہت اہم فیملی کلاس ہو جاتی، اس دُور رس تربیت کے طریقہ سے ہم بہن بھائیوں نے بعد میں بہت فائدہ اٹھایا اور ہمیں اپنی اولاد کی تربیت کے بنے بنائے اصول مل گئے۔

اب جبکہ الفضل آن لائن کے ذریعہ یہ علمی اور روحانی نہر، بے شمار اور انگنت راجباہوں کی صورت میں ساری دنیا کے لئے پیاسی روحوں کی سیرابی کے سامان مہیا کر رہی ہے تو یہ جماعتی اخبار خدا تعالیٰ کے فضل سے جگہ جگہ بلکہ گھر گھر فیملی کلاسز کے ذریعہ تربیت گاہ کا کام کر رہا ہے۔

ایک پی ایچ ڈی ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ میں نے اپنے تینوں بچوں کے موبائل فونز پر روزنامہ الفضل آن لائن کی Apps ڈاؤن لوڈ کر رکھی ہیں اور ان کو کہہ دیا ہے کہ روزانہ کے شمارہ کو کھول کر کم از کم اس کا پہلا صفحہ ضرور پڑھیں۔

- سسکاٹون، کینیڈا سے مکرمہ بشریٰ نذیر آفتاب نے ایک خط کے ذریعے بتلایا کہ ہم اس مادی ماحول میں روزانہ ہی اپنے گھر میں فیملی کلاس کا اہتمام کرتے ہیں جس میں روزنامہ الفضل کے پہلے صفحہ کے چاروں آئٹمز (آیت، حدیث، ارشاد حضرت مسیح موعودؑ اور ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح) باری باری پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اور ہمارے بچوں نے الفضل کی بدولت کئی قرآنی آیات و احادیث یاد بھی کر لی ہیں۔

- مکرم عبدالستار خان مبلغ سلسلہ کمبوڈیا نے لکھا کہ ایک ہی جگہ پر ایک ہی Topic پر قرآن، حدیث، رشحاتِ قلم اور فرمانِ خلیفہ وقت دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے اور ایک موضوع پر درس تیار ملتا ہے۔

- مکرم ظہیر احمد باجوہ مبلغ سلسلہ امریکہ نے مجھے ایک بار بتایا کہ میں الفضل کے پہلے صفحہ کا درس نماز کے بعد مسجد میں دے دیتا ہوں، یوں تیار شدہ درس ایک جگہ مل جاتا ہے۔ جب ہم پاکستان میں تھے تو مساجد میں جو درس ہوتے تھے ان کے لئے الفضل بہترین ذریعہ تھا۔

- مکرم سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ امریکہ نے مجھے فون پر بتایا کہ میں الفضل کا پہلا صفحہ اپنی ورچوئل کلاسز میں پڑھ کر سناتا ہوں۔

- مکرم بشیر احمد شاہد مبلغ سلسلہ لٹویا پہلے صفحہ پر موجود رشحاتِ قلم حضرت مسیح موعودؑ اور فرمانِ خلیفہ وقت، قرغیز ازبک زبان میں اور مکرم وسیم احمد سروعہ مبلغ مقدونیہ انہیں لوکل زبان میں ترجمہ کر کے اپنی ویب سائٹ پر آویزاں کر دیتے ہیں۔

- مکرم آصف بلوچ آف برطانیہ نے خاکسار کے نام اپنے تفصیلی خط میں لکھا کہ میرے چچا کہا کرتے تھے کہ جس گھر میں الفضل آتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کا فضل لاتا ہے۔ اور ساتھ لکھا کہ ہمارے شہر کی دور دراز بسنے والی جماعتوں میں الفضل ہی تربیت کا بہترین ذریعہ تھا۔

- مکرمہ قدسیہ نوروالا نے ناروے سے گزشتہ دنوں ایک مضمون الفضل کی اہمیت اور برکات تحریر کیا جو الفضل آن لائن کی زینت بن چکا ہے اس میں بھی موصوفہ نے اس امر کا برملا اظہار فرمایا ہے کہ اخبار الفضل ایک بہترین تربیتی ادارہ ہے۔

مکرم ظہیر احمد طاہر، نائب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی نے لکھا کہ میرے دادا اور ان کے بھائی مجھ سے بچپن میں روزانہ الفضل کا پہلا صفحہ سنتے تھے حالانکہ وہ دونوں پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ یوں الفضل سے محبت اُسی دور میں میرے دل میں پیدا ہوئی۔

الفضل کے مضمون نگار، ابو سدید بتاتے ہیں کہ اُن کی والدہ مرحومہ کہا کرتی تھیں کہ زندگی میں جب بھی مجھے کوئی مشکل یا مسئلہ درپیش ہوتا رہا ہے تو اس کا حل اُس دن کے روزنامہ الفضل کے پہلے صفحہ پر موجود ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کے خوبصورت الفاظ میں موجود ہوتا تھا جو دل کی ڈھارس اور اطمینان کا موجب بن جاتا تھا۔

الغرض دوست احباب اخبار الفضل کو درس گاہ، مدرسہ، اسکول، تربیتی ادارہ اور تعلیمی انسٹیٹیوٹ قرار دیتے رہے اور اب بھی اس امر کا برملا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔ کوئی اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ ”آؤ! اردو سیکھیں“ سے ہم اپنے بچوں کو اس قابل ہوتا دیکھتے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ سکیں۔ قارئین کی اکثریت ”کتاب تعلیم کی تیاری“ پر یہ تبصرے کر رہی ہے کہ ان آرٹیکلز میں بیان تین حقوق یعنی اللہ کے حقوق، اپنے نفس کے حقوق اور بنی نوع انسان کے حقوق ایسے رنگ میں پیش ہو رہے ہیں جو دلوں میں جگہ پاتے اور طبائع کا اللہ کی طرف میلان کرتے ہیں۔ ایک خاتون مریم رحمان نے الفضل کے حوالہ سے تربیت کے ذکر میں لکھا کہ
This week with Huzur اور تحریکات خلفاء کے عناوین سے خلافت سے وابستگی میں مضبوطی آرہی ہے۔

صرف ماہِ ستمبر میں جو نئے فیچرز کا آغاز ہوا ہے۔ اس حوالہ سے مکرم محمد امجد خان ایڈووکیٹ نے آسٹریلیا سے لکھا۔ یہ فیچرز دنیا بھر کی مختلف طبائع کے مزاجوں کا امتزاج معلوم ہوتے ہیں۔ جب کسی طبیعت کا مضمون کسی کو مطلوب ہو وہ الفضل میں کسی نہ کسی دن مل جاتا ہے۔

اس تربیت گاہ کے دائرہ کار کو بڑھانے اور پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اگر ایک قاری اپنے ساتھ ایک مزید قاری پیدا کرے اور اپنے گھر میں بھی درس گاہ کا انتظام کرے تو یہ بھی دعوت الی اللہ کا بہترین انداز ہوگا۔ کیونکہ اصلی و حقیقی دعوت الی اللہ اپنے نفس سے، افراد خانہ اور اہل و عیال سے شروع ہوتی ہے کہ آپ کے نفس اور اہل و عیال کا آپ پر سب سے زیادہ حق ہے۔

آخر پر یہی دعا ہے کہ: اللہ تعالیٰ روزنامہ الفضل کو ہم میں سے ہر ایک کی اپنی علمی و روحانی کیفیات کو جلا بخشنے کا ذریعہ بنادے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 11 نومبر 2021ء)

مضمون نگاروں سے ایک ضروری درخواست

مضمون نگاروں سے ایک ضروری درخواست کی جاچکی ہے کہ اپنے مضامین اور تحریروں کو اردو میں کمپوز کرتے وقت بلاوجہ اعراب نہ لگائیں۔ جس سے ایک تو الفاظ کی ہیت اور شکل بدل جاتی ہے اور دوم ایک قاری کی آنکھوں کو بوجھل بھی محسوس ہوتا ہے جیسے

خُود، بخُود، قُرآن، وجُود، باوجُود، حقُوق، دُنیا، ملفُوظات، تُمہارا، المُصلح، خُوبصورت، تُم، چُکا، نمُونہ، سکُون، اَلّحَمْدُللہ تعالیٰ اور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔وغیرہ

اور بعض دوست شدّ(ّ) کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں۔ جیسے حیثیّت، نبوّت، وغیرہ

یہ الفاظ بغیر اعراب اور تشدید کے درست پڑھے جاتے ہیں۔ بلکہ آپ کے اعراب لگانے سے الفاظ نہ صرف ہیوی ہو جاتے ہیں بلکہ تشدید میں شّد اصل لفظ سے سرک کر دوسرے پر چلی جاتی ہے جیسے نبوّت۔

- قرآنی آیات کا حوالہ آیات کے ساتھ دیں نہ کہ ترجمہ کے ساتھ اور ترجمہ کے ساتھ Commas نہ لگایا کریں۔
- سن کے ساتھ نہ لگائیں بلکہ 2021ء کے ساتھ ء ضرور لگائیں۔
- اور اپنا مضمون یا نظم آفیشل میل پر ہی بھجوائیں جو یہ ہے۔

info@alfazlonline.org

دوسری میلز استعمال نہ کریں۔ اخبار، روزنامہ ہونے کی وجہ سے ٹریفک پہلے ہی زیادہ ہے۔ امید ہے مضمون نگاران امور کی طرف توجہ دیں گے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 23 نومبر 2021ء)

اپنی ہر تحریر / خط پر اپنا نام ضرور لکھا کریں

تبصرہ نگاروں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ہر تحریر / خط / تبصرہ کے نیچے اپنا نام مع مقام اور تاریخ ضرور لکھا کریں۔ تبصرہ نگار واٹس ایپ پر میسج کر کے سمجھتے ہیں کہ چونکہ ایڈیٹر کے پاس میرا نمبر Save ہے اس لئے نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن آپ کا میسج جب ترتیب پانے کے لئے یا اخبار کا حصہ بننے کے لئے ٹیم کے پاس جاتا ہے تو وہ بغیر نام کے ہوتا ہے۔

جب ہم چھوٹے تھے تو اسکولز میں جب خط لکھنا سکھایا جاتا تھا تو استاد بار بار اوپر ایڈریس، تاریخ لکھنے اور نیچے اپنا نام اور ایڈریس لکھنے کی تلقین ان الفاظ میں کیا کرتے تھے کہ ’’یہ دو نمبرز مفت کے ہیں‘‘ اسے لکھنا نہ چھوڑیں۔ لہذا تمام قارئین بالخصوص تبصرہ نگاروں سے اس طریق کو اپنانے کی درخواست ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 08 دسمبر 2021ء)

الفضل آن لائن کی رضاکارانہ خدمت کرنے کے خواہشمند احباب وخواتین اسے ضرور پڑھیں

- ادارہ روز نامہ الفضل آن لائن کو بعض انگریزی آرٹیکلز اور رپورٹس کا اردو اور اردو آرٹیکلز کے انگلش زبان میں ترجمے کی ضرورت رہتی ہے۔ انگریزی دان خواتین و حضرات جو اردو زبان پر دسترس رکھتے ہوں اور الفضل کی خدمات رضاکارانہ طور پر کرنے کے متمنی ہوں **وہ اپنے نام اور علمی کوائف درج ذیل آفیشل میل ایڈریس info@alfazlonline.org پر بھیجیں اور اپنا واٹس ایپ نمبر بھجوانا نہ بھولیں۔**
- ادارہ الفضل آن لائن ایسے بزرگ حضرات وخواتین کے لئے اپنے بعض اہم مضامین جو مقبول ترین کے معیار پر آتے ہیں۔ صوتی آواز میں ریکارڈ کرواکر قارئین کی خدمت میں آن لائن پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جس کے لئے اچھی اور خوبصورت آواز کے قارئین میں سے رضاکارانہ طور پر پڑھنے والے احباب وخواتین کی ضرورت ہے جو اردو ادب کے رموز سے آگاہ اور علمی ذوق سے تعلق رکھتے ہوں اور ان کا اردو بولنے کا تلفظ بھی معیاری ہو۔ **ایسے احباب وخواتین اپنے نام مع علمی کوائف و واٹس ایپ نمبر الفضل کی آفیشل میل info@alfazlonline.org پر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔**
- مضمون نگار اور شعراء (مرد حضرات) اپنے مضامین اور منظوم کلام بھجواتے وقت اپنی پاسپورٹ سائز کی فوٹو (ٹوپی کے ساتھ) بھجوائیں تا مضمون یا نظم کی اشاعت کے ساتھ آویزاں کی جاسکے۔ یاد رہے فوٹو صاف اور معیاری pixels ہوں، سائیڈ پوز نہ ہو بلکہ فوٹو سامنے سے لی گئی ہو۔

- کچھ عرصہ سے نونہالان جماعت یعنی بچوں کے لئے "اطفال کارنر" کے عنوان سے ایک کالم کا آغاز کیا گیا ہے۔۔ جس میں بچوں و بچیوں کے لئے اجلاسات اور ONLINE میٹنگز میں پیش کرنے کے لئے تقاریر شامل کی جارہی ہیں۔ اس کالم کے آغاز کے وقت احباب و خواتین سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ بھی تقاریر لکھ کر بھجوائیں یا آپ کے بچوں نے جو تقاریر مختلف محافل میں کر رکھی ہیں اور آپ کے گھروں میں موجود ہیں وہ بغرض اشاعت بھجوائیں۔ نیز والدین سے یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ بچوں سے متعلقہ تربیتی امور پر تحریرات بھی بھجوائیں۔ **قارئین سے اس طرف خصوصی توجہ دینے کی درخواست ہے۔** الفضل آن لائن میں اطفال کارنر لانے کا مقصد یہ تھا کہ

نمبر 1۔ جماعت کے نونہالوں کی بھی جماعتی آرگن الفضل کی طرف توجہ ہو۔

نمبر 2۔ جماعت کے بچے اردو کی طرف رغبت کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کے قابل ہو سکیں۔

- ادارہ الفضل نے کچھ عرصہ سے "چھوٹی مگر سبق آموز بات" کے عنوان سے تربیت و علمی TIPS کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جو قارئین کی محفل میں بہت پذیرائی حاصل کر رہا ہے۔ الحمد للہ علی ذالك۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ معاشرے میں پائے جانے والے ایسے امور جو آپ کے مشاہدات میں روزانہ آتے ہیں اور ان کا اسلامی تعلیم سے دور دور کا تعلق نہیں ان کی نشاندہی کی جائے۔ مگر قارئین نے اس عنوان کے تحت قرآنی آیات، احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھجوانے شروع کر دیئے۔ جن کی طرف بعض قارئین نے توجہ دلائی کہ یہ تو چھوٹی بات کے زمرے میں نہیں آتیں اور واقعتاً نہیں آتیں۔ لہذا قارئین کو اس طرف توجہ دلائی گئی کہ اپنے مشاہدات پر مشتمل اچھے امور یا کسی قوم کی اچھی باتیں بھجوائیں۔ **قارئین کو اس طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔**

- بعض مضمون نگار، آیات یا احادیث کا حوالہ ترجمہ کے بعد دیتے ہیں۔ جو مناسب نہیں اس سے قبل بھی توجہ دلائی گئی تھی کہ آیت قرآنی یا حدیث نبوی کا حوالہ آیت قرآنیہ یا حدیث کا ہے نہ کہ ترجمہ کا۔ **لہٰذا کمپوزنگ کرنے والے تمام حضرات و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اس اہم امر کا خیال رکھیں۔**

- Indesign گرافکس پروگرام میں مہارت رکھنے والے حضرات و خواتین اگر الفضل آن لائن کی رضاکارانہ خدمت کرنے کے خواہشمند ہوں تو وہ آفیشل ویب سائٹ info@alfazlonline.org پر اپنا نام و کوائف و واٹس ایپ نمبر سے رابطہ کریں۔

کان اللہ معکم

ابو سعید

ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن (لندن)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 14 دسمبر 2021ء)

معزّز شعراء متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے اہلِ خانہ کو اپنی حفاظت و امان میں رکھے۔ اور اپنے انعامات سے نوازتا رہے۔ آمین

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ پاکستان میں روزنامہ الفضل ربوہ کی بندش کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اخبار کو لندن سے آن لائن جاری فرمادیا ہے۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالك

جماعت احمدیہ کے اس آرگن میں ایک کالم منظوم کلام کے لئے مخصوص ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء عظام اور احمدی شعراء کا کلام بھی شائع ہوتا ہے۔ آپ سے اپنا تازہ کلام جو صرف اور صرف اخبار الفضل آن لائن کے لئے لکھا ہو۔ درج ذیل ای میل پر بھجوانے کی درخواست ہے۔

Info@alfazlonline.org

آپ سے الفضل کی ترقی و ترویج کے لئے جہاں کوشش کرنے کی درخواست ہے وہاں اس کے لئے دُعا کی بھی درخواست ہے۔ یہ اخبار آج دنیا بھر میں اردو پرنٹ میڈیا میں سب سے زیادہ لمبی عمر پانے والا اخبار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا علمی و روحانی فیض جاری رکھے اور اس نہر سے بہت سوں کو مستفیض ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔ درج ذیل ویب پر جا کر اس کو Download کر کے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے یا اس کی Apps بھی اپنے فونز پر ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہیں۔ جو یہ ہیں

• آفیشل ویب سائیٹ

https://www.alfazlonline.org/

• ایپ اینڈرائیڈ فون

https://play.google.com/store/apps/details?id=org.alfazlonline.alfazlonline&hl=en_GB&gl=US

• ایپ Apple فون

https://apps.apple.com/gb/app/alfazl-online/id1500041209

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 14 دسمبر 2021ء)

مالی دا کم پانی دینا، بھر بھر مشکاں پاوے

روز نامہ الفضل آن لائن کے لکھاریوں، قلم کاروں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذَالِکَ۔ بعض مضمون نگار تو قسط وار مضامین بھجوا رہے ہیں۔ اور بعض مختصر مگر نئے نئے عناوین پر قلم آزمائی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور دن بدن اخبار الفضل کے گلدستہ میں نہ صرف پھولوں کا اضافہ ہو رہا ہے بلکہ پھولوں کی ورائٹی، رنگت اور خوشبو کی مہک بڑھتی جا رہی ہے۔

ادارہ الفضل آن لائن کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر مضمون اور آرٹیکل کو ایڈٹ کر کے قابلِ اشاعت بنایا جائے۔ تاہم چند مضامین بعض سقم کی وجہ سے جلد جگہ نہیں بنا پاتے۔ ان میں بعض تو ہاتھ سے لکھے ہوتے ہیں۔ بعض ان پیج میں کمپوز ہوئے ہوتے ہیں جبکہ ہماری Requirment ورڈ مائیکروسافٹ میں کمپوزنگ ہے اور چند مضامین ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر کوئی نام وغیرہ درج نہیں ہوتا۔ اور پھر انہی کی طرف سے مضمون کے جلد اشاعت نہ ہونے پر شکوہ ہوتا ہے۔

ہم نے جب اخبارات کے لئے لکھنا شروع کیا تو ہمارے بزرگ اساتذہ نے جو قیمتی گُر بتائے تھے۔ ان میں ایک نایاب گُر یہ تھا کہ آپ اخبار کے لئے لکھتے جائیں اور بغرض اشاعت ان کو متعلقہ اخبار تک بھجواتے رہیں اور یہ ہرگز نہ سوچیں کہ یہ طبع ہوا ہے یا نہیں اور نہ ایڈیٹر کو یاد دہانی کروائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مضمون کی اشاعت سے حوصلہ بڑھتا ہے لیکن اساتذہ کا کہنا تھا کہ مسلسل لکھتے رہنے سے آپ کو لکھنے کی عادت ہو گی اور تحریر پختہ ہو گی۔ لیکن آج بعض ایسے بھی ہیں کہ ادھر مضمون الفضل کے لئے بھجوایا نہیں اُدھر پوچھنے کے لئے فون پر فون کرنے شروع کر دیتے ہیں۔

لیکن ان کے مقابل پر ایسے قلمکار حضرات وخواتین بھی موجود ہیں جو کثرت سے الفضل آن لائن کے لئے آرٹیکلز لکھتے ہیں اور وہ اپنے مضامین کے حوالہ سے ادارہ کو پوچھتے تک نہیں اور نہ یاددہانی کرواتے ہیں گو ادارہ حصہ رسدی کے مطابق اپنے مستقل مضمون نگاروں کو آنر دیتا اور ان کے مضامین شائع کرتا ہے۔ ان میں ایک جناب انجنیئر محمود مجیب اصغر اور ایک مسز امۃ الباری ناصر آف امریکہ ہیں۔ ہر دو سے دو مختلف مقامات پر دو مختلف اوقات میں خاکسار نے ہی بات کی کہ بسا اوقات آپ کے درجن کے لگ بھگ مضامین ہمارے پاس بطور امانت جمع ہو جاتے ہیں لیکن وہ بعض دیگر اہم مضامین، خطبات، خطابات اور رپورٹس کی وجہ سے جگہ نہیں بنا پاتے۔ تو ہر دو نے بے ساختہ میاں محمد بخش صاحب کا یہ شعر پڑھا جس کا ایک مصرعہ خاکسار نے اس آرٹیکل کا عنوان بنایا ہے۔

مالی دا کم پانی دینا، بَھر بَھر مشکاں پاوے
مالک دا کم پھَل پھُل لانا، لاوے نہ لاوے

میاں محمد بخش صاحب نے اس شعر کو تو کسی اور رنگ میں کہا مگر اوپر درج الفضل سے محبت کرنے والے دو دوستوں نے کمال محبت اور عشق سے روزنامہ الفضل کے ساتھ جوڑ کر ایک ایسا مضمون میرے دل و دماغ میں سلجھا دیا جس کو بیان کرنا میرے پر اس لئے قرض معلوم ہوتا ہے کہ تا اللہ تعالیٰ کا اس انعامِ خداوندی پر شکر ادا ہو سکے۔ گویا کہ ان دو افراد نے الفضل سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آپ کو ''مالی'' قرار دیا ہے اور الفضل کو پھلدار درخت، جو باغِ احمدیت میں سے ایک ایسا سدا بہار خوبصورت پودا ہے۔ جو سایہ دار بھی ہے، جس کو پھول بھی لگتے ہیں جن کی بھینی بھینی خوشبو سے نہ صرف اس کے ارد گرد یا اس پر بسیرا کرنے والے روحانی چرند پرند فائدہ اٹھاتے ہیں بلکہ وہ پھول، پھلوں میں تبدیل ہو کر نہ صرف روحانی لوگوں کی سیری کا باعث بنتا ہے بلکہ مقوی غذا ہوتے ہوئے تقویت کا سامان بھی کرتا ہے۔ اور ان پھلوں کی لذت تا دیر زبان اور طبیعت پر محسوس ہوتی ہے۔

یہی کیفیت اخبار الفضل کی ہے۔ اس وقت دنیا میں تو ان گنت پھل اور میوے موجود ہیں۔ جو انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتے۔ اب انٹرنیٹ نے اس حد تک دنیا کے پھل متعارف کروا دیئے ہیں مگر فوٹوز

اور وڈیوز میں ان کا ذائقہ تو نہیں چکھا جا سکتا۔ سورۃ الرحمٰن کی تلاوت کو اگر چینلز پر دیکھیں تو فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ کے ذکر میں فوراً رنگ برنگے پھلوں کی شکلیں ٹی وی پر نمودار ہوتی ہیں جن کو دیکھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بار بار کہنے کو دل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جن درختوں یا پھلوں کا ذکر قرآن کریم میں کیا ہے ان میں سے کھجور، زیتون اور انار کا ذکر بار بار ملتا ہے۔ کھجور کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں۔

”میں نے مخالف لوگوں کی کتابوں میں ایک حدیث پڑھی ہے جس نے مجھے بڑے غور کا موقع دیا اور وہ حدیث مجھے بڑی ہی دلچسپ معلوم ہوئی (اگر ہے) اس کا مضمون یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ کھجور کا درخت اس بقیہ مٹی سے بنایا گیا جس سے حضرت آدم علیہ السلام بنائے گئے تھے اور اس لئے وہ مسلمان کی پھوپھی ہے۔ بڑے غور اور فکر کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ فقرہ نبوت کے چشمہ سے ضرور نکلا ہے اور ساتھ ہی مجھے رنج بھی ہوا۔ ایک اور حدیث کا مضمون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاک مجلس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پوچھا کہ ایک درخت ہے کہ وہ مومن کی مثال ہے اور پھر آپ ہی فرمایا کہ وہ کھجور ہے۔ اس میں سِر کیا تھا؟ کھجور کے درخت میں چند خصوصیتیں ہوتی ہیں۔

(1) کھجور کا پھل روٹی کا قائمقام ہوتا ہے۔ (2) روٹی کے ساتھ سالن کا بھی کام دیتا ہے۔ (3) پھل کا پھل بھی ہے۔ (4) شربت کا کام بھی دیتا ہے۔ (5) اس کے پتے ہوا کے شدید سے شدید جھوکوں سے بھی نہیں گرتے ہیں۔ (6) پھر پتوں کے پنکھے چٹائیاں بنتی ہیں۔ (7) تنے کی رسیاں بنتی ہیں۔ (8) ریشوں سے تکیے بنتے ہیں۔ (9) لکڑی کام آتی ہے۔ (10) کھجور کی گٹھلی سے جانوروں کے لیے عمدہ غذا بنتی ہے۔ (11) شاخوں کے سرے کے درمیان کی گری مقوی ہوتی ہے۔

غرض کھجور ایک ایسا درخت ہے کہ اس کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں جو مفید اور نفع رساں نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے درخت کی مثال سے یہ بتلایا ہے کہ مسلمان کو بڑا ہی نفع رساں ہونا چاہئے

اور ایسا ثابت قدم اور مستقل مزاج ہو کہ کوئی ابتلا اس پر اثر نہ کر سکے مگر مجھے یہ دیکھ کر سخت رنج ہوا کہ آج مسلمانوں کی یہ حالت نہیں رہی۔“

(ارشاداتِ نور جلد اوّل صفحہ 72-73)

الفضل بھی بس ایک ایسا درخت ہے جس کو مضمون نگار، شعراء بطور مالی کے پانی دیتے ہیں اور قارئین مطالعہ اور دعاؤں سے اس درخت کی مضبوطی میں مدد اور معاون گار ثابت ہوتے ہیں اور دوسری طرف یہ پوداا ور درخت بھی قارئین کے لئے تقویت اور غذائیت کا باعث بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اخبار الفضل کو ایسے مالی ہزاروں کی تعداد میں عطا کرتا رہے جو پانی کی مشکیں ڈالتے رہیں اور الفضل بھی ان کے لئے تقویت اور ازدیاد ایمان و علم کا موجب بنتا رہے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 18 دسمبر 2021ء)

اعلان برائے خصوصی شمارہ

ادارہ الفضل آن لائن، الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ کی تکمیل پر ایک خصوصی نمبر بہت جلد منظر عام پر لانا چاہتا ہے۔ جس میں دنیا کے وہ تمام مشہور کنارے جہاں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے کی تاریخ کو یکجا کیا جائے جیسے، فجی، طوالو، کیری باتی، سمو آ آئی لینڈ، مارشل آئی لینڈ، نیوزی لینڈ، پُرتگال اور ناروے وغیرہ ان پر کام کا آغاز ہو چکا ہے۔

قارئین جو دنیا کے ان کناروں کے علاوہ ایسے علاقوں کو جانتے ہوں جو Corners of the Earth کہلاتے ہوں اور جماعت کا نفوذ وہاں ہو چکا ہو تو اس حوالہ سے معلومات ادارہ کو فوری طور پر مہیا کریں اور تحریر کا ملکہ رکھنے والے مرد وخواتین سے اس حوالہ سے ایسے مضامین لکھ کر بھجوانے کی درخواست ہے جو قارئین کے لئے ازدیاد علم وایمان کا موجب ہوں۔ کان اللّٰہ معکم۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 20 دسمبر 2021ء)

صحبتِ صالحین کے رموز اور اس کی جدید اقسام
الفضل آن لائن بھی صحبتِ صالحین کا ایک ذریعہ ہے

جلسہ سالانہ کے حوالہ سے ایک تحریر۔ جلسہ بھی صحبت صالحین کا ایک ذریعہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی تدفین کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے درج ذیل حوالہ پڑھا جس کو ''صلحاء کے پہلو میں دفن ہونا بھی ایک نعمت ہے'' کا عنوان دیا جا سکتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

''عجیب موثر نظارہ ہو گا جو زندگی میں ایک جماعت تھے مرنے کے بعد بھی ایک جماعت ہی نظر آئے گی۔ یہ بہت ہی خوب ہے جو پسند کریں وہ پہلے سے بندوبست کر سکتے ہیں کہ یہاں دفن ہوں جو لوگ صالح معلوم ہوں ان کی قبریں دُور نہ ہوں۔ ریل نے آسانی کا سامان کر دیا ہے اور اصل تو یہ ہے وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌۢ بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ۔ مگر اس میں یہ کیا لطیف نکتہ ہے کہ بای ارض تدفن نہیں لکھا۔ صلحاء کے پہلو میں دفن بھی ایک نعمت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ مرض الموت میں انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہلا بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں جو جگہ ہے انہیں دی جاوے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایثار سے کام لے کر وہ جگہ ان کو دے دی تو فرمایا مابقی ھَمٌّ بعد ذالك یعنی اس کے بعد اب مجھے کوئی غم نہیں جبکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں مدفون ہوں۔''

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 286 ایڈیشن 1984ء)

اس ارشاد سے ثابت ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی کسی نیک بندے کی صحبت اختیار کرنا صحبت صالحین کی طرح ہے۔ تو رواں زندگی میں نیک بزرگوں اور صلحاء کے پاس بیٹھ کر فیض حاصل کرنا کتنا ضروری اور سودمند ہے۔ اب جبکہ دنیا Global Village بلکہ گلوبل ڈرائنگ روم کی صورت اختیار کر چکی ہے اور نیک، پرہیزگار، متقی اور صلحاء کی باتیں آڈیو، وڈیو اور تصاویر کی شکل میں موبائل فونز کے ذریعہ ہمارے پاس آموجود ہوتی ہیں تو انٹرنیٹ اور مواصلاتی سیاروں کے یہ ذرائع بھی صحبت صالحین کے زمرے میں آتے ہیں، یہ کہنا بھی عین حقیقت ہے کہ آج کے جدید ترین دور میں صحبت صالحین حاصل کرنے کے جو ذرائع ہمیں اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں وہ اس سے پہلے اتنے سہل اور آسان نہ تھے۔ جیسے قرآن کریم، اس کے تراجم و تفاسیر، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال یعنی احادیث اور اعمال یعنی سنتِ رسول اور بزرگانِ سلف کی سیرت و سوانح کے علاوہ آج کے دور کے حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف تقریبات، مجالس اور قادیان کی خوش قسمت گلیوں اور محلوں میں چہل قدمی کے دوران کلمات طیبات، ملفوظات، ضخیم اور پُر معارف نکات اور دقیق علوم پر مبنی کتب کا سیٹ روحانی خزائن، عزیزوں اور قریبی احباب کو رقم کئے ہوئے مکتوبات اور خطوط نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی وحی و الہام، رؤیا و کشوف اور سچی پیش خبریوں پر مشتمل اشتہارات کی صورت میں علموں بھرا خزانہ ہماری تعلیم و تربیت کرنے کے لئے نیک صحبت کے طور پر چھوڑا۔ آپؑ کی وفات کے بعد آپؑ کے پانچوں خلفاء کے خطبات، خطابات اور کتب اپنے ورثہ میں ہماری روحانی حیات کو سنوارنے کے لئے چھوڑی ہیں۔ بالخصوص ہمارے موجودہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور میں Live خطابات و خطبات، ورچوئل ملاقاتیں ایم ٹی اے کے ذریعہ ہم سنتے، دیکھتے، محظوظ ہوتے ہیں اور روحانی غذا کے طور پر ہم اسے اپنے دل و دماغ کا حصہ بناتے ہیں تو یہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ خداوند کریم کا احسانِ عظیم اس صدی کا انقلابی جماعتی میڈیئم یعنی ایم ٹی اے صحبت صالحین کا ایک اہم ذریعہ آج کے دور میں بن کر سامنے آیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں روزنامہ الفضل آن لائن کے ذریعہ یہ انتشارِ روحانی ہو رہا ہے یعنی علمی، اخلاقی، دینی، تربیتی اور معلوماتی فیض بانٹا جا رہا ہے اور لاکھوں احباب و خواتین اس سے روزانہ فیضیاب ہو رہے ہیں۔ یہ بھی آج کے دور میں صحبت صالحین ہی ہے۔ جسے احباب جماعت

اور قارئین آج کی جدید اور انوکھی ”تربیت گاہ“ کا نام دے رہے ہیں۔ صالحین کی صحبت کا فیض بانٹنے والی ایسی بیٹھک سے موسوم کر رہے ہیں جہاں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں سن کر ہر کس و ناقص اپنی جھولیاں بھر کر گھر کو لوٹ رہا ہے پھر اپنے امام سے خطوط کے ذریعہ رابطہ رکھنا بھی صحبت صالحین کا اہم ذریعہ ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ خط لکھنا نصف ملاقات کے برابر ہوتا ہے۔ ابھی آج مورخہ 4نومبر 2021ء کو ایڈیٹر کی ڈاک میں پیارے حضور کا 22اکتوبر 2021ء کا ایم ٹی اے کا معروف اور ہر دلعزیز پروگرام This week with Hazoor ٹرانسکرائب اور کمپوز ہو کر خاکسار کے پاس آیا ہے۔ جس میں کینیڈا سے ایک نوجوان واقفِ نو نے جب حضور سے کوئی سوال عرض کیا تو حضور نے فرمایا: ”آپ ہی ہیں جو کچھ عرصے سے مجھے خط لکھ رہے ہیں جس میں بعض سوالات ہوتے ہیں۔“ اسے صحبت صالحین نہ کہیں تو کس نام سے یاد کریں؟ اس طرح کے سینکڑوں واقعات ہماری تابناک تاریخ میں موجود ہیں کہ ہمارے خلفاء نے خطوط کے ذریعہ احباب کو پہچانا اور ہزاروں لاکھوں میں یاد رکھا۔ ہمیں بھی صحبت صالحین کے اس بہت فائدہ مند ذریعہ کو اپنانے اور اپنے پیارے آقا کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے خطوط تحریر کرتے رہنا چاہئے۔

صحبت صالحین پر خاکسار کے بہت سے آرٹیکلز نوکِ قلم کے ذریعے پرنٹڈ (printed) قرطاس پر اور آن لائن صفحات پر آچکے ہیں لیکن آج خاکسار اس مضمون کو مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم اور پاکیزہ ارشادات سے مزیّن کرے گا۔ آپؑ نے ایک جگہ اچھی اور بری صحبت کی بہت عمدہ مثال یوں دی ہے کہ ایک مکھی گندگی پر بیٹھتی ہے اور گندگی اور بیماری پھیلاتی ہے جبکہ ایک دوسری مکھی جو شہد کی مکھی کہلاتی ہے وہ پھولوں پر بیٹھتی ہے اور ایک ایسی خوراک تیار کرتی ہے جو شہد کہلاتا ہے اور شفاء للناس ہے۔ ہیں دونوں Bees مگر اپنی اپنی صحبت سے وہ کیا مہیا کرتی ہیں۔

صحابہؓ کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

آپؑ فرماتے ہیں: ''صحابہ کرامؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور بڑے بڑے نقصان برداشت کئے۔ اُن کو اس بات کا علم تھا کہ صحبت سے جو بات حاصل ہوتی ہے وہ اور طرح ہرگز حاصل نہ ہوگی۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 351)

آپؑ فرماتے ہیں: ''دنیا میں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک جسمانی تعلقات۔ جیسے ماں، باپ، بھائی، بہن وغیرہ کے تعلقات۔ دوسرے روحانی اور دینی تعلقات۔ یہ دوسری قسم کے تعلقات اگر کامل ہو جائیں تو سب قسم کے تعلقات سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اور یہ اپنے کمال کو تب پہنچتے ہیں جب ایک عرصہ تک صحبت میں رہے۔ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو صحابہؓ کی جماعت تھی، اس کے یہ تعلقات ہی کمال کو پہنچے ہوئے تھے جو انہوں نے نہ وطن کی پرواہ کی اور نہ اپنے مال و املاک کی اور نہ عزیز و اقارب کی۔ یہاں تک کہ اگر ضرورت پڑی تو انہوں نے بھیڑ بکری کی طرح اپنے سر خدا کی راہ میں رکھ دیئے۔ وہ شدائد و مصائب جو ان کو پہنچ رہے تھے، ان کے برداشت کرنے کی قوت اور طاقت ان کو کیونکر ملی۔ اس میں یہی سِرّ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلقات بہت گہرے ہو گئے تھے۔ انہوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا، جو آپؐ لے کر آئے تھے اور پھر دنیا اور اس کی ہر چیز ان کی نگاہ میں خدا تعالیٰ کے لقاء کے مقابلہ میں کچھ ہستی رکھتی ہی نہیں تھی۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 140 ایڈیشن 2016ء)

درخت سے تعلق رکھنے والی شاخ ہی زندہ رہتی ہے

آپؑ فرماتے ہیں: ''آپ نے جو آج مجھ سے بیعت کی ہے یہ تخمریزی کی طرح ہے۔ چاہیئے کہ آپ اکثر مجھ سے ملاقات کریں اور اس تعلق کو مضبوط کریں جو آج قائم ہوا ہے جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 37-38 ایڈیشن 1984ء)

صحبت صالحین کے لئے مرکز آنا

فرمایا: ”ہمیں بہت افسوس ہے کہ بعض لوگ کچے ہی آتے ہیں اور کچے ہی چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ اُن کا فرض ہے کہ یہاں آکر چند روز رہیں اور اپنے شبہات پیش کر کے پختگی حاصل کریں تو پھر ان سے دوسرے مخالف اور عیسائی ایسے بھاگیں گے جیسے لاحول سے شیطان بھاگتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 283-284 ایڈیشن 2016ء)

• آپؑ مقربین کی درگاہ میں بیٹھنے والوں کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

”یہ مسلمہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے مقرب کے پاس رہنا گویا ایک طرح سے خود خدا تعالیٰ کے پاس رہنا ہوتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 316 ایڈیشن 2016ء)

• ایک انگریز نے ایک دفعہ حضورؑ سے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ کشمیر میں ایک بڑا ہوٹل بناؤں اور وہاں ہر ملک و دیار کے لوگ جو سیر و سیاحت کے لئے آتے ہیں ان کو تبلیغ کروں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ”ہمیں اس سے دنیاداری کی بو آتی ہے۔ اگر اسے سچا اخلاص خدا کے ساتھ ہے اور اس کی غرض تحصیل دینی ہے تو اول یہاں (قادیان) آکر رہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 316 ایڈیشن 2016ء)

صحبت صالحین ایک کیمیا ہے

آپؑ نے ایک دفعہ کسی بزرگ کا فارسی شعر کسی جگہ پڑھا۔ جو یہ ہے

ہر کہ روشن شُد دل و جان و درُوں از حضرتش
کیمیا باشد بسر برون دمے در صحبتش

یعنی جس کے جان و دل اور باطن خدا کے حضور سے روشن کئے گئے ہیں ان کی صحبت میں ایک لمحہ گزارنا بھی کیمیا ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 485 ایڈیشن 2016ء)

اصلاحِ نفس اور صحبت صالحین

آپؑ فرماتے ہیں: ”وہ عظیم الشان ذریعہ جس سے ایک چمکتا ہوا یقین حاصل ہو اور خدا تعالیٰ پر بصیرت کے ساتھ ایمان قائم ہو ایک ہی ہے کہ انسان ان لوگوں کی صحبت اختیار کرے جو خدا تعالیٰ کے وجود پر زندہ شہادت دینے والے ہوں خود جنہوں نے اس سے سن لیا ہے کہ وہ ایک قادر مطلق اور عالم الغیب تمام صفات کاملہ سے موصوف خدا ہے۔

ابتداء میں جب انسان ایسے لوگوں کی صحبت میں جاتا ہے تو اس کی باتیں بالکل انوکھی اور نرالی معلوم ہوتی ہیں وہ بہت کم دل میں جاتی ہیں گو دل ان کی طرف کھینچی جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اندر کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے ان معرفت کی باتوں کی ایک جنگ شروع ہو جاتی ہے جو کچھ گرد و غبار دل پر بیٹھا ہوتا ہے صادق کی باتیں ان کو دور کر کے اسے جلا دینا چاہتی ہے تا اس میں یقین کی قوت پیدا ہو جیسے جب کبھی کسی آدمی کو مسہل دیا جاتا ہے تو دست آور دوائی پیٹ میں جا کر ایک گڑ گڑاہٹ سی پیدا کر دیتی ہے اور تمام مواد ردّیہ اور فاسدہ کو حرکت اور جوش دے کر باہر نکالتی ہیں اسی طرح پر صادق ان ظنیات کو دور کرنا چاہتا ہے اور سچے علوم اور اعتقاد صحیحہ کی معرفت کرانی چاہتا ہے اور وہ باتیں اس دل کو جس نے بہت بڑا زمانہ ایک اور ہی دنیا میں بسر کیا ہوا ہوتا ہے ناگوار اور ناقابلِ عمل معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن آخر سچائی غالب آجاتی ہے اور باطل پرستی کی قوتیں مر جاتی ہیں اور حق پرستی کی قوتیں نشو و نما پانے لگتی ہیں۔ پس میں اس نور کو لے کر آیا ہوں اور دنیا میں قوتِ یقین کو پیدا کرنا چاہتا ہوں اور اس قوت کا پیدا ہونا صرف الفاظ اور باتوں سے نہیں ہو سکتا، بلکہ یہ ان نشانات سے نشو نما پاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مقتدرانہ طاقت سے صادقوں کے ہاتھ پر ظہور پاتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 365-366 ایڈیشن 2016ء)

”سنو! انسان کامل مومن اس وقت تک نہیں ہوتا، جب تک کفار کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت حاصل نہ کرلے اور یہ فطرت نہیں ملتی جب تک اس شخص کی صحبت میں نہ رہے جو گمشدہ متاع کو واپس لانے کے واسطے آیا ہے۔ پس جب تک وہ اس متاع کو نہ لے لے اور اس قابل نہ ہو جائے کہ مخالف باتوں کا اس پر کچھ بھی اثر نہ ہو تو اس وقت تک اس پر حرام ہے کہ اس صحبت سے الگ ہو کیونکہ وہ اس بچہ کی مانند ہے جو ابھی ماں کی گود میں ہے اور صرف دودھ ہی پر اس کی پرورش کا انحصار ہے۔ پس اگر وہ بچہ ماں سے الگ ہو جاوے تو فی الفور اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح اگر وہ صحبت سے علیحدہ ہوتا ہے تو خطرناک حالت میں جا پڑتا ہے۔ پس بجائے اس کے کہ دوسروں کو درست کرنے کے لئے کوشش کر سکتا ہو خود الٹا متاثر ہو جاتا ہے اور اوروں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے ہم کو دن رات جلن اور افسوس یہی ہے کہ لوگ بار بار یہاں آئیں اور دیر تک صحبت میں رہیں۔ انسان کامل ہونے کی حالت میں اگر ملاقات کم کر دے اور تجربہ سے دیکھ لے کہ قوی ہو گیا ہوں تو اس وقت اسے جائز ہو سکتا ہے کہ ملاقات کم کر دے کیونکہ بعید ہو کر بھی قریب ہی ہوتا ہے لیکن جب تک کمزوری ہے وہ خطرناک حالت میں ہے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 136 ایڈیشن 2016ء)

”وہ آدمی جو کسی تریاقی صحبت میں رہے اور اس طرح رہے جو رہنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو ایسے زہروں سے بچا لیتا ہے اور یہ بات کہ انبیاء علیہم السلام کی یا آسمانی کتابوں کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ بہت صاف امر ہے۔ دیکھو آنکھ میں بھی ایک روشنی اور نور ہے، لیکن وہ سورج کی روشنی کے بغیر دیکھ نہیں سکتی۔ آنکھ خدا نے دی ہے ساتھ ہی دوسری روشنی بھی پیدا کر دی ہے، کیونکہ یہ نور دوسرے نور کا محتاج ہے۔ اسی طرح اپنی عقل جب تک آسمانی نور اور بصیرت اس کے ساتھ نہ ہو کچھ کام نہیں دے سکتی۔ نادان ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم مجرد عقل سے بھی کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا نے جو طریق مقرر کیا ہے۔ اس کو حقارت کی نگاہ سے مت دیکھو۔ بہت سے اسرار اور امور ہیں جو مجھ پر کھولے گئے ہیں۔ اگر میں ان کو بیان کروں تو خاص آدمیوں کے سوا جو صحبت میں رہتے ہیں باقی حیران رہ جائیں۔

پس ان لوگوں کو دیکھ کر حیرت اور رونا آتا ہے جو کسی صادق کی پاک صحبت میں نہیں رہے۔ ان لوگوں کو جو ذاتیات پر اعتراض کرتے ہیں۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ وہ کوئی ایک اعتراض تو دکھائیں جو پہلے کسی نبی پر نہ کیا گیا ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو اعتراض آریوں نے کئے ہیں کیا وہ ان اعتراضوں سے جو مجھ پر ہوئے بڑھے ہوئے نہیں ہیں؟ حضرت مسیح پر یہودیوں نے جس قدر اعتراض کیے ہیں یا آریوں نے کئے ہیں۔ وہ دیکھو کس قدر ہیں؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر جس قدر الزام لگائے جاتے ہیں ان کا شمار تو کرو۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 137-138 ایڈیشن 2016ء)

سفید کپڑا اور صحبت

فرمایا: " كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (التوبہ : 119) بھی اسی واسطے فرمایا گیا ہے۔ سادھ سنگت بھی ایک ضرب المثل ہے۔ پس یہ ضروری بات ہے کہ انسان باوجود علم کے اور باوجود قوت و شوکت کے امام کے پاس ایک سادہ لوح کی طرح پڑا رہے تا اس پر عمدہ رنگت آوے۔ سفید کپڑا اچھا رنگا جاتا ہے اور جس میں اپنی خودی اور علم کا پہلے سے کوئی میل کچیل ہوتا ہے اس پر عمدہ رنگ نہیں چڑھتا۔ صادق کی معیت میں انسان کی عقدہ کشائی ہوتی ہے اور اسے نشانات دئے جاتے ہیں جن سے اس کا جسم منور اور روح تازہ ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 262-263 ایڈیشن 2016ء)

آپؑ فرماتے ہیں۔

"صادقوں کی صحبت میں رہنا بہت ضروری ہے خواہ انسان کیسا علم رکھتا ہو۔ طاقت رکھتا ہو، لیکن صحبت میں رہنے سے جو اس کے شبہات دور ہوتے ہیں اور اسے علم حاصل ہوتا ہے وہ دوسرے طور سے حاصل نہیں ہوتا۔"

(البدر جلد 2 نمبر 8 مورخہ 13 مارچ 1903ء صفحہ 59)

عادتوں کے کیڑے

پھر فرمایا۔ ’’زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔ ایک دن آنے کا ہے اور ایک دن جانے کا ہے معلوم نہیں کب مرنا ہے۔ علم ایک طاقت انسان کے اندر ہے۔ اس کے اوپر وساوس اور شبہات پڑتے ہیں۔ عادتوں کے کیڑے مثل برتن کی میل کی طرح انسان کے اندر چمٹے ہوئے ہیں۔ اس کا علاج یہی ہے کہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ:119) ۔ پس اگر آپ چند روز یہاں ٹھہر جاویں تو اس میں آپ کا کیا حرج ہے؟ اس طرح ہر ایک بات کا موقعہ آپ کو مل جائے گا دنیا کے کام تو یونہی چلے چلتے ہیں۔ اور کبھی ختم نہیں ہوتے۔

کارِ دنیا کسے تمام نہ کرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

بہت لوگ ہمارے پاس آئے اور جلد رخصت ہونے لگے۔ ہم نے ان کو منع کیا مگر وہ چلے گئے۔ آخر کار پیچھے سے انہوں نے خط روانہ کیے کہ ہم نے گھر پہنچ کر بنایا تو کچھ نہیں اگر ٹھہر جاتے تو اچھا ہوتا اور انہوں نے یہ بھی لکھا کہ ہمارا جلدی آنا ایک شیطانی وسوسہ تھا۔‘‘

(ملفوظات جلد4 صفحہ 263 ایڈیشن 2016ء)

برف کے تودوں پر چل کر

حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں: ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ جب دنیا ختم ہونے پر ہو گی تو اس اُمّت میں سے مسیح موعود پیدا ہو گا۔ لوگوں کو چاہیے کہ اس کے پاس پہنچیں خواہ ان کو برف پر چل کر جانا پڑے۔ اس لئے صحبت میں رہنا ضروری ہے کیونکہ یہ سلسلہ آسمانی ہے۔ پاس رہنے سے باتیں جو ہوں گی ان کو سنے گا جو کوئی نشان ظاہر ہوا سے سوچے گا۔ آگے ہی زندگی کا کون سا اعتبار تھا مگر اب تو جب سے یہ سلسلہ طاعون کا شروع ہوا ہے کوئی اعتبار مطلق نہیں رہا۔ آپ نفس پر جبر کر کے ٹھہریئے اور جو شبہ و خیال پیدا ہو وہ سناتے رہیے۔ اَن پڑھ اور اُمّی لوگ جو آتے ہیں ان کی باتیں اور شبہات کا سننا بھی

ہمارا فرض ہے۔ اس لئے آپ بھی اپنے شبہات ضرور سنائیے یہ ہم نہیں کہتے کہ ہدایت ہو یا نہ ہو۔ ہدایت تو امرِ ربّی ہے۔ کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 263-264 ایڈیشن 2016ء)

نیک اعمال کے لئے صحبت

فرمایا: "خدا کے فضل کے سوا تبدیلی نہیں ہوتی اعمالِ نیک کے واسطے صحبت صادقین کا نصیب ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ خدا کی سنت ہے ورنہ اگر چاہتا تو آسمان سے قرآن شریف یونہی بھیج دیتا اور کوئی رسول نہ آتا۔ مگر انسان کو عمل در آمد کے لئے نمونہ کی ضرورت ہے۔ پس اگر وہ نمونہ نہ بھیجتا رہتا تو حق مشتبہ ہو جاتا"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 266 ایڈیشن 2016ء)

مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

آپؑ فرماتے ہیں: "جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کی عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں خدا تعالیٰ اُن کو عزت دیتا اور خود اُن کے لئے ایک سپر ہو جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے من کان لِلّٰہ کان اللّٰہ لہٗ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جاوے اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 356)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات بطور نمونہ ازدیاد ایمان کے لئے اس کالم میں خاکسار نے رکھے ہیں۔ یہ موضوع بہت اہم اور بابرکت ہے۔ کسی نے صحبت کے مضمون کو گلاب اور دیگر پھولوں سے تشبیہ دی ہے کہ جہاں پھولوں کی کیاریاں ہوں وہاں سے آنے والی ہوائیں بھی خوشبودار ہو جاتی ہیں اور فضا مہک جاتی ہے۔ یہاں تک کہ گلاب کی پتیاں جس زمین پر گرتی ہیں وہ زمین بھی گلاب کی خوشبو سے معطر ہو جاتی ہے۔

پنجابی کے معروف صوفی شاعر میاں محمد بخش (مصنف منظوم مجموعہ کلام: سیف الملوک) نے کیا خوب کہا ہے

چنگے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان عطاراں
سودا پاویں مول نہ لیئے ھُلے آن ہزاراں
بُرے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان لوہاراں
کپڑے پاویں کُنج کُنج بیٹھیے چنکاں آن ہزاراں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کو کیا ہی نفیس اور پُر حکمت انداز میں بیان فرمایا ہے کہ ”ایک شخص کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری والا مفت میں خوشبو دے جائے گا۔ اس کی مہک سے تو فائدہ اٹھا جائے گا (یہ ذکر الٰہی کی محافل ہیں) اور بھٹی والے کے قریب بیٹھنے سے کپڑے جل جائیں گے اور اس کا بدبودار دھواں تنگ کرے گا۔“

(مسلم کتاب البِرّ و الصلۃ)

اللہ تعالیٰ ہمیں صلحاء اور نیک بزرگوں کی صحبت بالخصوص خلیفۃ المسیح کی پاکیزہ صحبت یعنی ارشادات و نصائح کو سننے اور ان پر بھرپور عمل کرنے کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 25 دسمبر 2021ء)

روزنامہ الفضل آن لائن کا تعارف
حضرت مصلح موعودؓ کے خواب کی تعبیر اور دُعاؤں کا اثر
برصغیر کے مسلسل شائع ہونے والے قدیم ترین روزنامہ کی
لازوال داستان اور انقلابی روئداد

سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ (خلیفۃ المسیح الثانی) نے مورخہ 18 جون 1913ء بروز بدھ قادیان سے ایک ایسا اخبار جاری فرمایا جو بعد میں خلافت کا دست و بازو ثابت ہوا اور خلافت کی آواز بنا۔ جس کا نام حضرت مولوی نور الدینؓ خلیفۃ المسیح الاوّل کو رؤیا میں ''الفضل'' بتایا گیا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ''اس مبارک انسان کا رکھا ہوا نام ''الفضل''، فضل ہی ثابت ہوا۔''

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 371)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہی اس کے پہلے ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر تھے۔ پہلے اخبار کے 16 صفحات تھے۔ اور عربی اعتبار سے 12 رجب 1331ھ کا دن تھا۔ آج انگریزی کیلنڈر کے اعتبار سے اس کو 108 سال سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور اور ربوہ سے اشاعت کی توفیق پاتا رہا۔ اسے پاکستان میں مخالفین احمدیت اور حکومتی سطح پر مشکلات کا سامنا بھی رہا۔ دسیوں دفعہ حکومتی پابندیوں اور قدغنوں کی زد میں آکر جبری بند رہا۔ اس کے ایڈیٹر مکرم مولانا نسیم سیفی، مینیجر مکرم آغا سیف اللہ اور پرنٹر مکرم قاضی منیر احمد کو قید کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں۔ آخری بار جب 6 دسمبر 2016ء کو اس پر حکومت کی

طرف سے جبری پابندی لگی تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ بعد خاکسار کو الفضل ربوہ کا ایڈیٹر مقرر فرما کر الفضل کے متبادل کے طور پر کوئی پرچہ نکالنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ ”گلدستہ علم وادب“ کے نام سے آن لائن ایک اخبار جاری کیا گیا جو کم وبیش پونے دو سال تک تشنہ روحوں کو سیراب کرتا رہا۔ بالآخر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2019ء کے موقع پر اصل نام اور تشخص یعنی روزنامہ الفضل کا آن لائن پرچہ جاری کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ انتظامیہ کے ساتھ تمام معاملات طے کر کے اور تمام ابتدائی ضروری امور طے کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 13 دسمبر 2019ء کو مسجد مبارک ٹلفورڈ اسلام آباد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اس اخبار کا تعارف فرما کر دنیا بھر کے احمدی احباب کو اسے پڑھنے، اس کی ترویج اور مضامین لکھ کر بھجوانے کی تلقین فرمائی اور نمازوں (جمعہ و نماز عصر) کی ادائیگی کے بعد اس کی ویب سائٹ کا افتتاح بھی فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے الفضل کا تعارف بیان کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں فرمایا:
”الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ اخبار روزنامہ الفضل آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18/جون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد کچھ عرصہ لاہور سے شائع ہوتا رہا۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں یہ ربوہ سے نکلنا شروع ہوا۔ اس قدیم اردو روزنامہ اخبار کا لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13/دسمبر 2019ء سے آغاز ہو رہا ہے۔ آج اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ آغاز ہو جائے گا جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہو گا۔ اس کی ویب سائٹ alfazlonline.org تیار ہو چکی ہے اور پہلا شمارہ بھی اس پر دستیاب ہے۔ یہاں ہماری آئی ٹی کی جو مرکزی ٹیم ہے انہوں نے اس کے لیے بڑا کام کیا ہے۔

اس میں الفضل کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے بہت کچھ موجود ہے جو ارشاد باری تعالیٰ کے عنوان کے تحت قرآن کریم کی آیات بھی آیا کریں گی اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت احادیث نبویؐ بھی ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے اقتباسات بھی ہوں گے۔ اسی طرح بعض

احمدی مضمون نگاروں کے مضمون اور دوسرے جو اہم مضامین ہیں وہ بھی ہوں گے۔ نظمیں بھی احمدی شعراء کی ہوں گی۔ یہ اخبار ویب سائٹ کے علاوہ ٹوئٹر پر بھی موجود ہے اور اینڈرائڈ (Android) کا ایپ (app) بھی بن گیا ہے۔ یہ کیونکہ اب روزانہ شروع ہو گیا ہے تو سوشل میڈیا کے ان ذرائع سے بھی اردو پڑھنے والے احباب کو استفادہ کرنا چاہئے اور اسی طرح مضمون نگار اور شعراء حضرات بھی اس کے لیے اپنی قلمی معاونت کریں تا کہ اچھے اور تحقیقی مضامین بھی اس میں شائع ہوں۔ اس ویب سائٹ میں روزانہ کے شمارہ کی پی ڈی ایف کی شکل میں امیج فائل بھی موجود ہو گی جس کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ڈاؤن لوڈ بھی کیا جا سکے گا جو پرنٹ کی شکل میں پڑھنا چاہیں وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بہرحال اس کا آج اِنْ شَآءَ اللّٰہُ آغاز ہو جائے گا۔ اسی طرح پیر کے روز اس میں خطبہ جمعہ کا مکمل متن جو ہے وہ شائع کیا جائے گا اور تازہ خطبے کا خلاصہ بھی بیان ہو جائے گا۔ تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ جمعے کے بعد اس کا افتتاح ہو جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13 دسمبر 2019ء)

اور اب اللہ کے فضل سے دو سال کے قلیل عرصہ میں (یہ دورانیہ قوموں کی زندگی میں آنکھ جھپکنے کے برابر بھی نہیں ہوتا) اس اخبار نے دنیا بھر کے اردو میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ میں اپنی موجودگی کی اہمیت کا لوہا منوایا ہے۔ پاکستان کے ملاؤں اور شرپسند عناصر کو اس کی پاکستان میں 9 ہزار کی تعداد میں اشاعت ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ اب اس تعداد سے تیس گنا سے زائد تعداد میں یہ پڑھا اور سراہا جاتا ہے، اس کے عقیدت مند اور قدردان دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بعض جبری پابندیوں کے علاوہ اردو صحافت کے میدان کارزار میں مسلسل شائع ہونے والا برصغیر پاک و ہند اور اب دنیا کا سب سے پرانا روزنامہ اخبار ہے جو نہ صرف جاری و ساری ہے بلکہ لاکھوں نیک روحوں کو اعلیٰ روحانی زندگی فراہم کر رہا ہے۔

مکرم محمد عمر تماپوری، کوآرڈینیٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے خاکسار کے نام ایک مکتوب میں لکھا۔ "مغربی دنیا میں اخبار الفضل کا ادبی معیار یقیناً قابلِ فخر ہے جو کبھی متحدہ ہندوستان کا خاصہ ہوا کرتا تھا۔ نیز لکھا کہ

اس اخبار کے ذریعہ مغربی دنیا میں اردو زبان کے پھیلاؤ کے امکانات روشن ہوئے ہیں اور اس کی خوشبو سرحدوں کو مضبوط کر رہی ہے۔ ایک طرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت، دوسری طرف اردو زبان کی خدمت بہت خوبصورت سنگم ہے یہ صرف اور صرف الفضل آن لائن کا ہی کارنامہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے بعد قریب کے دور میں جو اردو کے اخبارات برصغیر میں شائع ہوتے تھے وہ قریباً قریباً ماسوائے ایک آدھ کے (جیسے تہذیب الاخلاق گو ہفت روزہ رسالہ تھا مگر ماہوار کے طور پر اشاعت پاتا ہے) باقی سب بند اور معدوم ہو چکے ہیں۔ مگر روزنامہ الفضل، قادیان، لاہور اور ربوہ سے ہوتا ہوا اب لندن سے پوری آب و تاب کے ساتھ روزانہ آن لائن طلوع ہوتا اور اپنی کرنوں کی روشنی سے لاکھوں کو فیض یاب کرتا ہے۔ اور اب مخالفین کی زمینی حدوبست اور ان کی شرارتوں سے بہت دور محفوظ ہو کر آسمانی لامحدود وسعتوں میں داخل ہو چکا ہے۔ اور بقول مکرمہ امۃ الشافی رومی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھارت تازہ دودھ بطور مائدہ روزانہ آسمان سے اُتر کر ہم پیاسی روحوں کو سیراب کرتا ہے۔ انتہائی محدود عرصہ میں یہ اتنا مقبول ہوا کہ

- **مکرم سلیم الحق ایڈوکیٹ نے لندن سے مجھے بتایا کہ: الفضل ان دنوں Talk of the Town بن گیا ہے** بلکہ ایک دوست نے تاثر دیا کہ الفضل آن لائن کا گھر گھر چرچا ہے۔

ایسا کیوں نہ ہو؟ اس علمی اخبار اور روحانی نہر کی اہمیت و افادیت ازل سے مقدر تھی۔ بانی الفضل حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا۔

”یہ اخبار ثریا کے پاس ایک بلند مقام پر بیٹھا تھا۔ اس کی خواہش میرے لئے ایسی ہی تھی جیسے ثریا کی خواہش۔ نہ وہ ممکن تھی نہ یہ۔ آخر دل کی بے تابی رنگ لائی۔ امید بر آنے کی صورت ہوئی اور کامیابی کے سورج کی سرخی افق مشرق سے دکھائی دینے لگی۔“

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 369)

مندرجہ بالا ارشاد سے الفضل کا بلند مقام اظہر من الشمس ہے۔ یہ مدتوں سے ثریا میں تھا اور حضرت فضل عمرؓ اس کو ثریا سے لانے کا موجب ہوئے اور یوں لَنَالَہٗ رَجُلٌ اَوْرِجَالٌ مِّنْ اَبْنَآءِ الْفَارِسِ کی پیشگوئی کا ان معنوں میں بھی مصداق ٹھہرے۔

- **پھر آپؓ نے اس کی اہمیت یوں بیان فرمائی۔**

"سلسلہ احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے اخبارات میں سے سب سے مقدم الفضل ہے۔"

(الفضل 16 نومبر 1960ء)

- **پھر فرمایا۔**

"الفضل ہمارا مرکزی اخبار ہے۔"

(مشعلِ راہ جلد اوّل صفحہ 701)

الفضل تریاق ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے ایک دفعہ مجھے لکھا کہ میرے والد صاحب میرے نام الفضل جاری نہیں کرواتے۔ میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل رہے اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے۔ میں نے انہیں لکھا کہ الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا اور مذہبی آزادی نہیں رہے گی۔ لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کر لیا ہے کہ اس کے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کی کتابیں اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کے دوست اس پر اثر نہ ڈالیں اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھانے دیں اور تریاق سے بچایا جائے۔"

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 329)

اخبار کا نام اور اجراء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اجازت اور دُعاؤں سے خود استخارہ کرتے ہوئے اس تاریخی اور انقلابی اخبار کو 18 جون 1913ء بمطابق 12 رجب 1331ھ بروز بُدھ قادیان سے ہفت روزہ جاری فرمایا۔ یہ پہلا اخبار 26×20/4 کے 16 صفحات پر مشتمل تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اس اخبار کا نام "الفضل" رکھا جو آپؓ کو ایک رؤیا میں بتایا گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں کہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ الفضل نام رکھو۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ **"اس مبارک انسان کا رکھا ہوا نام "الفضل" فضل ہی ثابت ہوا۔"**

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 371)

گویا کہ فضل عمر کے نام سے معنون کرتے ہوئے جماعت اور دنیا کے لئے یہ اخبار فضل ثابت ہوا ہے۔ اور یہ وہی فضل ہے جس کا ذکر پیشگوئی مصلح موعود میں ان الفاظ میں ملتا ہے۔
"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 101 ایڈیشن 1989ء)

الفضل کا ابتدائی سرمایہ

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ میرا الفضل نکالنے کا پہلے ارادہ تھا مگر سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے نہ نکال سکا اور پیغام صلح پہلے نکل گیا۔

ابتدائی سرمایہ جس نے الفضل کی بنیادوں میں کنکریٹ کی سی مضبوطی کا کام کیا کے بارہ میں خود حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔

1913ء میں حضرت مصلح موعود نے الفضل جاری کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت ام ناصر صاحبہ نے ابتدائی سرمائے کے طور پر اپنا کچھ زیور پیش کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں اس طرح تحریک کی جس طرح خدیجہؓ کے دل میں رسول کریمؐ کی مدد کی تحریک کی تھی۔ انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں روپیہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنویں میں پھینک دینا اور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو (یہ بھی ایک عاجزی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی) جو اس زمانے میں شاید سب سے بڑا مذموم تھا۔ (آپ نے) اپنے دو زیور مجھے دے دیئے کہ میں ان کو فروخت کر کے اخبار جاری کر دوں۔ ان میں سے ایک تو ان کے اپنے کڑے تھے (سونے کے) اور دوسرے ان کے بچپن کے کڑے (سونے کے) تھے جو انہوں نے اپنی اور میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم کے استعمال کیلئے رکھے ہوئے تھے۔ میں زیورات کو لے کر اسی وقت لاہور گیا اور پونے پانچ سو کے وہ دونوں کڑے فروخت ہوئے اور اس سے پھر یہ اخبار الفضل جاری ہوا۔“

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 369)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”قارئین الفضل حضرت مصلح موعود کی اس پیاری بیٹی اور میری والدہ کو بھی الفضل پڑھتے ہوئے دعاؤں میں یاد رکھیں کہ الفضل کے اجراء میں گو بے شک شعور رکھتے ہوئے تو نہیں لیکن اپنے ماں باپ کے ساتھ آپ نے بھی حصہ لیا اور یہ الفضل جو ہے، آج انٹرنیشنل الفضل کی صورت میں بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ان کی دعائیں ہمیشہ ہمیں پہنچتی رہیں۔“

(الفضل 20 ستمبر 2011ء)

اغراض و مقاصد

- پھر ایک دفعہ آپؓ نے جماعت میں جاری اخبارات و رسائل جیسے بدر، الحکم اور ریویو کا ذکر کرنے کے بعد الفضل کے ذکر میں فرمایا۔

”(ان حالات میں) اس وقت سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت تھی جو احمدیوں کے دلوں کو گرمائے۔ ان کی سستی کو جھاڑے۔ ان کی محبت کو اُبھارے۔ ان کی ہمتوں کو بلند کرے۔“

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 369)

- پھر بانی الفضل فرماتے ہیں۔

”الفضل کا اجراء اس غرض سے بھی ہوا تھا کہ جب کوئی امر من الخوف و الامن پیش آئے تو خلیفۃ المسیح کی زبان بن کر گائیڈ کرنے کے لئے ایک اخبار ضروری چاہئے“

(الفضل 3 دسمبر 1913ء)

خلفاء الفضل کا مطالعہ کرتے ہیں

جماعت احمدیہ کی مبارک تاریخ بتاتی ہے کہ خلفائے عظام جماعتی آرگن الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ فرماتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے متعلق الفضل میں شائع ہوا کہ حضور (خلیفۃ المسیح الاوّل) اخبار الفضل کو بڑے شوق سے مطالعہ فرماتے ہیں۔

(الفضل 8/اکتوبر 1913ء)

بانی الفضل حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ مسندِ خلافت پر متمکن ہونے سے قبل خود ہی ایڈیٹر تھے۔ اخبار کا تمام مواد آپ کی نظروں سے گزر کر اور ایڈٹ ہو کر منظرِ عام پر آتا تھا۔ اگرچہ مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ اس کے ایڈیٹر تو نہ تھے لیکن آپ باقاعدگی سے اس کو زیرِ مطالعہ رکھتے تھے۔ آپؓ فرماتے ہیں۔

’’میرے سامنے جب کوئی کہتا ہے کہ الفضل میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اسے خریدا جائے تو میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ مجھے تو اس میں کئی باتیں نظر آجاتی ہیں آپ کا علم چونکہ مجھ سے زیادہ وسیع ہے اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو اس میں کوئی بات نظر نہ آتی ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ جب کسی کے دل کی کھڑکی بند ہو جائے تو اس میں کوئی نور کی شعاع داخل نہیں ہو سکتی پس اصل وجہ یہ نہیں ہوتی کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا بلکہ اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے اپنے دل کا سوراخ بند ہوتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا۔

اس سستی اور غفلت کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری اخباری زندگی اتنی مضبوط نہیں جتنی کہ ہونی چاہئے حالانکہ یہ زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے اور اس زمانہ میں اشاعت کے مراکز کو زیادہ سے زیادہ مضبوط ہونا چاہئے۔

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 543)

- ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں روز کا الفضل پیش ہوتا ہے۔ حضور باوجود بہت زیادہ مصروفیات کے اس کا مطالعہ فرماتے اور رہنمائی فرماتے رہتے ہیں۔ نیز ہر اخبار پر مطالعہ کے بعد Tick mark کا نشان لگا کر دستخط رقم ہوتے ہیں۔ گزشتہ دنوں جب ’’چھوٹی مگر سبق آموز بات‘‘ عنوان کے تحت درج ہوا کہ موٹاپے سے بچنے کے لئے ’’چ‘‘ سے تیار ہونے والی اشیاء جیسے چاول، چینی، چکنائی، چپاتی وغیرہ سے پرہیز کریں۔ یہ حصہ حضور کے سامنے سے گزرا تو خاکسار کے نام خط میں تحریر فرمایا کہ **’’پھر کیا کھائیں۔ اعتدال ضروری ہے۔‘‘**

پھر آپ نے 8 مئی 2009ء کے خطبہ جمعہ اور 19 جولائی 2009ء کے جلسہ سالانہ پر خطاب کرتے ہوئے دو مخلصین کے واقعات کا ذکر الفضل کے حوالہ سے بیان فرمایا کہ: میں نے الفضل کا ایک مضمون پڑھا، یا میں الفضل میں ایک مضمون دیکھ رہا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 مئی 2009ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔
''گزشتہ دنوں مَیں الفضل میں ایک مضمون دیکھ رہا تھا۔ مالی قربانی پہ کسی لکھنے والے نے لکھا۔ ربوہ میں کسی احمدی کا واقعہ تھا کہ وہ صاحب گوشت کی دکان پر کھڑے گوشت خرید رہے تھے۔ وہاں سے سیکرٹری مال کا سائیکل پر گزر ہوا تو اس شخص کو دیکھ کر جو سودا خرید رہا تھا، سیکرٹری مال صاحب وہاں رک گئے اور صرف یاددہانی کے لئے بتایا کہ آپ کا فلاں چندہ بقایا ہے۔ تو اس شخص نے پوچھا کہ کتنا بقایا ہے؟ جب سیکرٹری مال نے بتایا تو وہ کافی رقم تھی۔ تو انہوں نے وہیں کھڑے کھڑے وہ سیکرٹری مال کو ادا کر دی اور رسید لے لی۔ اور قصائی سے جو گوشت خریدا تھا وہ اس کو واپس کر دیا کہ آج ہم گوشت نہیں کھا سکتے۔ سادہ کھانا کھائیں گے۔''

(الفضل 23 جون 2009ء)

احباب کو مطالعہ کی تلقین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے بحیثیت قوم ترقی کرنے کے لئے الفضل کے مطالعہ کی طرف یوں توجہ دلائی۔
''لوگ کہہ دیتے ہیں الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ میں بھی کہتا ہوں الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں (بعض لوگ) کہ اگر الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا نہیں ہو گا تو اس کو لے کے پڑھنے کی کیا ضرورت۔ میں کہتا ہوں کہ اگر الفضل کا ایک مضمون بھی اعلیٰ پایہ کا ہے تو اسے لے کے اسے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ میں اس سے بھی آگے جاتا ہوں میں کہتا ہوں اگر الفضل میں ایک ایسا مضمون ہے جس میں ایک بات ایسی لکھی ہے جو آپ کو فائدہ پہنچانے والی ہے تو اس فائدہ کو ضائع نہ کریں آپ۔ اگر آپ نے بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے۔

(خطاب جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1979ء، الفضل 2 فروری 1980ء)

شکر گزاری کے لئے الفضل پڑھیں

سید نا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ 15/ اکتوبر 1971ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

"بڑا افسوس ہے کہ جماعت میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں جو الفضل کو پڑھتے نہیں ایک نظر ڈالا کریں شاید اس میں دلچسپی کی کوئی چیز مل جائے اور خصوصاً اللہ تعالیٰ کے جو فضل جماعت پر نازل ہو رہے ہیں ان کو پڑھا کریں، اس کے بغیر آپ شکر نہیں ادا کر سکتے کیونکہ جس شخص کو یہ احساس ہی نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کتنی رحمتیں اور برکتیں اس پر نازل کر رہا ہے وہ اللہ کا شکر کیسے ادا کرے گا اور احساس کیسے پیدا ہو گا جب تک آپ اپنے علم کو up to date نہ کریں یعنی آج تک جو فضل نازل ہوئے ہیں اس کا پورا علم نہ ہو۔"

(خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 463)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ، یو۔کے کی کلاس سے 17 مارچ 2007ء کو خطاب کرتے ہوئے دریافت فرمایا اور الفضل کے پہلے صفحے کے مطالعہ کی طرف یوں توجہ دلائی:۔

"الفضل ربوہ آتا ہے؟" اور تلقین فرمائی کہ الفضل کا پہلا صفحہ ملفوظات والا پڑھا کرو۔ اگر کوئی کتاب نہیں پڑھ رہے تو وہی پڑھو، رسالوں میں کوئی نہ کوئی اقتباس چھپا ہوتا ہے۔ اس میں سے پڑھا کرو۔ ابھی سے یادداشت میں فرق پڑ جائے گا اور عادت پڑ جائے گی"۔

(الفضل 18/ جون 2008ء)

- نیشنل مجلس عاملہ فن لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ورچوئل ملاقات مورخہ 12 نومبر 2021ء کے دوران ایک ممبر نے حضور سے سوال کیا کہ حضور لوگوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے کا شوق کیسے پیدا کریں؟

حضور انور نے فرمایا:۔ الفضل میں جو اقتباسات آتے ہیں۔ روزنامہ الفضل اور انٹرنیشنل الفضل کے شروع ہی میں پہلے صفحہ پر جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اقتباسات آتے ہیں وہی نکال کے ان کو دے دیا کریں۔ اس سے کم از کم کچھ نہ کچھ تو ان لوگوں کو پتہ چل جائے گا۔"

(روزنامہ الفضل آن لائن 14 دسمبر 2021ء)

13 دسمبر 2019ء کو الفضل کے اجراء کے وقت حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اس میں الفضل کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے بہت کچھ موجود ہے جو ارشاد باری تعالیٰ کے عنوان کے تحت قرآن کریم کی آیات بھی آیا کریں گی اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت احادیث نبویؐ بھی ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے اقتباسات بھی ہوں گے۔ اسی طرح بعض احمدی مضمون نگاروں کے مضمون اور دوسرے جو اہم مضامین ہیں وہ بھی ہوں گے۔ نظمیں بھی احمدی شعراء کی ہوں گی۔"

الفضل کے ذریعہ الہام
"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کی تکمیل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کئی طریق پر پورا ہوا۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ روزنامہ الفضل آن لائن کو بھی اس کا ایک ذریعہ بننے کی توفیق ملی۔ دنیا کے مشہور کناروں جیسے تائیوان، کریباتی، ناروے، پرتگال وغیرہ میں ہمارے مبلغین کو جب اخبار الفضل ملتا ہے تو وہ کئی ذرائع سے اس الہام کی تکمیل کا موجب ہوتے ہیں۔ جیسے

1. الفضل کو دنیا کے کنارے پر بیٹھ کر اس سے خود مستفید ہوتے ہیں۔
2. ان علاقوں میں موجود دیگر اردو بولنے والے احمدی و غیر احمدی حضرات تک Share کرتے ہیں۔

3. الفضل کے بعض حصوں بالخصوص پہلے صفحہ کو بطور درس و تدریس و خطبات مساجد میں پڑھ کر سناتے ہیں۔

4. اور سب سے بڑھ کر یہ کہ روز کی بنیاد پر الفضل کے کسی حصہ کا لوکل زبان میں ترجمہ کر کے اپنی ویب سائٹ، فیس بک، انسٹا گرام ٹوئٹر پر لگاتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کا ایک اہم اور بڑا ذریعہ ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

الفضل کا نیا ہدف
الفضل کی تعداد میں اضافہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ”اگر جماعت کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے پانچ فیصدی بھی اخبار کی اشاعت ہوتی تو 10 ہزار اخبار (الفضل) چھپنا چاہئے تھا۔

(مشعلِ راہ جلد اوّل صفحہ 701)

گو کہ بسیار کوشش کے جماعت یہ ہدف پورا نہیں کر پائی۔ لیکن آن لائن اجراء پر نہ صرف یہ گول عبور ہوا بلکہ اس سے کہیں زیادہ الفضل دنیا بھر میں پڑھا جانے لگا۔ لاکھوں کی تعداد میں احمدی احباب و خواتین کے Cellphones میں روزانہ کا اخبار موجود ہوتا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے اوپر بیان فرمودہ فارمولہ کو آج دنیا بھر میں پھیلی جماعت کی کل تعداد کے اردو بولنے اور پڑھنے والوں کا احاطہ کریں تو اس تعداد کا پانچواں حصہ 7 لاکھ کے لگ بھگ بنتا ہے۔ جن تک الفضل پہنچنا ضروری ہے۔ تب جا کر بانی الفضل حضرت مصلح موعودؓ کا ٹارگٹ حاصل ہوتا ہے۔ اگر دنیا بھر میں پھیلے لاکھوں الفضل سے دل و جان سے پیار و محبت کرنے والے قارئین اپنے تمام وسائل الفضل کی اشاعت کے لئے لگا دیں یعنی سوشل میڈیا کے تمام وسائل جیسے واٹس ایپ، فیس بک، انسٹا گرام، ٹوئٹر پر الفضل کو چسپاں کرنے کے علاوہ Status پر لگانے اور اپنے حلقہ احباب، عزیز و اقارب کو اس کے

Links روزانہ کی بنیاد پر کثرت سے بھیجیں تو یہ ٹارگٹ کوئی مشکل نہیں۔ اس لئے مشکل نہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اس جماعتی آرگن کے اجراء کے وقت یہ دعا کی تھی کہ

”اے میرے مولا! اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی رستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں تک وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔ اس سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔“

(الفضل 18 جون 1913ء)

شکر خداوندی

آج اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس نے الفضل کی تابناک تاریخ کے آن لائن کے دور میں حضرت مصلح موعودؓ کی اس بابرکت دعا کو پورا ہونے کے دن ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے کہ الفضل کے فیض کو لاکھوں تک پہنچا ہوا دیکھا۔ اے اللہ! ہم گواہ ہیں کہ تونے رِجَالٌ مِّنْ ھٰٓؤُلَآءِ الْفَارِسِ کے ایک بابرکت شخص کی دعاؤں کو سنتے ہوئے الفضل کی تعداد کو لاکھوں تک پہنچایا اور ہم یقین محکم رکھتے ہیں کہ آئندہ ہماری نسلوں میں یہ پیارا الفضل کروڑوں کو فیض پہنچا رہا ہو گا۔

یہاں وہ دُعا دینی مناسب معلوم ہوتی ہے جو سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ (مصلح موعود) نے 18 جون 1913ء کو ہفتہ وار الفضل جاری فرماتے ہوئے کی۔

”خدا کا نام اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے میں الفضل جاری کرتا ہوں... میں بھی اپنے ایک مقتدر اور راہنما اپنے مولا کے پیارے بندے کی طرح اس بحر ناپید اکنار میں الفضل کی کشتی کے چلانے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بصد عجز و انکسار یہ دعا کرتا ہوں کہ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىہَا وَمُرْسٰىہَا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اس کی برکت سے اس کا چلنا اور لنگر

ڈالنا ہو۔ تحقیق میرا رب بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے۔ اے میرے قادر مطلق خدا! اے میرے طاقتور بادشاہ! اے میرے رحمان، رحیم مالک! اے میرے رب! میرے مولا! میرے ہادی! میرے رازق! میرے حافظ! میرے ستار! میرے بخشنہار! ہاں اے میرے شہنشاہ جس کے ہاتھوں میں زمین و آسمان کی کنجیاں ہیں اور جس کے اذن کے بغیر ایک ذرہ اور ایک پتہ نہیں ہل سکتا جو سب نفعوں اور نقصانوں کا مالک ہے۔ جس کے ہاتھ میں سب چھوٹوں اور بڑوں کی پیشانیاں ہیں۔ جو پیدا کرنے والا اور مارنے والا ہے۔ جو مار کر پھر جلائے گا اور ذرہ ذرہ کا حساب لے گا۔ جو ایک ذلیل بوند سے انسان کو پیدا کرتا ہے۔ جو ایک چھوٹے سے بیج سے بڑے بڑے درخت اگاتا ہے۔ ہاں اے میرے دلدار میرے محبوب خدا تو دلوں کا واقف ہے۔ اور میری نیتوں اور ارادوں کو جانتا ہے۔ میرے پوشیدہ رازوں سے واقف ہے۔ میرے حقیقی مالک۔ میرے متولی تجھے علم ہے کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے۔ تیرے پاک رسول کے نام کے بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے۔ تو میرے ارادوں کا واقف ہے۔ میری پوشیدہ باتوں کا راز دار ہے۔ میں تجھی سے اور تیرے ہی پیارے چہرہ کا واسطہ دے کر نصرت و مدد کا امیدوار ہوں۔ تو جانتا ہے کہ میں کمزور ہوں میں ناتواں ہوں۔ میں ضعیف ہوں۔ میں بیمار ہوں۔ میں تو اپنے پہلے کاموں کا بوجھ بھی اٹھا نہیں سکتا۔ پھر یہ اور بوجھ اٹھانے کی طاقت مجھ میں کہاں سے آئے گی۔ میری کمر تو پہلے ہی خم ہے۔ یہ ذمہ داریاں مجھے اور بھی کبڑا کر دیں گی۔ ہاں تیری ہی نصرت ہے جو مجھے کامیاب کر سکتی ہے۔ صرف تیری ہی مدد سے میں اس کام سے عہدہ برآ ہو سکتا ہوں۔ تیرا ہی فضل ہے۔ جس کے ساتھ میں سرخرو ہو سکتا ہوں اور تیرے ہی رحم سے میں کامیابی کا منہ دیکھ سکتا ہوں۔ دین کی ترقی اور اس کی نصرت خود تیرا کام ہے اور تو ضرور اسے کر کے چھوڑے گا مگر ثواب کی لالچ اور تیری رضا کی طمع ہمیں اس کام میں حصہ لینے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ پس اے بادشاہ ہماری کمزوریوں پر نظر کر اور ہمارے دلوں سے زنگ دور کر اسلام کی ترقی کے دن پھر آئیں اور پھر یہ درخت بارآور ہو اور اس کے شیریں پھل ہم کھائیں اور تیرا نام دنیا میں بلند ہو تیری قدرت کا اظہار ہو۔ نور چمکے اور ظلمت دور ہو۔ ہم پیاسے ہیں اپنے فضل کی بارش ہم پر برسا اور ہمیں طاقت دے کہ تیرے سچے دین کی خدمت میں ہم اپنا جان و مال قربان کریں اور

اپنے وقت اس کی اشاعت میں صرف کریں۔ تیری محبت ہمارے دلوں میں جاگزیں ہو اور تیرا عشق ہمارے ہر ذرہ میں سرایت کر جائے۔ ہماری آنکھیں تیرے ہی نور سے دیکھیں اور ہمارے دل تیری ہی یاد سے پُر ہوں اور ہماری زبانوں پر تیرا ہی ذکر ہو تو ہم سے راضی ہو جائے اور ہم تجھ سے راضی ہوں تیرا نور ہمیں ڈھانک لے اے میرے مولا اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی رستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں تک وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔ اس سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔ میری نیتوں کا تو واقف ہے، میں تجھے دھوکا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میرے دل میں خیال آنے سے پہلے تجھے اس کی اطلاع ہوتی ہے۔ پس تو میرے مقاصد و اغراض کو جانتا ہے اور میری دلی تڑپ سے آگاہ ہے لیکن میرے مولا میں کمزور ہوں اور ممکن ہے کہ میری نیتوں میں بعض پوشیدہ کمزوریاں بھی ہوں تو ان کو دور کر اور ان کے شر سے مجھے بچالے اور میری نیتوں کو صاف کر اور میرے ارادوں کو پاک کر تیری مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ پس اس ناتوان وضعیف کو اپنے دروازہ سے خائب و خاسر مت پھیریو کہ تیرے جیسے بادشاہ سے میں اس کا امیدوار نہیں تو میرا دستگیر ہو جا اور مجھے تمام ناکامیوں سے بچالے۔ آمین ثم آمین“۔

(الفضل 18 جون 1913ء صفحہ 3)

اللہ تعالیٰ ان دُعاؤں کا الفضل کو اور ہم سب کو وارث بنائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 15 جنوری 2022ء)

آئیں! آج الفضل کے حوالے سے باتیں کریں

آج سنہ ہجری کے اعتبار سے 1443ھ کا 12 رجب ہے اور آج سے ٹھیک 112 اسلامی سال قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالی نے الفضل جاری فرمایا۔ آئیں اس کی مبارک سالگرہ پر الفضل ہی کے حوالہ سے کچھ باتیں کریں اور اس کی ترقی وترویج کے لئے نئے عہد وپیمان باندھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے حقوق ادا کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1938ء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:
روزنامہ الفضل سلسلہ احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے اخبارات میں سے سب سے مقدم الفضل ہے مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت کی اخبارات اور لٹریچر کی اشاعت کی طرف اتنی توجہ نہیں جتنا متوجہ ہونے کی ضرورت ہے، اتنی وسیع جماعت میں جو سارے ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے اور جس کی سینکڑوں انجمنیں ہیں صرف دو ہزار کے قریب الفضل کی خریداری ہے حالانکہ اتنی وسیع جماعت میں الفضل کی اشاعت کم از کم پانچ سات ہزار ہونی چاہئے۔ ایک علمی اور مذہبی جماعت میں الفضل کی اس قدر کم خریداری بہت ہی افسوسناک ہے۔

(الفضل 16 نومبر 1960ء)

الفضل خرید کر پڑھنے کی تحریک

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

میرے سامنے جب کوئی کہتا ہے کہ الفضل میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اسے خریدا جائے تو میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ مجھے تو اس میں کئی باتیں نظر آجاتی ہیں آپ کا علم چونکہ مجھ سے زیادہ وسیع ہے اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو اس میں کوئی بات نظر نہ آتی ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ جب کسی کے دل کی کھڑکی بند ہو جائے تو اس میں کوئی نور کی شعاع داخل نہیں ہو سکتی پس اصل وجہ یہ نہیں ہوتی کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا بلکہ اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے اپنے دل کا سوراخ بند ہوتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا۔

اس سستی اور غفلت کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری اخباری زندگی اتنی مضبوط نہیں جتنی کہ ہونی چاہئے حالانکہ یہ زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے اور اس زمانہ میں اشاعت کے مراکز کو زیادہ سے زیادہ مضبوط ہونا چاہئے۔
(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 543)

خریداروں میں اضافہ کی ضرورت

حضرت مصلح موعود نے 7/نومبر 1954ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:
ہمارے ملک میں اخبارات اور رسائل پڑھنے کا شوق بہت کم ہے۔ الفضل ہمارا مرکزی اخبار ہے لیکن اس کی اشاعت بھی ابھی دو ہزار ہے حالانکہ ہماری جماعت بہت بڑھ چکی ہے۔ اگر جماعت کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے پانچ فیصدی بھی اخبار کی اشاعت ہوتی تو دس ہزار اخبار چھپنا چاہئے تھا اور صرف مردوں میں اس کی خریداری ہوتی تب بھی پانچ ہزار خریدار ہونے چاہئے تھے۔ مگر الفضل کا خطبہ نمبر 24 سو چھپتا ہے اور یہ تعداد بھی بڑا زور مارنے کے بعد ہوئی ہے ورنہ پہلے تو بہت ہی بدتر حالت تھی۔ صرف گیارہ بارہ سو اخبار چھپتا تھا۔ میں نے زور دیا تو چھبیس سو تک اس کی خریداری پہنچ گئی لیکن پارٹیشن کے بعد چونکہ میں نے ذاتی طور پر اس کی اشاعت میں دلچسپی نہیں لی اس لئے پھر اس کی خریداری بیس سو تک آگئی ہے۔ لیکن میں

سمجھتا ہوں اگر جماعت توجہ کرے تو چار پانچ ہزار تک اس کی بکری ہو سکتی ہے اور پھر ایسی صورت میں الفضل کا حجم بھی بڑھایا جا سکتا ہے اور اس کے مضمون میں بھی تنوع پیدا کیا جا سکتا ہے۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 701)

الفضل بطور تریاق

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:
ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے ایک دفعہ مجھے لکھا کہ میرے والد صاحب میرے نام الفضل جاری نہیں کرواتے۔ میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل رہے اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے۔ میں نے انہیں لکھا کہ الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا اور مذہبی آزادی نہیں رہے گی۔ لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کر لیا ہے کہ اس کے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کی کتابیں اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کے دوست اس پر اثر نہ ڈالیں اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھانے دیں اور تریاق سے بچایا جائے۔

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 329)

الفضل کی ضرورت

بحیثیت قوم ترقی کرنے کے لئے الفضل کا مطالعہ ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:
لوگ کہہ دیتے ہیں الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ میں بھی کہتا ہوں الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں (بعض لوگ) کہ اگر الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا نہیں ہو گا تو اس کو لے کے

پڑھنے کی کیا ضرورت۔ میں کہتا ہوں کہ اگر الفضل کا ایک مضمون بھی اعلیٰ پایہ کا ہے تو اسے لے کے اسے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ میں اس سے بھی آگے جاتا ہوں میں کہتا ہوں اگر الفضل میں ایک ایسا مضمون ہے جس میں ایک بات ایسی لکھی ہے جو آپ کو فائدہ پہنچانے والی ہے تو اس فائدہ کو ضائع نہ کریں آپ۔ اگر آپ نے بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے۔

(خطاب جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1979ء)

(الفضل 24 فروری 1980ء)

شکر گزاری کے لئے الفضل پڑھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 15/ اکتوبر 1971ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:
بڑا افسوس ہے کہ جماعت میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں جو الفضل کو پڑھتے نہیں ایک نظر ڈالا کریں شاید اس میں دلچسپی کی کوئی چیز مل جائے اور خصوصاً اللہ تعالیٰ کے جو فضل جماعت پر نازل ہو رہے ہیں ان کو پڑھا کریں، اس کے بغیر آپ شکر نہیں ادا کر سکتے کیونکہ جس شخص کو یہ احساس ہی نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کتنی رحمتیں اور برکتیں اس پر نازل کر رہا ہے وہ اللہ کا شکر کیسے ادا کرے گا اور احساس کیسے پیدا ہو گا جب تک آپ اپنے علم کو up to date نہ کریں یعنی آج تک جو فضل نازل ہوئے ہیں اس کا پورا علم نہ ہو۔

(خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 463)

الفضل کا پہلا صفحہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ یو۔کے کی کلاس سے 17 مارچ 2007ء کو خطاب کرتے ہوئے دریافت فرمایا:۔

الفضل ربوہ آتا ہے؟ اور تلقین فرمائی کہ الفضل کا پہلا صفحہ ملفوظات والا پڑھا کرو۔ اگر کوئی کتاب نہیں پڑھ رہے تو وہی پڑھو، رسالوں میں کوئی نہ کوئی اقتباس چھپا ہوتا ہے۔ اس میں سے پڑھا کرو۔ ابھی سے یادداشت میں فرق پڑ جائے گا اور عادت پڑ جائے گی۔

(الفضل 18 جون 2008ء)

الفضل کا ایک مضمون

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 مئی 2009ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ گزشتہ دنوں مَیں الفضل میں ایک مضمون دیکھ رہا تھا۔ مالی قربانی پہ کسی لکھنے والے نے لکھا۔ ربوہ میں کسی احمدی کا واقعہ تھا کہ وہ صاحب گوشت کی دکان پر کھڑے گوشت خرید رہے تھے۔ وہاں سے سیکرٹری مال کا سائیکل پر گزر ہوا تو اس شخص کو دیکھ کر جو سودا خرید رہا تھا، سیکرٹری مال صاحب وہاں رک گئے اور صرف یاددہانی کے لئے بتایا کہ آپ کا فلاں چندہ بقایا ہے۔ تو اس شخص نے پوچھا کہ کتنا بقایا ہے؟ جب سیکرٹری مال نے بتایا تو وہ کافی رقم تھی۔ تو انہوں نے وہیں کھڑے کھڑے وہ سیکرٹری مال کو ادا کر دی اور رسید لے لی۔ اور قصائی سے جو گوشت خریدا تھا وہ اس کو واپس کر دیا کہ آج ہم گوشت نہیں کھا سکتے۔ سادہ کھانا کھائیں گے۔

(الفضل 23 جون 2009ء صفحہ 4)

الفضل کی سعادت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ 2009ء کے انتظامات کا معائنہ کرتے ہوئے 19 جولائی 2009ء کو فرمایا:

چند دن ہوئے میں نے الفضل میں ایک مضمون پڑھا، پروازی صاحب کا تھا کہ جلسہ کے دنوں میں ایک خاتون بڑی مستعدی سے اپنے ٹائلٹ میں جو بھی کوئی جاتا تھا اس کے بعد فوری طور پر صفائی کرتی تھیں اور بڑا اصاف رکھا ہوا تھا۔ Gloves پہنے ہوئے اور دیکھنے میں بڑی رکھ رکھاؤ والی خاتون لگتی تھیں۔ تو خیر ایک خاتون جو اندر گئی Washroom استعمال کرنے کے بعد ان کو بڑا خیال آیا پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ کیونکہ یہ لگتاہے بڑی رکھ رکھاؤ والی خاتون ہیں۔ لیکن مستعدی سے یہ کام کر رہی ہیں عورتوں کے لئے میں خاص طور پر یہ بات کر رہا ہوں۔ بتانے والے نے ان کو بتایا کہ چوہدری شاہنواز صاحب کی بیگم ہیں اور ہر سال یہ کہہ کر یہاں ڈیوٹی لگواتی ہیں۔ کہ میری ڈیوٹی جو ہے وہ صفائی میں لگائی جائے...... لکھنے والے نے لکھا کہ کئی دفعہ ان کو کہا بھی گیا کہ کہیں اور ڈیوٹی دے دیں لیکن وہ زور دے کر صفائی کے اوپر ڈیوٹی لگواتی تھیں اور بڑی مستعدی سے کام کیا کرتی تھیں۔

(الفضل 18 جون 2010ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 14 فروری 2022ء)

الفضل آن لائن کے یوم مسیح موعود نمبر 2022ء کا شاہکار موضوع
”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“

ادارہ روزنامہ الفضل کا آغاز سے ہی یہ طرّہ امتیاز رہا ہے کہ ہر اہم جماعتی دن کی یاد میں وہ خصوصی نمبر شائع کرتا چلا آرہا ہے، جس میں اس دن کی مناسبت سے مضامین، نثر و نظم میں شاہکار متبرک تحریرات اور بہت کچھ، بس یہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ علم و معرفت کی روحانی، اخلاقی نہر جاری ہوتی ہے، جو پیاسوں کی آبیاری کرتی اور ان کی پیاس بجھاتی ہے۔ جیسے یوم میلاد النبیؐ کے موقع پر خاتم النبیین ﷺ یا سیرت رسولؐ نمبر، 23 مارچ کی مناسبت سے مسیح موعودؑ نمبر جس میں آپؑ کے پیغام و تعلیمات کی اشاعت و ترویج پر باتیں ہوتی ہیں، 20 فروری کو یوم مصلح موعودؓ نمبر، اس خصوصی شمارے میں ملت کے فدائی پر خدا کی رحمتوں کا ذکر ہوتا ہے اور 27 مئی کو خلافت احمدیہ نمبر، اس اہم نمبر میں خلافت کی برکات، اس دور میں اس نعمت کی اہمیت اور افادیت کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔

یہی مبارک طریق 2019ء سے روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے شماروں کی شان بڑھاتا آرہا ہے، کیونکہ خلافت خامسہ کے اس ترقی یافتہ دور میں روزنامہ الفضل، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشوں کے نتیجہ میں اپنی ترقی اور ترویج کی منازل طے کرتا ہوا ڈیجیٹل سسٹم میں داخل ہو کر آن لائن کی صورت میں جاری ہوا ہے۔ امسال ادارہ الفضل آن لائن کو 23 مارچ 2022ء کو سالار احمدیت حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیشگی اجازت و دُعا سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ کے عنوان پر تاریخی نمبر نکالنے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

مذکورہ بالا نمبرز کے تفصیلی مواد پر مشتمل ضخیم شمارہ کو بعض اوقات مکمل مطالعہ کرنے میں دقت کی وجہ سے قارئین کی سہولت کی خاطر کچھ عرصہ سے خصوصی نمبرز کو پورا ہفتہ یعنی 6 دنوں پر مضامین کو پھیلا دیا جاتا ہے۔ جس سے قارئین کرام کو روزانہ خصوصی موضوع کا شمارہ پڑھنا سہل ہو جاتا ہے۔ اس طرح دلچسپی میں اضافہ اور الفضل کو پڑھنے کی تعداد بھی خاطر خواہ بڑھ جاتی ہے۔ اگر کسی اہم عنوان پر ایک ہی دن میں 50 صفحات کا خصوصی نمبر جاری کریں تو روزنامہ ہونے کی وجہ سے اگلے روز ہی روٹین کا پرچہ آرہا ہوتا ہے۔ گویا ابھی گزشتہ شمارہ پورا پڑھا نہیں اور اگلا سبق تیار ہو جاتا ہے۔ اس لئے ادارہ ہذا کے فیصلہ کے مطابق متعلقہ موضوع کے مواد کو 6 دنوں میں ہی پھیلا دیا جاتا ہے۔ زیر نظر موضوع کے موصولہ مواد کو مؤرخہ 21 مارچ تا 26 مارچ پر adjust کیا جا رہا ہے جو ”یوم مسیح موعود نمبر 2022ء“ کہلائے گا۔ ان شاء اللہ۔ انتظامی لحاظ سے ایسا کرنا قدرے مشکل تو ضرور ہے لیکن اپنے معزز قارئین کی آسانی، سہولت اور افادہ حاصل کرنے کی تعداد میں اضافہ کا سوچا جائے تو کوفت اور مشکل بھی بھاری نہیں لگتی۔

ہمارے ایک مستقل قاری اور روزنامہ الفضل ربوہ کے سابقہ ایڈیٹر مکرم عبد السمیع خان، حال استاد جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے اس سلسلہ میں اپنے ایک مضمون میں ”زمین کے کناروں“ کی تشریح کی ہے۔ ان کے اس ذوقی نکتے کو پورا کرتے ہوئے ہم اس خصوصی نمبر میں 29 مضامین شامل کر رہے ہیں جن میں 24 ممالک کا محل وقوع، حدود اربعہ اور ان میں جماعت احمدیہ کا نفوذ اور برق رفتار ترقیات، 70 سے زائد صفحات پر مشتمل، تاریخ کے آئینہ میں پیش کی جا رہی ہیں۔ اس تعریف (جو ذیل میں دی جا رہی ہے) کے مطابق 80 سے زائد ممالک، جزائر اور علاقوں کی فہرست تیار ہوئی ہے۔ ان 24 کے علاوہ دیگر پر کام جاری ہے جس کو آئندہ کسی وقت قسط نمبر 2 کے لبادہ میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ اس کی کامیاب تکمیل کے لئے قارئین کرام سے دُعا کی درخواست ہے۔

اس وقت ہم مضمون نگاروں کے مضامین میں سے کچھ خلاصہ ہی یہاں شامل کریں گے۔ تاکہ قارئین کا مزا برقرار رہے، اور اس خصوصی نمبر کے انتظار میں ان کو لطف محسوس ہو۔

دنیا کے کناروں کی تشریح

"زمین کے کناروں" کی تعریف کرتے ہوئے مکرم عبد السمیع خان تحریر کرتے ہیں۔

1. زمین تو عرف عام میں گول ہے، اور گول چیز کا کوئی کنارہ نہیں ہوتا۔ اس لئے اس الہام میں دنیا کے کناروں سے مراد زمین پر موجود ہر جگہ ہو سکتی ہے یعنی زمین کے چپے چپے پر تیری تبلیغ پہنچے گی۔
2. وہ معروف مقامات جنہیں دنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے جہاں آبادیاں ختم ہو جاتی ہیں اور سمندروں کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔
3. ناروے کے شہر شون کے شمال میں ایک مقام End of the world کہلاتا ہے۔
4. قطب شمالی کے قریب واقع ملک فن لینڈ کو دنیا کا آخری سرا کہا جاتا ہے۔ اسی طرح امریکہ، روس، اور کینیڈا کے شمالی علاقوں کو بھی آخری کنارہ کہا جاتا ہے۔ نیز قطب جنوبی اور براعظم انٹارکٹکا کو بھی دنیا کا آخری کنارہ سمجھا جاتا ہے۔ وہاں صرف چند سائنس دان رہتے ہیں جو سائنسی تحقیقات کرتے ہیں۔
5. فجی جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے اور دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے، اسے بھی کنارہ کہا جاتا ہے۔
6. کہتے ہیں کہ دنیا میں سب سے پہلے سورج جاپان میں طلوع ہوتا ہے۔
7. بحر الکاہل میں موجود ریاست ساموا نے دسمبر 2021ء میں اپنے معیاری وقت کو تبدیل کر دیا ہے اور اس طرح اس ریاست میں دنیا سب سے پہلے سورج طلوع ہوتا دیکھتی ہے۔

8. اگر آپ نقشے پر شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک نظر دوڑائیں تو جتنے ممالک اور خطے ساحل سمندر پر موجود ہیں وہ سب زمین کے کنارے کہلا سکتے ہیں۔ ان کی بھاری اکثریت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ چند جزائر ایسے ہوں جو ابھی اس نور سے منور نہیں ہوئے، کوئی بعید نہیں کہ چند سالوں میں وہاں بھی حضرت اقدس علیہ السلام کا پیغام پہنچ جائے۔

* حضرت مسیح موعودؑ کو جب اوائل 1898ء میں اس عظیم پیشگوئی پر مشتمل الہام ہوا تو ایڈیٹر الحکم حضرت مولانا شیخ یعقوب علی عرفانیؓ نے اپنے اخبار یعنی الحکم قادیان جلد 2 شمارہ نمبر 5-6 مورخہ 27 مارچ و2۔ اپریل 1898ء صفحہ 13 میں تحریر فرمایا کہ:
''میں دیکھتا ہوں کہ اس مقدس الہام کے پورا ہونے کی بہت سی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔''

ان کا یہ تحریری نوٹ تذکرہ، ایڈیشن 2004ء کے صفحہ 260 میں شامل ہے۔

یہ صورتیں جن کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا۔ ان میں صحابہ کرامؓ، مبلغین کرام، لٹریچر، قرآن کریم کی اشاعت، مساجد کے قیام، مرکزی نمائندوں کے دورہ جات کے علاوہ مواصلاتی ذرائع بشمول ریڈیوز، ٹی وی اسٹیشنز بالخصوص ایم ٹی اے کی نشریات ہیں جن نشریات میں خلفائے کرام کے خطبات و خطابات بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے زمین کے کناروں تک اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے، تاریخ احمدیت ہمیں بتلاتی ہے کہ آج سے 100 سال قبل دنیا کے مختلف کناروں جیسے برطانیہ، سیرالیون اور امریکہ تک احمدیت کا پیغام قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ، لٹریچر اور چند کتب کے ذریعہ پہنچا تھا۔

جہاں تک ذرائع رسل و رسائل اور جرائد و اخبارات کا تعلق ہے۔ ان میں آج کے اس میڈیا کے تیز ترین دَور میں روزنامہ الفضل آن لائن نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے اور ابھی بھی بڑی شان سے کر رہا ہے۔ دنیا بھر میں پھیلے الفضل آن لائن کے 160 سے زائد فعال نمائندگان جب رپورٹس دیتے ہیں بالخصوص دنیا

کے ان مخصوص کناروں پر خدمات بجالانے والے نمائندگان جو عالمی سطح پر بھی زمین کے کنارے مانے جاتے ہیں اور ان میں سے Dateline بھی گزرتی ہے وہ روزنامہ الفضل کے حوالہ سے جب رپورٹس بھجواتے ہیں تو دل خدا کی حمد کے ترانے گاتا اور عش عش کر اٹھتا ہے اوراس لمحے آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہونے کو دل کرتا ہے کہ 9 ہزار کی تعداد میں چھپنے والے اخبار کو پاکستان میں چند نام نہاد ملاؤں نے حکومتی سرپرستی اور آشیر باد سے بند کرنے کوشش کی۔ آج وہ اس تعداد کے مقابل پر پچیس سے تیس گنا زائد تعداد میں دنیا کے کونوں فجی، طوالو، کیری بتی، سموا، مارشل آئی لینڈ، مالوٹ،ناروے، ماریشس، پُرتگال، نیوزی لینڈ،ساؤتھموے، گوادالوپ، امریکہ، کینیڈا، بعض لاطینی امریکہ کی جنوبی ریاستیں، بعض رشین ریاستیں، فن لینڈ، مڈغاسکر، مالٹا اور Microneshia آئی لینڈ وغیرہ میں جب الفضل روزانہ لانچ کرتا ہے تو ہمارے مبلغین کرام بعض جزائر میں فجر کی نماز کے بعد اسپیکرز میں الفضل کا پہلا صفحہ (جس میں قرآن کریم، حدیث، ارشاد مسیح موعودؑ اور فرمان خلیفہ وقت ایک ہی موضوع پر ہوتے ہیں) کالوکل زبانوں میں ترجمہ کر کے سناتے ہیں تو دنیا کے کونوں کونوں میں الفضل آن لائن، اسلام و احمدیت کے پیغام پہنچانے کا ذریعہ بن رہا ہوتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ جس کی وجہ سے فضا الفضل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو شرح وبسط کے ساتھ پھیلانے سے معطر ہو رہی ہوتی ہے۔ اور بعض مبلغین جب الفضل آن لائن یا اس کے بعض حصوں کا ترجمہ کر کے اپنی ویب سائٹس کو مزین کرتے ہیں، اپنے وٹس ایپ کے اسٹیٹس پر لگاتے ہیں اور بعض انسٹا گرام، فیس بک اور ٹوئٹرز کے ذریعہ اپنے علاقوں میں الفضل کا پرچار اور ترویج کر رہے ہوتے ہیں تو دراصل یہ اعلانِ عام اللہ کے نام کا ہے، یہ تبلیغ سیدنا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ سلم کی تعلیمات کی ہے، یہ اشاعت اللہ کی کتاب قرآن کریم میں بیان احکام الٰہی کی ہے اور یہ پرچار آج اسلام کی حقیقی نمائندہ جماعت احمدیہ کی تعلیمات کا ہے جو درحقیقت اسلام ہی کی حقیقی تعلیمات ہیں۔

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سرکردگی، ولولہ انگیز قیادت اور رہنمائی میں آپ کی دُعاؤں کے ساتھ الفضل آن لائن کو جو اعلیٰ مقام ورتبہ عطا فرمایا ہے یہ

محض اور محض اللہ تبارک و تعالیٰ کا فضل ہے جس پر ہمیں اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر حمد اور شکرانے کے گیت بلند کرنے چاہئیں۔ اور اللّٰہ اکبر، سبحان اللّٰہ اور الحمد للّٰہ کی صدائیں بلند کرنی چاہئیں۔

ان نام نہاد مولویوں نے نو ہزار کی تعداد میں طبع ہونے والے اللہ کے فضل کو روکنا چاہا اور آج یہ الفضل آن لائن کا سورج روزانہ ہی دنیا بھر کے کونے کونے میں بڑی شان کے ساتھ اسلام احمدیت کا پیغام لے کر چڑھتا ہے۔ جو ممبران الفضل ٹیم، نمائندگان، پروف ریڈنگ اور ایڈیٹنگ کرنے والی ٹیم کے ممبران اور قارئین، نثر نگار و شعراء کا مرہون منت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر و صحت میں برکتوں سے نوازے، نیز ان کے قلم کو تیز تر کرے اور مزید زور عطا فرمائے۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ

جب یہ دنیا بھر کی شش جہات میں اللہ اکبر کی صدا بلند کرتا اور اسلام کا انقلابی پیغام اپنے اندر سموئے ہوئے روزنام الفضل نمودار ہوتا ہے تو سب دنیادار پارٹیوں، گروپوں کے سطحی نعرے بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اس کا کوئی مقابل دور تک نظر نہیں آتا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ الفضل آن لائن کو چار چاند لگائے رکھے اور ہم سب کو اسلام واحمدیت کی آواز کو بلند سے بلند کرنے کے لئے اس کا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور اس کی ترقی و ترویج میں تمام کارکنان، خدمتگار، مددگار اور قارئین کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 21 مارچ 2022ء)

روزنامہ الفضل آن لائن کی تیاری کے انتھک مراحل اور مضمون نگاروں کا مطالبہ ”میرا مضمون کب شائع ہو گا؟“

جماعت احمدیہ کا مؤقر اخبار روزنامہ الفضل آن لائن، بفضل اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ انٹرنیٹ پر آن لائن ہونے کے صرف اڑھائی سال کے قلیل عرصہ میں ایک عالمی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور اکناف عالم میں لاکھوں کی تعداد میں روزانہ دیکھا اور پڑھا جاتا ہے بلکہ ہزاروں کی تعداد میں اس کے ساتھ محبّت کرنے والے ایسے ہیں جو روزانہ اپنے اپنے گھروں میں اس کے نئے پرچہ کی آمد کا انتظار کرتے ہیں۔

جب یہ پاکستان سے پرنٹ ہوتا تھا تو ہاکر کے ذریعہ گھروں میں اس کی آمد کا انتظار رہتا تھا اور گھر کے مکینوں میں اس روحانی مائدہ کے حصول کے لیے ایک دوڑ لگی رہتی تھی گویا اس کو پہلے پڑھنے کے لئے چھینا جھپٹی شروع ہو جاتی تھی۔ آج یہ اخبار گھروں میں موجود تمام فیملی ممبرز کے gadgets میں بیک وقت موجود ہوتا ہے اور اس سے پیار کرنے والے اس کو کھول کر آن لائن پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اور اب کینیڈا، آسٹریلیا اور دنیا کے بعض دیگر علاقوں میں احمدی احباب بالخصوص خواتین اپنے گھروں کے کام کاج کو جلدی جلدی مکمل کر کے اپنے اپنے Gadgets کے سامنے بیٹھ جاتی ہیں اور ایک ہی گھر کے تمام مکینوں میں دوڑ لگی نظر آتی ہے جب کہ ایک ہی گھر میں، ایک ہی کمرے میں، ایک ہی دالان اور ایک ہی باغیچہ میں الفضل کے مختلف محبّ اپنے پیارے اخبار کی تلاش میں سرگرداں پھرتے نظر آتے ہیں اور ایک دوسرے سے پہلے پڑھنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور بعض منتخب حصے پڑھ کر ایک دوسرے کو سناتے ہیں۔

پھر اسی پر بس نہیں بلکہ پڑھ لینے کے بعد مکمل اخبار یا قاری کے پسندیدہ حصے اپنی اپنی خوشبو لئے چند لمحوں میں پوری دنیا میں پھیل جاتے ہیں۔ کبھی وہ وَٹس ایپ کے گروپس میں گردش کرتے دکھائی دیتے ہیں تو کبھی سگنل پر اور دیگر میڈیمز پر نظر آتے ہیں۔ ویب سائٹ اور ای میلز اس کے علاوہ ہیں۔ روزانہ کا شمارہ فیس بک، انسٹاگرام، ٹوئٹر اور مختلف ذرائع ابلاغ پر بھی نہ صرف دیکھنے کو ملتا ہے بلکہ اس کی پسندیدگی کے جملے اور مضامین و آرٹیکلز پر آراء بھی شئیر (share) ہو رہی ہوتی ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں محبین الفضل جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا کی مختلف زبانوں کے علم سے فیض یاب کر رکھا ہے وہ الفضل کے بعض حصوں کو دنیا بھر کی زبانوں میں ترجمہ کر کے ان ذرائع ابلاغ کے ذریعہ الفضل کو شئیر کر رہے ہوتے ہیں۔

تاکہ مختلف زبانیں بولنے والے احمدی احباب وخواتین اس روحانی نہر سے پیاس بجھا کر استفادہ کر سکیں۔ حتّٰی کہ بعض اس کے پہلے صفحہ کو گھروں، مجلسوں اور مساجد میں نمازوں کے بعد درسوں میں پیش کرتے ہیں۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء

نچوڑ / نتیجہ

اوپر بیان شدہ روزنامہ الفضل کے ساتھ اس کے پیار کرنے والے احمدیوں کی محبت و الفت سے بھرے ہوئے تعلق کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ دنیا بھر سے قارئین کرام الفضل کو پڑھ کر ایک طرف نئے نئے مضامین و آرٹیکلز لکھ کر ادارہ ہٰذا کے ساتھ معاونت کرتے ہیں اور روزانہ ہی بیسیوں کی تعداد میں مضامین آرہے ہوتے ہیں۔ اُدھر الفضل میں شائع ہونے والی قارئین کی آراء و تبصروں کو پڑھ کر اپنی اپنی رائے کا اظہار کرنے میں مشغول نظر آتے ہیں۔ اس لیے اب الفضل آن لائن کی آمدہ ڈاک میں خاطر خواہ اضافہ کی وجہ سے اس کی دفتری فائلوں میں آرٹیکلز، مضامین، خطوط، تبصرے اور اعلانات کی بھرمار رہنے لگی ہے۔ ادارہ کی پوری کوشش رہی ہے کہ تمام مضمون نگاروں، آرٹیکل رائٹرز، مکتوب نویسوں، اعلانات لکھنے والوں اور تبصرہ کرنے والوں کو ان کی ارسال کردہ نگارش کی اہمیت اور اس کی آمد کی تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے حصّہ

رسدی کے مطابق ان کو پسندیدہ جریدہ میں جگہ ملے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ادارہ، مصنفین و محققین کی طرف سے آنے والی خوبصورت کاوشوں کے فلو (flow) میں بے پناہ اضافہ کے باوجود اب تک اسی اصول پر عمل پیرا ہے۔

اخبار کی تیاری

بعض مضمون نگار اپنی تحریر بھجواتے ہی اگلے لمحہ یہ پوچھنا شروع کر دیتے ہیں کہ ان کا مضمون کب شائع ہو گا؟ خاکسار سمیت روزنامہ الفضل کی تمام انتظامیہ ان کی بھجوائی گئی اعلیٰ تحریرات کی قدر کرتی ہے۔ اس موقع پر مناسب ہو گا کہ اخبار کی تیاری کے کچھ اہم امور اور ضروری مراحل ان کے گوش گزار کئے جائیں۔ ایسے مضمون لکھنے والے جن کا مضمون ادارہ کی ٹیبل پر پہنچنے سے پہلے ہی یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں بتایا جائے کہ ہمارا مضمون کب شائع ہو گا؟ ان سے خاکسار کی یہ مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ اپنے ذہن میں یہ بٹھالیں کہ مختلف مضامین و تحریرات کا انتخاب اور ان کی نوک پلک کو سنوار کر اس قابل بنانا کہ وہ روزنامہ الفضل کے معیار پر پورا اتریں کوئی آسان کام نہیں ہے، دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اخبار کی تیاری بڑا مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ ان مراحل پر خاکسار ایک طائرانہ نظر ڈال کر محترم قارئین کو بتانے کی کوشش کرتا ہے۔

1۔ سب سے اول تو اسلام نے دعا کا ہتھیار ہمیں سکھایا ہے۔ اخبار کی تیاری میں اس کا سہارا لیا جاتا ہے بالخصوص حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۲۷﴾ (طٰہٰ :26-27) کا ورد زبان پر جاری رہتا ہے۔ خاص طور پر یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ کو مد نظر رکھ کر یہ دُعا ہماری زبانوں پہ ہوتی ہے کہ الفضل کے قاری ان مضامین کو سمجھنے والے ہوں اور جس شمارہ پر تیاری شروع ہونے لگی ہے اس کا آخری نتیجہ اس آیت کے اگلے حصہ کے مطابق یہ نکلے کہ کَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا۔ وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا (طٰہٰ :34-35) کہ الفضل کے ذریعہ جب فضل خداوندی کا پھیلاؤ ہو تو ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں اور تجھے بہت یاد کریں۔

2۔ دوسرے نمبر پر تاریخ، دن، ہفتہ اور مہینہ دیکھنا پڑتا ہے کہ اسلامی و جماعتی تاریخ کے اعتبار سے کوئی اہم دن یا کوئی اہم واقعہ تو رونما نہیں ہوا۔ یا کوئی عالمی دن تو نہیں یا کسی جگہ کوئی عالمی کنونشن وغیرہ تو نہیں ہو رہا۔ اس مناسبت سے گودام کی فائلوں میں موجود آرٹیکلز کو دیکھا اور پرکھا جاتا ہے اور پہلے صفحے کے حوالہ سے بھی کوشش ہوتی ہے کہ اسی مناسبت سے یہ صفحہ تیار ہو۔

3۔ تیسرے نمبر پر منتخب میٹریل کو اخبار کے معین صفحات کے مطابق ٹیمپلیٹ میں ڈال کر مضامین کو ترتیب دیا جاتا ہے کہ کون سا مضمون کہاں اور کس صفحہ پر آئے گا۔ اس کو ترتیب دیتے وقت مضامین کی اسلامی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے نمبرنگ دی جاتی ہے۔

4۔ اس مرحلہ پر ہماری ٹیم میں موجود دو حفاظ کرام شمارہ میں تمام عربی حصوں بالخصوص قرآنی آیات کو چیک کرتے اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کو "alislam.org" سے نورہدیٰ فونٹ میں مِن و عَن اٹھالیں تاکہ قرآنی آیات کی کمپوزنگ اور ان کے اعراب میں ایک شوشے کی بھی غلطی کا امکان نہ ہو۔ یہ دونوں حفاظ کرام عربی حصوں کی درستی کے ساتھ ساتھ پورے اخبار پر سرسری نگاہ ڈال کر بعض امور کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء

5۔ پانچویں مرحلہ میں ٹیکنیکل ٹیم سے تمام مٹیریل، ورڈ فارمیٹ سے گرافکس پروگرام یعنی Indesign میں سیٹ ہو کر ایک شمارہ کی شکل پاتا ہے۔ اس مرحلہ میں کئی اور جزوی مراحل ہیں جن میں ڈیٹ لائن، صفحہ میں آنے والے چھوٹے بڑے مضامین کی سیٹنگ اور ان کو واضح کرنے اور دیدہ زیب بنانے کے لیے ڈیزائننگ، مضامین اور تحریرات کے بقیہ جات کو متعلقہ جگہ پر سیٹ کرنا اور ایک صفحہ کا دوسرے صفحہ کے ساتھ ربط کا خیال رکھنا وغیرہ۔

6۔ ان انتھک محنت والے کاموں کی تکمیل کے بعد بھی اخبار ابھی فائنل شکل میں نہیں آتا۔

یہاں تک ترتیب دیئے جانے کے بعد اخبار کو ہم ادارہ کی پروف کرنے والی ٹیم کے سپرد کر دیتے ہیں جو نہایت محنت شاقہ اور عرق ریزی سے جہاں ایک ایک سطر کی پروف ریڈنگ کرتی ہے وہاں حوالہ جات کی چیکنگ کے ساتھ ساتھ میٹریل پر بھی تنقیدی نگاہ ڈالتے ہیں کہ کیا اس شمارہ میں کوئی ایسا میٹریل تو نہیں جو جماعتی و اسلامی تعلیمات، روایات، تاریخ اور نظام سلسلہ کے قواعد کے منافی ہو؟

7۔ ساتویں مرحلہ میں پروف کرنے والی ٹیم کے کم از کم نو 9 مربیان کرام اور خاکسار کی طرف سے لگائی گئی غلطیوں کی نشان دہی کو ہمارے ایک مربی صاحب کمپیوٹر پر ایک ایک کر کے درست کرتے اور مکمل شمارہ پر ایک طائرانہ نگاہ ڈال کر اور شمارہ کو فائنل نظر ثانی کے لئے خاکسار کو ریفر کرتے ہیں۔

8۔ خاکسار پہلے ہی تمام مراحل میں لگنے والی غلطیوں کی ساتھ ساتھ نگرانی کر کے ہر پروف ریڈر کی غلطیوں پر اپنا جائزہ تحریری طور پیش کر رہا ہوتا ہے۔ اس سے قبل خاکسار پورے شمارہ پر ایک ابتدائی نگاہ ڈال کر بعض اہم امور کی طرف توجہ دلا چکا ہوتا ہے کہ مبادہ کہیں ادارہ کی پالیسی کے خلاف کوئی بات نہ ہو یا Punctuation کے درست استعمال کی نشان دہی کرنا اور ادارہ کے وضع کردہ قواعد کے مطابق عبارت اور حوالہ جات کو ترتیب دیا جانا شامل ہوتا ہے۔

اب کی بار پورے شمارہ پر بہت باریک بینی سے نگاہ ڈال کر ضروری امور پر مناسب ہدایات کے ساتھ ایک بار پھر غلطیاں درست کرنے کے لئے واپس جاتا ہے اور اپلوڈنگ کے لئے بھجوانے سے قبل آخری بار پھر بغور نظر ڈالی جاتی ہے۔

9۔ ہاں اس مرحلہ پر یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ گو اخبار میں جماعتی پروگرامز کو رپورٹ کرنے والے نمائندگان و دیگر کی طرف سے بھجوائی گئی فوٹوز و تصاویر ٹیکنیکل ٹیم کی طرف سے آغاز پر ہی کمپیوٹر پروگرام میں paste کر دی جاتی ہیں۔ تاہم اس آخری مرحلہ میں ایک بار ان کو بھی چیک کیا جاتا ہے۔ اور رپورٹر حضرات سے فونز پر رابطہ کر کے مزید اچھی تصاویر منگوانے میں متعلقہ شمارہ ایک دو روز مزید تاخیر کا شکار ہو جاتا ہے۔

10۔ گو اس مرحلہ پر تحریر کو مزید خوبصورت اور پر کشش بنانے اور اصلاح کے لئے مضمون نگاروں، شعراء سے فون پر رابطے بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔ ان میں بعض مضامین ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو خاکسار دنیا بھر میں پھیلی کمپوزنگ، ایڈیٹنگ اور پروف ریڈنگ کی آنریری ٹیم کے ممبران و ممبرات جن کے ذریعے غلطیاں لگ رہی ہوتی ہیں، نوک پلک درست ہو رہی ہوتی ہے۔ اس سارے Process میں ایک مضمون کی تیاری، اس کی ایڈیٹنگ اور اس کو قابل اشاعت بنانے میں کم از کم 20 سے 25 دن لگ جاتے ہیں اس صورتحال میں بعض دوست فون پر فون، میسج پر میسج کر کے اپنے مضمون کی طباعت کے متعلق دریافت کر رہے ہوتے ہیں بلکہ بعض تو جن کی تعداد بہت کم ہے ادھر مضمون بھجوایا اور اگلے ہی لمحے میسج آجاتا ہے کہ میں نے مضمون بھجوایا ہے کب شائع ہو گا۔

خاکسار اس جگہ ایک اور اہم بات بتانا ضروری سمجھتا ہے کہ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روزنامہ الفضل کی مقبولیت میں روز افزوں اضافہ کے ساتھ ساتھ اس کی آمدہ ڈاک میں شائع کروانے والے مضامین کی بھی بھرمار ہو چکی ہے۔ اسی وجہ سے ہر آنے والا مضمون اپنی متعلقہ لائن میں لگ کر اپنی باری کا انتظار کرتا ہے۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ صرف ایک شمارے کی تیاری کے احوال درج ہوئے ہیں اور قریباً ہر ممبر کے gadget پر دو سے تین بلکہ بعض اوقات پانچ شماروں پر at a time کام ہو رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ روزانہ کی بنیاد پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی منشاء مبارک کے مطابق الفضل کو منظر عام پر لانا ادارہ کی اولین ذمہ داری ہے۔

11۔ ان مراحل میں سے ایک اہم مرحلہ منظوم کلام کی adjustment ہے۔ حضرت صاحب کی طرف سے نظموں کو چیک کرنے اور قابل اشاعت بنانے کی ذمہ داری ایک مربی صاحب جو شاعر بھی ہیں باحسن طریق نبھا رہے ہیں۔

ترسیل واشاعت

12۔ بارہویں مرحلہ پر اس تمام تیار شدہ مسودہ کو اپلوڈ کروانا ہوتا ہے جس کو ہماری آئی ٹی ٹیم کے ممبران اپنی کمال مہارت سے بخوبی سر انجام دیتے ہیں۔ الحمد للّٰہ

13۔ آئی ٹیم کے تحت چار خواتین پر مشتمل ایک پینل اپلوڈنگ کے بعد اشاعت وسر کولیشن کے تمام ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے الفضل آن لائن کو ٹویٹر، انسٹاگرام وغیرہ پر پوسٹس کو شیئر کرتا ہے۔ آج کل یہ ٹیم فیس بک پر کام کر رہی ہے۔

14۔ الفضل ویسے تو لندن وقت کے مطابق رات 12 لانچ کر جاتا ہے اور دنیا بھر کے ہر فرد کی رسائی میں ہوتا ہے اسے اس لنک پر دیکھا جاسکتا ہے۔

www.alfazlonline.org

لیکن ادارہ کی طرف سے کینیا مشرقی افریقہ سے ہمارے ایک نمائندہ تازہ اخبار کے ہر آرٹیکل کی تفصیلی پوسٹ بہت اچھے طریق پر تیار کر کے بھجواتے ہیں۔ ادھر ایک اور دوست الفضل کی مجموعی طور پر اور بعض اہم آرٹیکلز کی PDF تیار کر کے بھجواتے ہیں۔ ہر دو پوسٹس کو ادارہ کے پلیٹ فارم سے نمائندگان کے توسط سے دنیا بھر میں wildly شیئر کر دیا جاتا ہے۔

پس میں اپنے پیارے قارئین کو یہ امر باور کرانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ آپ کی بھیجی ہوئی کوئی تحریر ضائع نہیں جاتی اسے قابل اشاعت بنانے اور پھر اپنی جگہ بنانے کے لئے 30 دن درکار ہوتے ہیں۔

جزاکم اللّٰہ

ایک مثال

مجھے اس سارے Process پر ایک بہت ہی پیاری مثال یاد آرہی ہے۔ ہمارے گھروں میں ہماری مائیں، بہنیں، بیویاں اور بھابھیاں مہمان کی آمد پر کھانے کی Tray تیار کرتی تھیں اور آج کے دور میں عام حالات میں بھی ڈائننگ ٹیبل پر کھانا چُنا جاتا ہے۔ خواہ مہمان نہ بھی آیا ہو اور گھر کی خواتین یا ایشین و افریقن معاشرے میں گھروں میں کام کرنے والے ملازمین ڈائننگ ٹیبل پر کھانا چُنتے ہیں۔ تو وہ بہتر جانتے ہیں کہ چٹنی کی پیالی کہاں رکھنی ہے، سلاد کس طرف آئے گا اور دیگر ڈشیں کہاں کہاں آئیں گی۔ مرد حضرات، عورتوں کی دی ہوئی ترتیب پر کم ہی دخل اندازی کرتے ہیں۔ بلکہ بعض سمجھ دار اور سگھڑ خواتین کی زبان سے یہ بھی سننے کو ملتا ہے کہ آج کے مہمان پہلے ہمارے گھر آئے تھے تو میں نے یہ یہ کھانے تیار کر کے فلاں برتن استعمال کئے تھے اور اب کی بار میں نے اور مختلف ڈشیں تیار کر کے اور رنگ و طرز کے برتن استعمال کرنے ہیں۔

یہی کیفیت اخبار میں ادارہ کے مد نظر ہوتی ہے۔ کہ کون سا مضمون کہاں رکھنا ہے اور فلاں آرٹیکل کو نئی سرخی لگاکر اور نیا لبادہ پہنا کر کہاں place کرنا ہے۔ جب کہ میں اوپر درج کر آیا ہوں کہ اخبار کی تیاری میں تاریخ، دن، ہفتہ اور مہینہ وغیرہ دیکھا جاتا ہے تو ہر مضمون کو دیکھتے، اس کو اشاعت کے قابل بناتے وقت ایڈیٹر فیصلہ کر رہا ہوتا ہے کہ فلاں مضمون کا تعلق بقر عید یا حج سے ہے۔ اس کو مقررہ دنوں کے فولڈر میں رکھوانا اور تسلی کر لینا الگ سے ایک کام ہے۔ اسی طرح کوئی مضمون سیرۃ النبی ﷺ سے متعلقہ ہے یا رمضان سے متعلقہ ہے یا عید الفطر، یوم مسیح موعودؑ، یوم خلافت، یوم مصلح موعودؓ سے متعلقہ ہے تو اس مہینہ کے فولڈر میں اس کو محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ جو مضامین تاخیر سے ملتے ہیں ان کو آئندہ سال کے فولڈر بنا کر محفوظ کیا جاتا ہے۔ حتٰی کہ بعض مضامین میں رنگ بھر کر ان کی نوک پلک درست کر کے یا معمولی تبدیلی کر کے اس کو متعلقہ دنوں کے لئے اشاعت کے قابل بنایا جاتا ہے جیسا کہ ایک مضمون نگار نے امسال نئے سال کی آمد پر اس کی اہمیت و افادیت پر ایک مضمون ادارہ الفضل کو ارسال کیا جو فروری میں اس وقت ادارہ کو ملا جب اس مضمون کی افادیت گزر چکی تھی۔ مضمون اپنی ذات میں بہت اہم مواد پر مشتمل اور

سبق دینے والا تھا۔ جسے خاکسار نے تھوڑا سا تبدیل کر کے رمضان کے آغاز پر یہ لکھ کر شائع کروایا کہ رمضان سے بھی ایک مومن کے سال کا آغاز ہو سکتا ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا سَلِمَ رَمَضَانُ سَلِمَتِ السَّنَۃُ کہ اگر رمضان سلامتی سے گزر گیا تو سمجھو آئندہ سال سلامتی سے گزرا۔

- ٹرے یا ڈائننگ ٹیبل پر چننے والی مثال کو اخبار کی تیاری سے مزید یوں بھی جوڑا جا سکتا ہے کہ پُرانے وقتوں میں جب مہمان کی آمد کی اطلاع ہوتی تو صبح سویرے بازار سے اشیائے خوردنی خرید کر لائی جاتی تھیں پھر گھر کی خواتین ان سے مہمانوں کی تواضع کے لئے ڈشیں تیار کرتی تھیں۔ اس میں ایک خاصا وقت اور پورے خاندان کے افراد کی محنت شامل ہو رہی ہوتی تھی۔ آج کل گھروں میں سہولتیں دستیاب ہونے کی وجہ سے اتنی محنت نہیں ہوتی اور تمام اشیاء ریفریجریٹرز میں موجود ہونے کی وجہ سے ڈشیں جلد تیار ہو جاتی ہیں۔ خواتین بعض ڈشیں رات کو ہی تیار کر دیتی ہیں اور بعض ہلکی آنچ پر تیار ہو رہی ہوتی ہیں اور بعض کو بگھار لگاتی ہیں۔ اسی طریق سے ملتا جلتا process اخبار کی تیاری میں بھی ہوتا ہے۔ جس کا آغاز تو مضمون نگاروں، تبصرہ نگاروں اور شعراء کی طرف سے ہی ہو جاتا ہے۔ جب وہ Raw Material کو اکٹھا کر کے اپنے ہاں اس process سے گزر رہے ہوتے ہیں اور ادارہ کے پاس مضمون پہنچنے کے بعد ایک طویل Process کا آغاز ہو جاتا ہے اور ٹیم کے تمام ممبران نہایت مستعدی اور بھرپور محنت سے ایک لذیذ، خوش ذائقہ روحانی مائدہ قارئین کے لئے ایک ٹرے میں چُن کر پیش کرتے ہیں۔ ان میں بعض مضامین جو ہلکی آنچ پر تیار ہو رہے ہوتے ہیں، ان کو کبھی کینیڈا، کبھی جرمنی، کبھی ڈنمارک، کبھی ناروے، کبھی اسپین، کبھی یونان، کبھی لٹویا، کبھی کسی عرب ملک اور کبھی افریقن ممالک و دیگر جگہوں پر اس کی درستی اور نوک پلک درست ہونے کے لئے سیر کروائی جاتی ہے۔ بعض آرٹیکلز کو دنیا بھر میں پھیلے علماء حضرات، صاحب علم و ذوق اور ادیبوں سے رائے لینے کے لئے بھجوانا پڑتا ہے۔ بعض تحریروں میں وقت کی آواز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد شامل کروا کر روحانی بگھار لگوایا جاتا ہے۔

اس کے مقابل پر تیز آنچ پر تیار ہونے والے یعنی ایمر جنسی نوعیت کے مضامین کو ہماری ٹیم ہی مکمل کر دیتی ہے۔

اس سارے Process سے گزر کر انداز اً صرف ایک شمارہ کی تیاری میں کم از کم 20 سے 25 دن لگ رہے ہوتے ہیں۔ اور ہماری ٹیم کے ہر ممبر کے Gadgets پر بیک وقت تین سے چار بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ شماروں پر کام ہو رہا ہوتا ہے۔ اس سارے Process کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مضمون اگر تیز آنچ پر بھی تیار کیا جائے تو روحانی مائدہ کو ٹرے کی زینت بننے کے لئے کم از کم 10-12 دن لگ جاتے ہیں۔

خاکسار نے اس سے قبل بھی بے شمار آرٹیکلز میں ان امور کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک اداریہ میں الفضل کیسے تیار ہوتا ہے اور دوسرے میں مالی کا کام بھر بھر مشکیں ڈالنا ہوتا ہے، پھل پھول لگانا مالک کا کام ہے، ان میں بھی مذکورہ بالا امور کی تفصیل بتائی جا چکی ہے لیکن چونکہ قارئین کی تعداد میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے ایک بار پھر ایک اور انداز سے قارئین کو مخاطب کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس اداریہ میں قدرے تفصیل کے ساتھ اور بعض نئی باتیں بتائی گئی ہیں تا کہ ہمارے معزز قارئین کی معلومات میں اضافہ ہو جائے۔

چند امور کی طرف توجہ

اس موقع پر خاکسار مضمون لکھنے والے حضرات سے درج ذیل امور کو مد نظر رکھنے کی از سر نو درخواست کرتا ہے۔

1. مائیکرو سافٹ ورڈ میں کمپوزنگ کرنے یا کروانے کے بعد پروف اور Punctuation کی علامات دیکھ کر تسلی کر لیا کریں۔

2. مضمون کی کمپوزنگ کے بعد ہمارے اکثر مصنفین کو پڑھنے کی عادت نہیں ہوتی، اپنی تحریر کو لکھنے کے بعد ضرور پڑھ لینا چاہیے۔ تاکہ غلطیاں درست ہوں اور آپ کی تحریر الفضل کے معیار پر پوری اترے۔
3. تحریر کو الفضل کے صفحے اور کالموں کی پیمائش کے مطابق اسٹائل شیٹ میں سیٹ کر کے بھجوانے کی کوشش کریں۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ آپ کو اپنے مضمون کی ضخامت کا پتہ چل جائے گا اور دوسرا ہمیں شائع کرنے میں آسانی ہو گی۔
4. آپ کی طرف سے ارسال کردہ تحریر طویل نہ ہو۔ مختصر تحریر اخبار میں جلد جگہ بنا لیتی ہے۔
5. فگرز اور اعداد و شمار انگریزی میں درج کریں اور عنوان کے نیچے لائن نہ لگائیں۔
6. تصاویر بھجواتے وقت ان کے Pixel دیکھ لیا کریں۔ یعنی ان کی کوالٹی چھپنے کے قابل ہو۔
7. اپنی تحریر صرف اور صرف آفیشل اکاؤنٹس پر بھجوائیں۔ جو ادارہ کی طرف سے ای میل ایڈریس اور فون نمبرز وغیرہ دیئے جاتے ہیں ان پر ہی ارسال کریں۔ جو یہ ہیں۔
8. info@alfazlonline.org
9. واٹس ایپ نمبر +44 79 5161 4020

یہ تمام مائدہ پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مکمل رہنمائی اور دعاؤں کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچ رہا ہوتا ہے۔ حضور سے اور آپ تمام قارئین سے روزنامہ الفضل آن لائن کا روحانی مائدہ تیار کرنے والی یو کے انتظامیہ اور جو ہمارے رضاکار خدمت کرنے والے دنیا بھر میں پھیلے ہیں اور نمائندگان کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی کاوشوں کو ادارہ روزنامہ الفضل کے لئے مدو معاون بنائے اور ہم سب مل کر جماعت احمدیہ کے اس ترجمان اخبار کو خلافت احمدیہ کی آواز اور اس کا دست و بازو بنانے والے ہوں۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 09 مئی 2022ء)

الفضل آن لائن کی تو لاکھوں افراد تک رسائی ہوتی ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

حضرت مصلح موعودؓ کے بابرکت ہاتھوں سے لگا ہوا پودا روزنامہ الفضل اور انہی کی ہدایات کے مطابق پروان چڑھا ہوا جب اپنے ایک صدی کے کامیاب سفر کو طے کرتے ہوئے خلافت کی آواز کو جماعت کے کونے کونے تک پہنچا کر ترقی پر ترقی کرتا چلا جارہا تھا تو غیروں کو اس کی یہ کامیابی ایک آنکھ نہ بھائی اور روزنامہ الفضل ربوہ 2016ء کو بعض جبری پابندیوں کا شکار ہوگیا۔ دشمن کو کیا معلوم تھا کہ ان کی طرف سے لگائی جانے والی یہ قدغن الفضل کے لیے اللہ تعالیٰ کا فضل ثابت ہوگی اور یہ زمین سے نکل کر آسمان کی وسعتوں پہ چھا جائے گا۔ چنانچہ خلافت خامسہ میں الفضل کی تاریخی ترقی کا نیا دور شروع ہوا۔ اسے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13 دسمبر 2019ء کو اس کی ویب سائٹ کا اپنے دست مبارک سے افتتاح کر کے آن لائن جاری فرمایا۔ جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ دنیا بھر کی فضاؤں کو اپنے پھولوں کی خوشبو سے مہکا رہا ہے اور اس کے گلدستہ میں لگے مختلف رنگا رنگ اور خوشبوؤں سے لبریز پھولوں کی بھینی بھینی اور دلآویز خوشبو سے دنیا کا چہار سو معطر ہو رہا ہے۔

خاکسار کو بحیثیت ایڈیٹر الفضل آن لائن، اس کی اشاعت، تشہیر اور پروموشن کی جو رپورٹس دنیا بھر سے موصول ہوتی ہیں۔ ان میں مجھے دنیا کا کوئی خطہ ایسا نظر نہیں آتا جہاں الفضل آن لائن اپنی خوشبو نہ بکھیر رہا ہو۔ حتیٰ کہ دنیا کا کنارہ فجی ہی کیوں نہ ہو، وہاں درس میں الفضل کے پہلے صفحہ سے مسجد میں موجود احمدی احباب محظوظ ہو رہے ہوتے ہیں، اور اسپیکر کے ذریعہ اسلام احمدیت کی تبلیغ الفضل کے پہلے صفحہ سے ہو

رہی ہوتی ہے۔ رشیا کی وہ سابقہ ریاستیں جن کی اپنی اپنی بولی اور زبانیں ہیں وہاں کے مبلغین کرام اور نمائندگان الفضل اس کے پہلے صفحہ یا کسی اہم حصہ کو اپنی لوکل زبانوں میں ترجمہ کر کے جماعتی اور ذاتی ویب پر لگاتے ہیں جن سے ہزاروں افراد مستفید ہوتے ہیں۔ پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے دنیا بھر کے تمام ممالک میں مقرر کردہ نمائندگان اپنی اپنی بساط اور طاقت کے مطابق روزانہ کی بنیاد پر ہزاروں کی تعداد میں الفضل کی تیار کردہ پوسٹ اور لنک کو اپنے حلقہ احباب میں شیئر کرتے، اپنے موبائیل کے اسٹیٹس پر لگاتے، فیس بک، انسٹاگرام اور ٹویٹر کے اکاؤنٹس سے الفضل کی تشہیر کرتے ہیں۔ جن سے لاکھوں لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور مرکزی ویب سائٹ پر رابطہ کر کے اپنے جذبات کو ریکارڈ کرواتے ہیں۔

چونکہ COVID 19 کے دوران بہت سے گھروں میں فیملی کلاسز میں الفضل درس کے طور پر پڑھا جاتا رہا۔ گھروں میں جمعہ کے روز خطبہ کے طور پر کچھ حصہ اس اخبار کا پڑھا جاتا رہا۔ اس طرح ایک دفعہ ایک گھر میں والد نے الفضل آن لائن سے کوئی ایمان افروز واقعہ پڑھ کر سنایا اور اپنے بچوں کو اس میں موجود سبق جیسا بننے کی تلقین کی۔ اگلے روز اس گھرانہ کے 7 سالہ بچے نے اپنے اسکول کی اسمبلی میں میڈم سے یہ کہہ کر وہ واقعہ سنایا کہ ہمارے اخبار الفضل میں ایک دلچسپ واقعہ آیا ہے وہ میں سنانا چاہتا ہوں، الغرض اس جیسے بے شمار واقعات اور بھی ہیں جو اگر جمع کیے جائیں تو ایک کتاب بن جائے گی۔ قارئین کے جذبات کی ایک جھلک ہر ماہ مجموعی طور پر الفضل کا حصہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جاسکے۔

یہ تمام تمہید خاکسار نے آپ کے لیے اس لیے باندھی ہے تاکہ اپنے خدا کا شکر ادا کیا جاسکے۔ پاکستان میں نام نہاد مولویوں کے اکسانے پر حکومت نے 9300 کی تعداد میں طبع ہونے والے الفضل پر پابندی لگا دی۔ اور آج اڑھائی سال کے قلیل عرصہ میں جو قوموں کی تاریخ میں آنکھ جھپکنے کے برابر بھی نہیں ہوتا۔ ہاف ملین تک یہ اخبار دنیا بھر میں پڑھا، سنا جاتا ہے، اور اپنوں اور غیروں میں جہاں اسلام احمدیت اور خلافت کا پیغام پہنچا رہا ہے وہاں تعلیم و تربیت کا بھی باعث بن رہا ہے۔ ایک ہی گھر کے ہر موبائل فون اور

دیگر Gadgets پر موجود ہوتا ہے۔ اور واٹس ایپ، اسٹیٹس، فیس بک، انسٹا گرام اور ٹویٹر وغیرہ کی زینت بنا نظر آتا ہے۔ جتنی تعداد میں حکومت پاکستان نے اس اخبار کی اشاعت پر پابندی لگائی اور ملاؤں نے اپنے زعم میں سمجھا کہ بس اب ان کی جیت ہوگئی ہے۔ اللہ کی شان دیکھیں آج اس تعداد سے کہیں زیادہ غیر از جماعت دوستوں کے جماعت احمدیہ کے اس آرگنز کو پڑھنے اور مستفیض ہونے کی ہمیں رپورٹس مل رہی ہیں۔ اور جہاں تک مداحوں کا تعلق ہے تو وہ تعداد بھی ہزاروں میں ہے۔ بعض اس کو خدا تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہیں جو روزانہ الفضل کی صورت میں ان کے گھروں میں آتا ہے۔ بعض اسے دینی غذا سمجھ کر اپنے اندر اتار کر روحانی تقویت کا موجب بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس غذا کے بغیر زندہ نہیں رہا جا سکتا۔

ہمارے لیے تو سب سے مبارک اور قابل التفات الفاظ اپنے آقا و مولیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہیں۔ اس سے بڑھ کر قابل قبول اور مبارک سند کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اپنے آقا کی ایک پیار کی نظر ہی ہمارے لیے کافی سے زیادہ ہے اور ہماری محنت کا شیریں پھل ہے لیکن جو مبارک اور تاریخی الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الفضل آن لائن کو عطا ہوئے ہیں وہ خوش قسمتی نہیں تو اور کیا ہے۔

اب ہم اپنے قارئین کے صبر کا زیادہ امتحان نہیں لیتے اس کی کسی قدر تفصیل بتا دیتے ہیں۔

ایک دوست نے حضور انور سے اپنے ایک تحقیقی مضمون کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر کتابی صورت میں شائع کروانے کی درخواست کی تو حضور نے ان کو یہ تحریری پیغام بھجوایا۔

”یہ مضمون الفضل میں دے دیں۔ الفضل آن لائن کی تو لاکھوں افراد تک رسائی ہوتی ہے، جبکہ اگر کتاب چھپوائی بھی جائے تو زیادہ سے زیادہ دو یا تین ہزار افراد تک پہنچ سکتی ہے۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ انگلستان کے دوسرے روز اپنے خطاب میں روزنامہ الفضل آن لائن لندن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”روزنامہ الفضل آن لائن شائع ہو رہا ہے یہاں سے۔ انسٹاگرام اور ٹوئیٹر اور فیس بک کے ذریعہ سے۔ اس کی بھی کہتے ہیں فیس بک اسٹیٹس اور پی ڈی ایف کے ذریعے چار لاکھ سے زائد تک کی پہنچ چکی ہے قارئین کی تعداد“

الحمد للہ علی ذلك۔ اس لیے ہمارے دل شکر کے جذبات سے لبریز ہیں۔ جس نے ہماری حقیر سی کاوشوں کو قبول فرماتے ہوئے۔ الفضل کے آن لائن ہونے کے بعد اس قلیل عرصہ میں الفضل کی تعداد لاکھوں تک پہنچائی۔ ہمارا ٹارگٹ حضرت مصلح موعودؓ کا یہ ارشاد ہے۔ جس کے لیے سعی کی بھی ضرورت ہے اور دعاؤں کی بھی۔ اللہ تعالیٰ اس ہدف کو بھی ہمارے لیے آسان کر دے۔ تا بانی الفضلؓ کی روح خوش ہو۔ آمین

حضرت مصلح موعودؓ نے الفضل کے پہلے پرچہ میں اخبار کے مقاصد تحریر فرماتے ہوئے یہ دعائیہ فقرے بھی تحریر فرمائے کہ

اے میرے مولا......لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔ اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔

(الفضل 19 جون 1913ء صفحہ 3)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 15 ستمبر 2022ء)

اگر آپ ایک سال تک بغور الفضل پڑھ لیں تو اچھے مربی بن سکتے ہیں

(مکرم سید میر محمود احمد ناصر)

احباب جماعت کے ہر دلعزیز اور پیارے اخبار الفضل آن لائن کا ایک مستقل فیچر ”ایک سبق آموز بات“ کے عنوان سے جاری ہے۔ جس میں پیارے قارئین اپنے تجربہ کی بناء پر نصیحت و سبق آموز باتیں لکھ کر بھجواتے ہیں۔ یہ فیچر الفضل کے دیگر فیچرز کی طرح احباب جماعت میں مقبولیت کی سند پا چکا ہے۔ قارئین ان سبق آموز باتوں کو اپنے اسٹیٹس پر لگاتے، ٹوئیٹر، فیس بک اور انسٹاگرام کے لیے عام کرتے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

گزشتہ دنوں مؤرخہ 14 ستمبر 2022ء کو ”سبق آموز بات“ میں مکرم ذیشان محمود۔ مبلغ سلسلہ روکوپر سیرالیون نے مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کی ایک تحریر درج کی ہے جو آپ نے جامعہ احمدیہ کے نوٹس بورڈ پر طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے لکھی کہ

”اگر آپ ایک سال تک بغور الفضل پڑھ لیں تو اچھے مربی بن سکتے ہیں۔“

جب خاکسار نے حسب عادت اس پوسٹ کی الفضل کے دیگر مضامین کی طرح سوشل میڈیا پر اشاعت کی تو اکثر قارئین نے اس کو حقیقت پر مبنی یا Very true لکھ کر اس بات کی تصدیق کی اور ان میں سے بعضوں نے خاکسار کو اداریہ لکھنے یا آرٹیکل لکھنے کو کہا کہ اس طرح بھی الفضل آن لائن کو مزید Promotion

ملے گی۔ سو خاکسار حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بانی الفضل کے اس ارشاد کو ذہن میں رکھ کر کچھ گزارشات لکھنے بیٹھ گیا کہ

"اے میرے مولیٰ! لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی اسے مفید بنا۔ اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو"

(الفضل 19 جون 1913ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی اس دعا میں لاکھوں اور کروڑوں کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم و کرم کے ساتھ الفضل آن لائن نے پونے تین سالہ مختصر دور میں لاکھوں کے دلوں میں جگہ بنا لی ہے اور ہاف ملین کا مبارک لیبل اپنی پیشانی پر چسپاں کر کے ملین (کروڑوں) کی طرف اپنے سفر پر رواں دواں ہے۔

الفضل آن لائن

• زیر بحث عنوان میں دو الفاظ الفضل اور مربی غور طلب ہیں۔

"الفضل" وہ اخبار ہے جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی زیر ادارت حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اجازت سے 18 جون 1913ء کو قادیان سے جاری ہوا۔ اس کا نام "الفضل" بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے تجویز فرمایا۔ اس کے 106 سال جاری رہنے کے بعد جب حکومت پنجاب پاکستان نے اس کی اشاعت پر پابندی عائد کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے 13 دسمبر 2019ء کو لندن سے آن لائن جاری فرمایا جس نے پونے تین سال کے عرصہ میں لاکھوں افراد تک رسائی حاصل کر لی ہے۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذٰلك۔ اسی الفضل کے متعلق مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب بات کر رہے ہیں۔

مربی کے معانی

جہاں تک مربی لفظ کا تعلق ہے۔ یہ رب سے نکلا ہے۔ جس کے معنی پالنے والا، تربیت کرنے والے کے ہیں۔ رب کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہوتا ہے جو اس وقت بھی اپنی مخلوق کو پالتا ہے جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتی ہے اور پیدائش کے بعد اس وقت بھی جب وہ کوئی کام کرنے سے عاجز ہوتا ہے اور یہ سلسلہ بڑھاپے تک جاری رہتا ہے۔ یہی سلسلہ چرند پرند اور جانوروں میں بھی جاری ہے، ان معنوں میں الفضل آن لائن جماعت احمدیہ میں ہر کس و ناکس، چھوٹے بڑے، مرد و عورت، بچہ و ناصرہ کی روحانی پرورش کے سامان مہیا کرتا ہے۔ اس میں احمدی خواتین کے لیے ''حديقة النساء'' کا کالم بھی موجود ہے۔ اس میں ناصرات کے لیے ''بزم ناصرات'' اور اطفال کے لیے ''اطفال کارنر'' کے فیچرز شائع ہوتے ہیں۔

جہاں تک رب کا تربیت کے معنوں میں تعلق ہے۔ ان معنوں میں بھی الفضل جماعت احمدیہ کے مردوں اور خواتین کے تمام Stages کے لیے برابری کی سطح پر تعلیم و تربیت کے سامان مہیا کرتا ہے۔

جس میں قرآن جیسی عظیم کتاب کی تعلیمات اور احکام خداوندی متعارف کروانے سے لے کر ان کی تشریح و تفسیر پر مشتمل احادیث، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دی جاتی ہے اور پھر آج کے دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات اور خلفائے احمدیت کی بروقت رہنمائی، تربیت اور غذائیت کا کام کرتی ہے۔ اس کے جتنے آرٹیکلز اور ہفت روزہ فیچرز ہیں وہ تمام کے تمام روحانی غذائیت سے بھرپور ہوتے ہیں جو ایک مومن کی روحانی سیری کا انتظام کرتے رہتے ہیں۔ ان تمام فیچرز اور مضامین پر الگ الگ سے بات ہو سکتی ہے کہ یہ تمام مربی بھی ہیں اور تربیت و اصلاح کی آماجگاہ اور تربیت گاہ بھی ہیں۔ تاہم یہاں قارئین کی آراء و خیالات کو شامل کیا جارہا ہے کہ وہ کیسے اخبار الفضل کو مربی کے طور پر دیکھتے اور تربیت کا ذریعہ پاتے ہیں۔

• مکرم عبد السمیع خاں۔ سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل حال گھانا

مکرم میر محمود احمد کا یہ جملہ درست ہے اور میں اس کا عینی گواہ ہوں۔ میں الفضل کا ایڈیٹر تھا میں جامعہ میں میر صاحب سے ملنے گیا میں نے دیکھا کہ نوٹس بورڈ پہ یہ جملہ لکھا ہوا ہے کہ ایک سال تک کوئی الفضل پڑھ لے تو اچھا مبلغ بن سکتا ہے۔ الفضل کی الگ اپنی تو کوئی حیثیت نہیں۔ یہ قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام ہم تک پہنچاتا ہے اور ان کی روشنی میں خلفاء جو ارشادات فرماتے ہیں وہ ہم تک پوری تفصیل کے ساتھ پہنچاتا ہے اس لیے در حقیقت یہ قرآن، حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ وقت کی آواز ہے اس لیے میں نے جوبلی کے شمارہ محترم میر صاحب کا یہ جملہ محفوظ کر دیا تھا اور یقیناً جب تک جماعت احمدیہ اور الفضل زندہ ہے یہ فقرہ بھی زندہ رہے گا۔ اب الفضل کیا کرتا ہے۔ قرآنی تعلیمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور مسیح موعود علیہ السلام کے تربیتی ارشادات ہم تک پہنچاتا ہے اسی کی روشنی میں علمائے سلسلہ اور افراد جماعت احمدیہ ہر قسم کے مضامین لکھتے ہیں۔ اخلاقی، تربیتی، قرآن کی تفسیر کلام کے، موازنہ کے مضامین، دشمنوں پر اسلام کی صداقت اور احمدیت کی صداقت ثابت کرنے کے لیے مضامین لکھتے ہیں۔ اب اگر کوئی ایک شخص سال تک انہیں پڑھتا رہے توجہ کے ساتھ تو وہ یقیناً اچھا مبلغ بنے گا اس میں تو کوئی شک کی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے الفضل، جو جماعت احمدیہ پر ہر روز طلوع ہوتا ہے اور ایک نیا مائدہ لے کر حاضر ہوتا ہے اور ایک اچھا مبلغ بنانے کیلئے ساری صفات اس کے اندر موجود ہیں۔

• مکرم ڈاکٹر ابن شاہد عجمی

اخبار الفضل کسی فرد کو کامیاب مربی ہی نہیں بلکہ ایک کامیاب شخص بننے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اس میں شامل مواد ہر قسم کے موضوع پر متنوع معلومات فراہم کرتا ہے۔ دینی، مذہبی، اخلاقی، روحانی، سیاسی، معاشرتی، معاشی، سائنسی جغرافیائی، تاریخی (علم تصوف، طلبہ کے مسائل) فقہی غرض کہ کوئی بھی عنوان ہو، یہ واحد اخبار اس کا احاطہ کرتا ہے۔ میں تو اسے انسائیکلوپیڈیا قرار دیتا ہوں۔ اللّٰھم زدفزد۔

• مکرم انصر رضا۔ مبلغ سلسلہ کینیڈا

کامیاب مربی بننے کے لئے اہم ترین ضرورت وسیع مطالعہ ہے۔ پچھلے ادوار میں نشر و اشاعت کے ذرائع نہایت محدود ہونے کے باعث یہ ضرورت کماحقہٗ پوری نہیں ہوتی تھی۔ علم کا شوق رکھنے والے لوگ لمبے لمبے سفر اختیار کرکے اپنی علمی پیاس بجھایا کرتے تھے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس زمانہ میں قرآن مجید کی پیشگوئی ''وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ '' بڑی شان سے پوری ہورہی ہے بلکہ اس میں روزبروز ترقی ہورہی ہے۔ رسائل و اخبارات طباعت کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ کے ذریعہ بآسانی دستیاب ہیں۔ الفضل آن لائن اس کی بہترین مثال ہے اور ہمارے لئے وہ روحانی مائدہ ہے جو گھر بیٹھے ہم پر روزانہ نازل ہوتا اور ہماری تعلیم و تربیت کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ مربیان کرام بفضلہ تعالیٰ ان علمی و روحانی سرچشموں سے استفادہ کرکے اپنا علم بڑھاتے اور احبابِ جماعت کی تعلیم و تربیت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمارے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے یہ آسانیاں پیدا فرمائیں۔

• مکرم ایم ایم طاہر

الفضل ایک روحانی نہر ہے۔ الفضل آپ کی روحانی، علمی، معاشی اور معاشرتی ترقی کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اپنے کردار کی مضبوطی کے لئے الفضل کا روزانہ مطالعہ کیجئے۔

• مکرمہ امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

الفضل کے سارے مندرجات نیک اثر چھوڑتے ہیں۔ جہاں تک خاکسار کا تعلق ہے تو حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبوں میں مرحومین کے ذکر خیر والا حصہ اور یاد رفتگاں والے مضامین بہت اثر کرتے ہیں۔ جانے والوں کی قربانیوں اور خدمات کا پڑھ کر رشک آتا ہے۔ الفضل کے حوالے سے اپنا منظوم کلام بھی پیش ہے۔

بہت تھیں پھیکی سی میری صبحیں نظر نہ آتا تھا جب یہ پرچہ
میں اس کی بندش سے مضطرب تھی بہت تھا حزن و ملال دیکھو
چھڑا دیے ہیں فضول دنیا کے جھوٹے اخبار اور رسالے

ہر ایک دل میں ہے اس کی چاہت یہی ہے اس کا کمال دیکھو
یہ دور کہف و رقیم جیسا ہمیں فلک پر اڑا رہا ہے
جہاں میں ہرگز نہیں ملے گی کوئی بھی ایسی مثال دیکھو
ہمارا مولا بہت توانا قدیر و قادر ہے مقتدر ہے
ہمیں بچاتا ہے دشمنوں سے بنا ہوا ہے وہ ڈھال دیکھو
شرارے شر کے پڑے پلٹ کر انہی پہ جو ہیں ہمارے بدخواہ
نہیں مناسب تکبر اتنا اب اس کا قہر و جلال دیکھو
ہوئے ہیں ظلمت کے ایسے رسیا کہ آنکھیں اپنی ہی پھوڑ لی ہیں
خود اپنی پستی سے بے خبر ہیں ہوا ہے کیسا زوال دیکھو
دلوں کے ایماں پہ فیصلے اب ہوا کریں گے زمین پر ہی
خدا کے بندے خدا بنے ہیں یہ ان کی جرأت مجال دیکھو
وطن سے لگتا تھا خط ہے آیا مرے پیاروں کی خیر لے کر
بہت مبارک ہو اس کی آمد ہوئے ہیں سب ہی نہال دیکھو

• مکرم م م محمود

خاکسار کی نظر میں ایک کامیاب مبلغ کے لیے باخبر ہونا ضروری ہے اور اس بابت حضرت مصلح موعودؓ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات موجود ہیں۔ آج الفضل کی افادیت سے انکار نہیں۔ یہ ایک ایسا اخبار ہے جو نہ صرف حالیہ جماعتی و دنیاوی حالات سے باخبر رکھتا ہے بلکہ ماضی کے حالات و واقعات بابت بھی آگاہی دیتا ہے۔ جس کی ایک مثال الفضل آن لائن کا سلسلہ مضامین ''سو سال قبل کا الفضل'' ہے۔

• مکرمہ فوزیہ گل۔ صدر لجنہ اماء اللہ، جے پور انڈیا

مکرم سید میر صاحب کا یہ جملہ بچوں کو اپنی تربیت کرنے کا سب سے آسان اور کارگر نسخہ ہے۔ جو آج بھی صد فی صد کارآمد ہے اور اس بات کی سچائی ہمیں ایڈیٹر صاحب کو لکھے ہوئے لوگوں کے خطوط کے ذریعہ

ظاہر ہوتی ہے جب وہ خود اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ الفضل کو پڑھنے سے ان کی معلومات میں نہ صرف اعلیٰ درجہ کا اضافہ ہوا ہے بلکہ یہ اخبار ان کی زندگیوں کا حصہ بن گیا ہے۔ الفضل اخبار کو میں خود تقریباً سوا سال سے لگاتار پڑھ رہی ہوں اور میری معلومات میں خاطر خواہ اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ اخبار میری ہر ضرورت کے وقت ایک حقیقی دوست کی طرح میری مدد کرتا ہے۔ جب کبھی کسی مضمون کی ضرورت ہوتی ہے فوراً الفضل سے مدد مل جاتی ہے۔ ہفتہ قرآن مجید کے دوران قرآن کے تعلق سے مضامین۔ سالانہ اجتماع کے دوران جب مجھے ذیلی تنظیموں کے تعلق سے مضامین چاہیے تھے اور بھی نہ جانے کتنے مواقع پر الفضل اخبار کی مدد سے لوگوں کو بھی مضامین ڈھونڈ کر دیئے ہیں۔

•مکرم ذیشان محمود۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون

الفضل کا پودا ایک تن آور درخت بن چکا ہے۔ الفضل ایک صدی سے زائد عرصہ سے دنیا بالخصوص احمدیوں کی تربیت کا کام کر رہا ہے۔ خلفائے احمدیت سے بالواسطہ فیضیاب ہونے والا یہ جریدہ اپنے پانچویں دور میں جماعت احمدیہ کے آفیشل آرگن کے طور پر خدمات بجا لا رہا ہے۔ قادیان، لاہور، ربوہ اور لندن اسلام آباد کے بابرکت مراکز سے خلیفۃ المسیح کی آواز کو گھر گھر پہنچانے جیسی عظیم الشان ذمہ داری نہایت احسن رنگ میں پوری کرتے ہوئے الفضل نے احباب جماعت کی تعلیم وتربیت میں مرکزی کردار ادا کیا ہے اور کرتا چلا جا رہا ہے۔ نیز بتیس دانتوں میں پھنسی زبان کی مانند الفضل نے مافی الضمیر اور حق صحافت خوب ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ الفضل کو ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔

•مکرمہ وسیمہ اوپل۔ آسٹریلیا

یہ ایک حقیقت ہے کہ میں نے بہت چھوٹی عمر سے اپنے گھر میں الفضل سے شناسائی حاصل کی اور میرے والدین نے اس کے پہلے صفحہ پر تحریر کردہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس اور خطبات خلیفۃ المسیح سے محبت کا جذبہ اجاگر کیا۔ میں نے علماء کے مضامین اور خاص طور پر الفضل کے سالانہ نمبر سے اپنے علم میں اضافہ کیا اور آج بفضلِ خدا میں واقفِ زندگی ہوں۔ الفضل کی پابندی سے مجھے غم ہوا تھا۔

لیکن آج میں بہت خوش ہوں کہ مکرم حنیف محمود صاحب کی کاوش سے آن لائن الفضل تک مجھے رسائی حاصل ہے۔

• مکرم نفیس احمد عتیق۔ جرمنی

الفضل مضمون کی ترتیب بنانا سکھاتا ہے۔ ہمہ جہتی تحقیق اور گفتگو میں وسعت عطا فرماتا ہے۔

الفضل پڑھنے والا ہر طبقہ ہائے فکر سے متعلق بنیادی معلومات کا حامل ہوتا ہے۔ اس کو پڑھنے والا انسانی فطرت اور اس سے جڑے مسائل کو فیلڈ میں بہتر سمجھ پاتا ہے۔ دینی علوم کیساتھ دنیاوی ضروری معاملات کی آگاہی الفضل سے حاصل ہوتی ہے۔ الفضل پڑھنے سے ہم دوسروں کے حاصلِ مطالعہ سے بھی بہتر فائدہ اٹھالیتے ہیں۔

• مکرمہ صفیہ بشیر سامی۔ لندن

مجھے تو ایسے لگتا ہے ہر پیاسے کو پیاس بجھانے کے لئے پانی مل جاتا ہے۔ یہ ہم سب کو سیراب کرتا ہے۔ پیارے حضور کی پیاری باتیں، ورچوئل ملاقاتوں کا حال، بزرگوں کے حالات، تمام علمی، دینی مائدہ موجود ہے۔ بہترین اداریے، دنیا جہان کی رپورٹ جماعت میں کہاں کیا ہو رہا ہے۔ فقہی کارنر، اردو کے سبق، بیماریوں کے علاج، نظمیں، غزلیں۔ میں ذاتی طور پر سب سے پہلے پہلا صفحہ پڑھتی ہوں کہ ارشاد باری تعالیٰ، فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سلطان القلم کے رشحات قلم، باقی ہر کوئی اپنے روح اور دل کو سکون پہنچا سکتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سب اپنی زندگیوں میں اچھے اچھے رنگ بھر سکیں جس سے صرف ہمیں ہی نہیں بلکہ ہمارے آس پاس سب کو ہماری وجہ سے سُکھ اور سکون مل سکے ہمارے گھروں میں رحمتیں برکتیں نازل ہوں۔ آمین۔

• مکرم نیاز احمد نائک۔ استاد جامعہ احمدیہ قادیان

الفضل ایک بہترین مربی ہے۔ یہ مربیان کی بھی تربیت کرتا ہے جو کہ تربیت پر مامور ہوتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ استادوں کا استاد ہے۔ الفضل اپنے اندر ایسا تذکیری مواد رکھتا

ہے جس سے انسان کا اندرونی مربی بیدار ہوتا ہے۔ میدان تبلیغ میں متعین مربیان کے لئے تربیتی لحاظ سے کافی بہترین اور مؤثر مواد فراہم کرتا ہے۔ پیارے استاد مکرم میر محمود احمد ناصر کا طلباء کو یہ فرمانا ”اگر آپ ایک سال تک بغور الفضل پڑھ لیں تو اچھے مربی بن سکتے ہیں۔“ بالکل صد فی صد درست ہے۔ اس فقرے کا مطلب یہ ہے کہ الفضل اپنے اندر ان تمام امور کا احاطہ کر رہا ہے جو ایک مربی کے لئے میدان تبلیغ میں کارگر ہو سکتے ہیں۔ الفضل ایک ایسے مائدے کی طرح ہے جس میں انواع و اقسام کے پھل موجود ہیں اور ان پھلوں کو بڑے سلیقے اور طریقے سے سجایا گیا ہو (یعنی مضامین اور کالمز وغیرہ کی ڈیزائنگ وغیرہ کی طرف اشارہ ہے) ان کی ترتیب، آرائش وزیبائش میں قارئین کے لئے ایک قوت جذب اور کشش ہے۔ پھر جب ان پھلوں کو کھاتے ہیں یعنی الفضل کے مضامین، خطاب وخطابات امام کو پڑھتے ہیں تو روح سیر ہو جاتی ہے۔ ایک اچھا مربی بننے کے لئے خلیفۃ المسیح کی منشاء سے آگاہ رہنا بہت ضروری ہے۔ اس ضمن میں الفضل قابل ستائش کام کر رہا ہے۔ الفضل افراد جماعت کو خلیفۃ المسیح کے خطبات و خطابات اور دیگر مصروفیات سے فی الفور متعارف کرانے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ الفضل علمی، تربیتی اور روحانی مضامین سے لبریز ہوتا ہے۔ علی الصبح ہی الفضل سے کلام خداوندی کو پڑھ کر دن حکم خداوندی کے مطابق گزارنے کی تحریک و تحریص ہوتی ہے۔ ایک مربی کو معاشرے کے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد سے واسطہ پڑتا ہے۔ ہر ایک کے لئے الفضل میں اس کے ذوق اور ذائقہ کے مطابق مواد ہوتا ہے۔ حال ہی میں خدام الاحمدیہ کے تعارف پر مبنی ایک سیریز الفضل میں شائع ہوتی رہی ہے۔ لجنہ اماء اللہ جو امسال صد سالہ جوبلی منا رہی ہے ان کے لئے بھی آئے دن مضامین شامل ہو رہے ہوتے ہیں۔ تمام ذیلی تنظیموں اور جماعتی عہدیداروں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز ارشادات پر مشتمل ایک نیا فیچر ”اپنے جائزے لیں“ کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ حضور پرنور کے بیان فرمودہ اس لائحہ عمل کو ایک جگہ جمع کرنا ایک قابل قدر امر ہے۔ یہ سعادت بھی الفضل کے حصے میں آرہی ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ الفضل کے مضامین بروقت، برمحل اور برجستہ ہوتے ہیں۔ ہماری جستجو یہ ہو کہ ہم بغور اسکا مطالعہ کریں۔ ہماری فکر و تدبر میں بھی اسکے مطالعہ سے بے پناہ اضافہ ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

• مکرمہ سعدیہ طارق

خاکسار کافی سالوں سے الفضل کے روحانی مائدہ سے محروم تھی۔ ایک سال پہلے اللہ کے فضل سے ایڈیٹر مکرم حنیف محمود صاحب سے کسی مضمون کے سلسلہ میں بات ہوئی جب آپ کو علم ہوا کے ہم بعض مجبوریوں کی وجہ سے الفضل پڑھنے سے محروم ہیں تو آپ نے باقاعدگی سے الفضل بھجوانا شروع کر دیا۔

بچپن سے الفضل پڑھنے کی عادت تھی جب دوبارہ الفضل پڑھنا شروع کیا تو اندازہ ہوا کہ الفضل نہ صرف ایک دینی تعلیم کا انسٹیٹوٹ ہے بلکہ انسائیکلوپیڈیا بھی ہے۔ ابھی دو دن قبل جب الفضل پڑھا تو آخر میں ایک سبق آموز بات میں مکرم سید محمود احمد ناصر کا جملہ پڑھا کہ اگر ایک سال الفضل کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ایک اچھا مربی بنا جا سکتا ہے۔ اس بات نے میرے خیالات اور جذبات کی تصدیق کر دی اور الفضل انسٹیٹوٹ، انسائیکلوپیڈیا کے علاوہ اب مجھے ایک مربی کی بیٹی سے مربی میں بھی بدل رہا ہے یہ بات مجھے آج محسوس ہوئی کیونکہ بہت ساری باتیں بیان کرنی اور سمجھانی الفضل کے ذریعہ آسان ہو گئی ہیں اللہ اس نعمت کو ہمیشہ جاری رکھے۔

• مکرمہ نبیلہ رفیق فوزی۔ ناروے

مکرم ذیشان محمود کی وساطت سے سید میر محمود احمد ناصر صاحب کی سبق آموز بات پڑھنے کو ملی جو کہنے میں ہلکی مگر وزن میں بہت بھاری ہے۔ ظاہر ہے اخبار کو شروع کرنے کے لئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی اور بچی کے سونے کے کڑے پونے پانچ سو میں بیچ کر اس کام کا آغاز کیا تھا وہ کیونکر ہلکا ہو سکتا ہے۔ کبھی وہ بھی وقت تھا جب پاکستان میں پابندی لگی تو ہمارے لئے یہ صدمہ برداشت کرنا آسان نہیں تھا۔ کئی برس اس کی جدائی سہنی پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا اور کمپیوٹر کی ایجاد کر کے ہمارے لئے آن لائن اخبار کا موقعہ دے کر اسے مزید آسان بنا دیا۔ ہر قسم کا علمی مضمون ایک کلک کی دوری پر ہے۔ یہ نعمتِ خداوندی ہے جسے ہم نے اپنے اندر سمونا ہے۔ خصوصاً لجنہ اماء اللہ عالمگیر جو آج کل اپنے وجود کی صد سالہ جوبلی منا رہی ہے اسے یاد رکھنا ہو گا کہ وہ ابتدائی وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور باقی جماعت پر بھی بہت بھاری تھا مالی حالات بہت تنگ تھے۔ حضرت اُمِ ناصر کی اس قربانی کو ہمیں

کبھی نہیں بھولنا چاہئے، اگر وہ اپنا اور اپنی بچی (والدہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ) کا زیور نہ دیتیں تو شاید یہ اخبار التوا میں پڑ جاتا۔ لجنہ کو اپنی پہلی صدر لجنہ (حضرت اُمِ ناصر) کے اس احسان کو یاد رکھنا ہے۔ اس لئے کہ اخبار ہر قسم کے علمی مضامین سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جو ہمارے ذہن کو جلا بخشتا ہے۔

• مکرمہ ناصرہ احمد۔ کینیڈا

مربی کا کام تربیت کرنا ہے اور سب سے پہلے اپنے نفس کی تربیت کا کام، جو کہ زندگی کے ہر نئے دن میں نئے تقاضوں کا محتاج ہوتا ہے۔ ہر انسان اپنی ذات میں اپنے اور دوسروں کے لیے مربی کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ جہاں سے بھی حکمت کی بات ملے اسے لے لینا اور عمل کرتے ہوئے دوسروں تک پہنچانا ایک مومن کا کام ہے۔ اصلاح نفس ایک تدریجی عمل ہے جس کے نتائج صرف اخلاق کی کتابیں پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔ اس کے لیے عمل کے ساتھ مسلسل ایک گائیڈ، ایک رہنما کی ضرورت ہوتی ہے۔ الفضل اخبار ایک ایسا گائیڈ اور رہنما ہے جو اپنے قارئین کے لیے اخلاقی، روحانی اور تعلیمی ترقی کی تربیت گاہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اپنے نام کی طرح الفضل اللہ کے افضال کی برستی ہوئی بارش ہے۔ اس میں چھپنے والے مضامین اپنی نوعیت میں منفرد ایک اعلیٰ دینی اور اخلاقی معیار پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی موسلادھار بارش ہے جس کا ہر قطرہ ہر روز آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء، صحابہ اور دیگر بزرگان سلف زندگی کی روشنی میں اپنی غلطیوں کو سدھارنے اور تقویٰ کی راہ پر چلنے کے لیے آب بقا کا کام دیتا ہے۔ ایک مربی ان سب فوائد کو حاصل کرنے کے ساتھ الفضل کے مطالعہ سے طرح طرح کے ملکی اور غیر ملکی حالات اور جماعتی سرگرمیوں سے باخبر رہتا ہے۔ اسی طرح مختلف طبقہ ہائے فکر کے مفکرین اور لکھاریوں کی تحریریں اور دنیا بھر کی جماعتوں کی رپورٹس جہاں اسے معلوماتی مواد مہیا کرتی ہیں وہیں ایک بہترین ادب پڑھنے کا مواد مہیا ہونے کے ساتھ اسے لکھنے کا سلیقہ بھی آجاتا ہے۔ پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ پیغام حق پہنچانے کے موثر طریقے سیکھنے کا اہم ذریعہ ہے کیوں کہ اس پلیٹ فارم پر جماعت احمدیہ کے افراد اور مربیان میدان عمل کے تجربات شئیر کرتے ہیں جو دوسروں کے لیے گائیڈ کا کام بھی دیتے ہیں۔ اس لیے الفضل اخبار کا بغور اور مسلسل مطالعہ ایک مربی کے لیے روحانیت کی

ایک ایسی ڈرپ ہے جو رگ و پے میں نئی جان ڈال دیتے۔ اسی لیے یہ کہا گیا تھا کہ اگر آپ ایک سال تک بغور الفضل پڑھ لیں تو اچھے مربی بن سکتے ہیں۔

• مکرمہ محمودہ احمد۔ جرمنی

اخبار الفضل دراصل ایک گلدستے کی طرح ہے۔ اس میں روزانہ ارشاد باری تعالیٰ، ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے ارشادات ملتے ہیں جو کہ ہماری تربیت کے لئے بہت اہم ہیں۔ ان سے ہمارے دینی علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح دیگر دینی مضامین بھی ہوتے ہیں اور معلومات عامہ کے حوالے سے بھی مضامین ہوتے ہیں اور ایک مربی کے لئے صرف دینی علم ہی نہیں بلکہ معلومات عامہ بھی بہت ضروری ہیں۔ لہٰذا جب ان چیزوں کا روز مطالعہ کیا جائے گا تو یقیناً علم میں اضافہ ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

• مکرمہ منصورہ فضل من۔ قادیان

روزنامہ الفضل میں ایک سبق آموز بات کہ ”اگر آپ ایک سال تک بغور الفضل پڑھ لیں تو ایک اچھے مربی بن سکتے ہیں“ پڑھتے ہی اس کی حقیقت پر غور کرنے لگی کہ واقعی ایسا ہی ہے پہلے جب اجتماع ہوتے تھے تو بچے بچیاں اپنی تقریر لکھوانے کے لیے مربیان کو عنوان دے کر تقریر لکھواتے تھے لیکن آج الفضل آن لائن کی وجہ سے یہ کام بس ایک کلک کی دوری پر ہے. مجھے جب بھی کسی مضمون میں مدد چاہیے ہوتی ہے تو بس الفضل کا ہی خیال آتا ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مجھے مایوس ہونا پڑا ہو یہاں تک کہ اگر کسی مضمون کے لیے اشعار کی ضرورت پڑے تو اس کا خزانہ بھی یہاں موجود ہے۔

اخبار الفضل اپنے نام کی طرح فضل کی بارشیں ہم پر روز برساتا ہے۔ کلام اللہ ہو یا ارشادِ نبویؐ، کلام الامام ہو یا ارشادات خلفاء کرام یہ وہ بارش ہے جس سے ہماری تشنہ روحیں سیراب ہو رہی ہیں۔ اس اخبار کی سب سے اہم خصوصیت خلیفہ وقت کے تازہ خطبات اور خطابات ہیں جو ہم تک پہنچا کر ہمیں شادکام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ وقت موقع کی مناسبت سے ہمیشہ روح پرور مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں جو معلومات میں مزید اضافہ کا باعث بنتے ہیں جیسے پچھلے دنوں ماہ محرم کی مناسبت سے بہت ہی معلوماتی مضامین اور کلام

شائع ہوتے رہے پھر لجنہ کی جوبلی کے موقع پر جو تاریخی مضامین شائع ہو رہے ہیں اس سے ہمارے علم میں بہت اضافہ ہو رہا ہے۔ دعا کا تحفہ، فقہی کارنر، کتاب تعلیم کی تیاری، کس کس کا ذکر کروں یہ سب ہماری تعلیم و تربیت کا بہترین ذریعہ بن گئے ہیں۔ لیکن جس چیز کا میں خاص طور یہاں ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں وہ الفضل کا اداریہ ہے جسے پڑھ کر میں ہمیشہ حیران ہوتی ہوں کہ کتنے عام سے جملے یا محاورے پر کیا ہی بہترین اداریہ پیش کیا جاتا ہے جس سے ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔

آخر میں پیارے حضور کی بہت شکر گزار ہوں کہ الفضل آن لائن کا اجراء فرما کر آپ نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے جو ہر گھر میں مربی کو جنم دے رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالك۔

یہ خدا کا فضل ہے ہم پر بڑا احسان ہے
تشنہ روحوں کے لئے اک چشمہ عرفان ہے
فیض گر حاصل کریں ہونگے یقیناً شادکام
تربیت فہم و فراست کا یہاں سامان ہے
نعمتیں چن دی گئیں ہیں اس کے ہر قرطاس پر
میوہ ہائے دین کا الفضل، دستر خوان ہے

• مکرمہ ثمرہ خالد۔ جرمنی

ایک سبق آموز بات کے ضمن میں شامل ہونے والا یہ جملہ اگر آپ ایک سال تک بغور الفضل پڑھ لیں تو اچھے مربی بن سکتے ہیں نا صرف مربیانِ کرام بلکہ ہم سب کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ کہ الفضل کا ہر پرچہ صفحہِ اول سے آخر تک روحانی، تربیتی اور ذہنی انقلاب کے لئے مہمیز کا کام دیتا ہے۔ قاری کو ہر روز ایک آیتِ قرآنی پر غور کرتے ہوئے احادیثِ مبارکہ، فرموداتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں اُس کا مفہوم سمجھنے اور اس سے جُڑے مزید اہم اور تفسیر طلب نکات پڑھنے کو ملتے ہیں۔ کہیں خدا تعالیٰ کے پیاروں کے وہ ارشادات کہ خدا ہم سے کیا چاہتا ہے اور کہیں ان

ارشادات پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کے انعامات پانے والوں کے ذاتی تجربات آتشِ عشق الٰہی کو ہوا دیتے ہوئے سلوک کی راہوں پر قدم مارنے کی تحریک دلاتے ہیں۔ روزنامہ الفضل کا ہر مضمون، ہر سلسلہ کسی نا کسی رنگ میں تربیتی نکتہ لئے ہوتا ہے جو اضافۂ علم و ایمان کے لیے سنگِ میل ثابت ہوتا ہے۔ عاجزہ کو بھی روزنامہ الفضل کے مطالعہ سے بہت سے نکات سمجھنے اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ رہنے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمد للہ علی ذالك۔

• مکرم آر آر قریشی

الفضل کا ہر شمارہ میرے علم میں بہت سی نئی ایمان افروز باتوں کا اضافہ کر رہا ہے۔ دینی اور دنیاوی بہت سارے علوم کی واقفیت ہو رہی ہے۔ الحمد للہ۔

• مکرم اے آر بھٹی

الفضل کا پہلا صفحہ ہی ایسی تربیت گاہ ہے جس سے ہمارا سارا خاندان مستفید ہوتا ہے۔

• مکرمہ منزہ سلیم۔ جرمنی

الفضل آن لائن کا روزانہ شمارہ پڑھ کر بہت دلی سکون ملتا ہے۔ جب تک پورا الفضل پڑھ نہ لوں اور افادہ عام کے لئے اسے ٹویٹر اور انسٹا گرام کے اسٹیٹس پر نہ لگا لوں سکون نہیں ملتا۔

• مکرم تیمور احمد خان

خاکسار روزانہ الفضل کا مطالعہ کرتا ہے خاص کر پہلے صفحے کا اور آخری صفحے کا۔ فقہی کارنر، ایک سبق آموز بات اور دعا کا تحفہ بہت اچھے مضامین ہوتے ہیں۔

• مکرمہ نصرت قدسیہ وسیم۔ فرانس

سارا الفضل ہمیشہ ہی علم و حکمت سے بھرا ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ الفضل کو ایک استاد کی حیثیت حاصل ہے۔

• مکرمہ کوثر ضیاء

الفضل آن لائن ہمیشہ کی طرح پر اثر، معیاری، معلوماتی اور روحانی بالیدگی کے سامانوں سے لیس احباب جماعت کے لئے ایک زبردست جریدہ ہے۔ مستقل سلسلے تو سارے ہی زبردست ہیں۔ پیارے امام کی طرف سے بنیادی مسائل کے جوابات ذہن کی گرہیں کھولنے والے تھے۔ مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا تو مقصد زندگی ہونا ہی چاہئے۔ سو سال قبل کا الفضل دلچسپ سلسلہ ہے۔ دیوسائی اور کسارا جھیل کی سیر کی۔ اسیران راہ مولا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں نے تو دل موم کر دیے تھے ہر پڑھنے والے کے جذبات سوا تر تھے۔ خدا تعالیٰ یہ ساری دعائیں اس وقت کے سارے پیاروں کے حق میں بھی قبول فرمائے جو اسیری کے شب و روز گزار رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف منعقد کیے گئے مشاعرے کی روداد ایڈیٹر صاحب کے قلم سے لکھی گئی تھی، اس نے بہت مزا دیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو وہیں حاضر پایا۔ ’’اپنے جائزے لیں‘‘ اور ’’جماعت احمدیہ کا نظام خلافت‘‘ سوچوں کو نئی جہت دینے والے مضامین تھے۔ یقیناً اس کے پیچھے خلیفہ وقت کی دعائیں اور آپ کے زیر نگرانی ساری ٹیم کی کاوشیں ہیں۔

• مکرمہ منزہ خالد۔ جرمنی

’’آن لائن الفضل‘‘ کے علمی مضامین سے ذہن کو ایسی جلا ملتی ہے کہ اب اللہ کے فضل سے الفضل میں مضامین لکھ کر اس قلمی جہاد میں حصہ لینے کے توفیق پا رہی ہوں۔ یہ اخبار مختلف، خوبصورت اور خوشنما رنگوں پر مشتمل اخبار ہے۔ جو دینی علم کے اعتبار سے، خلیفۂ وقت سے لازوال محبت اور اطاعت کے جذبات کا اظہار، معلوماتی مضامین اور زبان وادب کی خوش ذائقہ چاشنی کے ساتھ ہمیں گھر بیٹھے مختصر، منتخب اور مستند حالات حاضرہ سے باخبر اور یک جہتی کا ماحول میسر کر رہا ہے۔

• مکرمہ درثمین خان۔ جرمنی

میں نے اپنے لیپ ٹاپ میں الفضل اخبار کے نام کا ایک فولڈر بنایا ہوا ہے۔ پیارا الفضل بہت ساری مفید اچھی مختلف انفارمیشن کا مجموعہ ہے۔ as a chief librarian اپنے users کو مختلف موضوعات پر انفارمیشن دینے کے لیے میرا پیارا الفضل میرے لیے assistant لائبریرین کا کام کرتا ہے۔

• مکرمہ سدرۃ المنتہیٰ۔ کینیڈا

اس رسالہ میں علمی مضامین کو پڑھنے اور ان پر تحقیق کرنے پر مجبور کر دیا ہے اور مسیحِ دوراں اور خلیفۂ وقت سے جڑے تمام روحانی مائدہ کی اشاعت کا بھی ایک خوبصورت سلسلہ پڑھنے کو ملتا ہے۔

• مکرم خالد ملک

الفضل کا احمدیوں کی تعلیم و تربیت میں بہت حصہ رہا ہے۔ جس کو الفضل آن لائن خوب نبھا رہا ہے۔

• مکرمہ بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا

روزنامہ الفضل آن لائن کی ہمارے گھروں میں آمد کی برکت سے ہر روز ہم قرآنِ کریم کی ایک آیت اور ایک حدیث یاد کر لیتے ہیں اور بعض اوقات تو ایسی احادیث مبارکہ الفضل کی زینت بنتی ہیں جو پہلی دفعہ الفضل کی وساطت سے پڑھنے کو ملتی ہیں۔

• مکرم بشارت احمد شاہد۔ مبلغ سلسلہ، لٹویا

الفضل کا معیار بہت اچھا اور معیاری ہے۔ معلومات سے بھرپور۔ ربوہ کی کمی دور ہو گئی ہے۔ اسے دیکھ کر ربوہ کا سابقہ دور یاد آجاتا ہے جب ہر روز اخبار گھر میں آتا تھا۔ میں روزانہ ہی تقریباً الفضل کے کسی ایک آرٹیکل کا قرغیز اور ازبک زبان میں ترجمہ کر کے اپنی ویب (web) پر ڈال دیتا ہوں۔ جو لوگوں کے علم و ایمان میں زیادتی کا باعث بنتا رہتا ہے۔

• مکرم رانا عبد الرزاق خاں۔ ایڈیٹر قندیل، لندن

تمام مضامین ہی دلچسپ اور معلوماتی ہوتے ہیں جنہیں پڑھ کر خوشی ہوتی ہے اور بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ الفضل نے ماشاء اللہ بہت ترقی کر لی ہے اور کافی وسعت اختیار کر گیا ہے۔ دنیا بھر کے اردو قارئین کے

پاس الفضل کے سوا ہے ہی کیا، پڑھنے کو۔ جس میں خبریں، اطلاعات ملتی ہے۔ اور حضرت خلیفہ وقت کا خطبہ جلد پڑھنے کو مل جاتا ہے۔

• مکرمہ بشریٰ ارشد والدہ مکرم کامران ارشد شہید۔ کینیڈا

جس طرح کسی دعوت پر کھانے سے قبل مزیدار Appetiser مل جائے تو وہ اتنا کھالیا جاتا ہے کہ بعد میں مزید کھانے کی ضرورت کم ہی رہتی ہے یہی کیفیت الفضل کی ہے۔ الفضل کے مطالعہ سے طبیعت سیر ہو جاتی ہے۔

• مکرمہ شمیم اختر۔ مسی ساگا۔ کینیڈا

الفضل اخبار میں اردو کے اسباق کا سلسلہ بہت ہی فائدہ مند ہے۔ ہم اردو بولنے والے بھی جو اردو کے قواعد وضوابط سے نا آشنا تھے بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

• مکرم مبشر احمد

الفضل آن لائن شاندار اور لاجواب مضامین سے پر ہوتا ہے۔ دینی و دنیاوی علوم کے حصول میں لاجواب ہے۔

• مکرمہ لبنیٰ بشارت۔ جرمنی

آن لائن الفضل پڑھنے کا ایک الگ سے مزا ہے۔ ہر روز ایک موضوع پر مختلف پیرائے میں لکھے گئے بہترین مضامین تربیت اور اصلاح کے ساتھ ساتھ ذہنی تر و تازگی کا باعث بنتے ہیں۔

• مکرم سید عمار احمد۔ جرمنی

ماشاء اللہ بہت ہی زبردست اخبار ہے۔ مجھے اپنی بہت سی کمزوریاں اس کو پڑھتے ہی سمجھ آ جاتی ہیں۔

• مکرم زاہد محمود

الفضل کا اجراء حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی دعاؤں اور خاص توجہ کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود بیٹے اور موعود خلیفہ کی کوششوں کا مرہون منت ہے۔ خلافت احمدیہ کے اب تک کے تمام دور میں الفضل نہ صرف خلفاء کی توجہ سے فیض اٹھاتا رہا ہے بلکہ جماعت کا آرگن ہونے کے باعث احباب جماعت کی روحانی، علمی، قلمی، لسانی اور قلبی تسکین کے سامان بھی بہم پہنچاتا رہا ہے۔ خلفاء کی تحریکات دراصل خدائی تحریکات کا ظل ہوتی ہیں اور روح القدس سے خدا ان میں مدد کر رہا ہوتا ہے۔ اسی لئے ان کے نتائج بھی غیر معمولی اور خارق عادت ہوتے ہیں۔ الفضل کا آغاز ایک خلیفہ کے منشاء اور پسندیدگی کی سند لے کر ہونا اور جاری کرنے والا آئندہ ہونے والا موعود خلیفہ، معاملہ نور علیٰ نور، اس لئے نتائج بھی نور علی نور۔

• مکرمہ صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا

مربی کا مطلب عموما پالنے پوسنے والا، پرورش کرنے والا، تربیت کرنے والا، سرپرست، پشت پناہ، دست گیر، حامی کے زمرے میں آتا ہے۔ ہماری جماعت میں مربی سلسلہ سے مراد جماعت کی تربیت کرنے والا، ایک ایسا شخص جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نہ صرف علم رکھتا ہو بلکہ خود اس کا بہترین نمونہ ہو اور احباب جماعت کو ان پر کاربند کروانے والا ہو۔ الفضل آن لائن ایک مکمل پیکج پر مبنی اخبار ہے جس میں روزانہ ایک منتخب موضوع پر قرآنی آیات، احادیث، حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اقوال، خلفاء کے ارشادات، تربیتی، علمی، معاشرتی مضامین کا ملاجلا سلسلہ جو نہ صرف ازیاد علم کا باعث ہوتا ہے بلکہ ایک طرح سے یاددہانی کا کام بھی کرتا رہتا ہے۔ جو باتیں ذہن سے محو ہونے کا اندیشہ ہو ان کی بھی یاددہانی ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح خطبات اور مختلف جلسہ جات کے لیے تقاریر کے لیے حوالہ جات کی فراہمی بھی الفضل نہایت سہل بنا دیتا ہے۔ غرض کہ ایک سال تک بغور اس کا مطالعہ مربی کو اچھا مربی اور ایک بظاہر معمولی تعلیم رکھنے والے کو مربی بنا دیتا ہے اور وہ اپنی اور اپنے اہل خانہ کی عمدہ طریق پر تربیت کر سکتا ہے۔

•ڈاکٹر نصیر احمد طاہر۔ویلز یو کے

الفضل مائدہ عظیم ہے۔ یہ ایک منی گوگل ہے، جس سے ہم ہر مطلوبہ دینی مواد جلد تر پا لیتے ہیں۔ الفضل ہم سب کیلئے مناسب حال مضامین کے ساتھ ہماری تربیت (جو ہماری ہو گی تو بچوں کی کر پائیں گے) کا منظم بندوبست کرتا ہے، لائق صد تحسین ہے۔ تمام الفضل کی ٹیم اور لکھاری قابل تحسین ہیں۔ سب کیلئے دعائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (حم السجدۃ:34) اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

الفضل اس مشن کی تکمیل کے لیے کوشاں ہے۔ قارئین کو بھی چاہیے کہ ممکن حد تک بہتی نہر سے فائدہ اٹھائیں، ناشتہ سے قبل سرورق بچوں کے سامنے بلکہ بچوں سے پڑھوایا جائے، کیونکہ یہ اقتباسات قرآن کریم کی آیت اور احادیث سے موزوں ہوتے ہیں۔ اسی طرح اداریہ تو بہت سے مضامین کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔

•مکرمہ امۃ الشافی رومی۔جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا جاری کردہ اخبار الفضل ایثار و قربانی کے زیور سے آراستہ، خدمت اسلام کے جذبہ سے سرشار، مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے مقصد کو پانے کا عزم لے کر الفضل آن لائن کی صورت میں ہمیں ہر روز میسر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ، فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات وارشادات اور بالخصوص فرمان وارشادات خلیفہ وقت سے مزین ہر روز ہماری تربیت کے سامان کر رہا ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہنمائی کر رہا ہے۔ خلیفہ وقت اور افراد جماعت کے بیچ تعلق اور خلافت سے وابستگی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعہ پیارے آقا کی صحبت ہمیں ہر وقت میسر ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔ خدا کے فضل سے اس کے تربیتی فیچرز میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے اور ہر فیچر تربیت کا ایک نیا رنگ لئے ہوئے ہے۔ ذیلی تنظیموں کیلئے تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ الفضل کے ذریعہ سے ہر تاریخی دن اور ہر موقع کی مناسبت سے قیمتی مواد کا میسر ہو جانا

اور صبح ہی واٹس ایپ گروپ کی زینت بن جانا بہت اہمیت کا حامل ہے۔ الفضل کے ہر مضمون کا الگ آن لائن لنک بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ امسال جلسہ سالانہ یوکے 2022ء کے موقعہ پر لجنہ اماءاللہ کی صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے ذیلی تنظیموں کے قیام، اغراض و مقاصد پر خصوصی شماروں کی اشاعت ہمارے لئے ایک قیمتی خزانہ مل جانے کے مترادف ہے اور تمام ذیلی تنظیموں کیلئے ادارہ کی یہ کاوش قابل ستائش ہے۔ الفضل صحبت صالحین کا بہترین ذریعہ ہے۔ جہاں الفضل خدا کے برگزیدہ اور پیارے بندوں کی سیرت و کارناموں کو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے وہاں افراد جماعت کی زندگیوں پر مضامین اور ان کے بے مثال نمونے پیش کر کے ہمیں اپنے جائزے لینے اور نیکیوں میں بڑھنے کی ترغیب دلاتا ہے۔

• مکرمہ عطیۃ العلیم۔ہالینڈ

الفضل کے ذریعہ ہمیں ایسی معلومات ملتی ہیں جو شاید ہم جیسے عام قاری کی نظر سے ہمیشہ اوجھل ہی رہیں اگر وہ الفضل میں شائع نہ ہوں۔ الفضل نے ہمیشہ علمی پیاس بجھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

• مکرم محمد عمر تماپوری۔ کوآڈینیٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔انڈیا

الفضل سے ہر طبقہ فکر فیض حاصل کر رہا ہے۔ نئے قلمکاروں کی مستقبل قریب میں قلمی جہاد کرنے والوں کی ایک نئی فوج تیار ہو رہی ہے جو کسی نہ کسی رنگ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں مصروف رہے گی۔ ان شاءاللہ۔ نئی ٹیکنالوجی اور نیا زمانہ اس بات کا متقاضی تھا کہ ان کی انہی خطوط پر رہنمائی ہو۔ لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی بہت ضروری ہے۔ اس سے ان کی ہمت بندھی رہے گی اور آگے سے آگے بڑھنے کا جذبہ بنا رہے گا اور الفضل سے رشتہ ٹوٹنے نہیں پاتا۔ ان گنت لوگوں کا اخبار سے جڑ جانا اس بات کی تصدیق کرتا ہے۔ میرے جیسے کم علم اور کم فہم انسان کے لیے آپ کے اداریوں پر تبصرہ کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانے والی بات ہے۔ اسی بنا پر بعض دفعہ آپ کے اداریوں پر خاموش رہتی ہوں کہ میرے الفاظ اس کا حق ادا نہیں کر پاتے۔

میں پہلے بھی لکھ چکی ہوں عالمی سطح پر حالات حاضرہ کے مطابق روزانہ باقاعدگی سے اداریے تحریر کرنا جوئے شیر لانے سے کم مشکل نہیں بہت بڑا کام ہے جو آپ کو نصیب سے ملا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

•مکرمہ فائقہ بشریٰ۔بحرین

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ثم اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ خاکسار کو ابتدا سے ہی اس پیارے اخبار الفضل آن لائن کو پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کتنا ہی احسان ہے کہ دنیا کہ ان ممالک میں جہاں یہ اخبار کسی بھی وجہ سے کاغذی صورت میں نہیں پہنچ سکتا تھا اب آن لائن ہونے کی وجہ سے ہوا کے دوش پر سفر کر کے ہر روز روحانی مائدہ فراہم کرتا ہے۔ علم میں اضافہ کا باعث اور عملی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر مختلف انداز میں پر اثر نصائح کرتا ہے۔ الفضل آن لائن تو ہر گھر میں مربی ہے اور تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔

•مکرم عامر احمد طارق

ہمارے ہاں انتہائی مکروہ اور ظالمانہ قوانین کے بعد جہاں خلافت اور افراد جماعت کی بیرون ملک ہجرت ہوئی وہاں روزنامہ الفضل انہیں سختیوں کے بعد پاکستان سے ہجرت کر گیا۔ بعد اس ہجرت کے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا اور آپ کی ہدایت و رہنمائی میں اعلیٰ سے اعلیٰ علمی معیار کو قائم کرتا ہوا ہجرت کے انعامات حاصل کر رہا ہے۔ جہاں چند سال پہلے یہ روزنامہ الفضل چند ہزار لوگوں تک محدود تھا آج اس کے قارئین کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے۔ جو دشمنان کی مخالفت اور ان کے حسد پر ایک کاری ضرب ہے۔ ایڈیٹر صاحب الفضل اور ان کی ٹیم خاص مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

•مکرمہ صادقہ مرزا۔ آٹوا کینیڈا

اخبار الفضل آن لائن آج کے دور میں ایک رحمت خداوندی ہے۔ اس میں کہیں خدا کا فرستادہ یہ کہتا سنائی دیتا ہے میں ظاہر ہوا ہوں تا خدا میرے ذریعہ سے ظاہر ہو۔ کہیں قرآن مجید کی سورتیں کرنوں کی صورت

دل و دماغ کو روشن کر رہی ہیں۔ کہیں حدیث دل میں اجالا کر رہی ہے۔ کہیں ذکر حبیب ہے جس میں حکمت کی باتیں خوبصورت موتیوں کی طرح بکھری ہوی ہیں۔ امن کے راستے ہیں۔ نماز ادا کرنے کے طریق ہیں۔ دعوت الی اللہ میں حکمت کے تقاضے ہیں۔ چندہ کی اہمیت کی وضاحت ہے۔ غرض زندگی کی تمام اغراض و مقاصد کو کھول کھول کر بیان کیا جاتا ہے۔ اللہ کرے ہم اس سے فائدہ اٹھانے والوں میں سے ہوں۔ آمین ثم آمین۔

•مکرمہ قدسیہ محمود سردار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت احمدیہ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ’’الفضل اخبار‘‘ 1913ء میں جاری ہوا۔ پھر وقت بدلا، حالات بدلے، زندگی کے قاعدہ و قانون کے تحت بہت کچھ بدل گیا۔ نہیں بدلا تو ’’روزنامہ الفضل‘‘ کا عظیم الشان مقام جو آج بھی بے شمار جماعتی اخبارات و رسائل میں نمایاں ہے۔ جماعت احمدیہ کے علم وادب کے آسمان پر ’’روزنامہ الفضل‘‘ ایک جھومر کی سی حیثیت رکھتا ہے جس کا ہر شمارہ روحانی ترقی کا زینہ، جس کا ہر صفحہ ضیائے خلافت کے حسین رنگ لئے ہوئے، جس کی ہر سطر دعا ہی دعا اور ہر لفظ روشن روشن۔ ’’روزنامہ الفضل آن لائن‘‘ کے سنگ ہم اللہ تعالیٰ اور پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ مبارکہ، کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات، پیغامات، ارشادات، ہدایات، دروس، کلاسز کے روحانی مائدہ سے مستفید ہوتے ہیں بلکہ یہ ہر احمدی کے لئے درس گاہ ہے جس میں وہ دینی تعلیم حاصل کرکے اپنی دنیاو آخرت سنوار سکتا ہے۔

ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ ہم بھی اب اپنے بچوں کو ’’روزنامہ الفضل آن لائن‘‘ کے طلسم کی اسی ڈور سے باندھ دیں جس میں ہمیں ہمارے بڑوں نے باندھا تھا کہ آج بھی ہم ’’الفضل‘‘ کے اس سحر کے حصار میں ہیں۔ تاکہ ہمارے بچے بھی اس علمی، اخلاقی، تربیتی نہر سے مستفید ہو کر روحانی پاکیزگی حاصل کریں اور اس اخبار کے توسط سے نئی نسل کا نظام خلافت کے ساتھ تعلق مزید مضبوط ہو۔ روزنامہ ’’الفضل‘‘ تو نئی نسل کو نظام خلافت سے جوڑنے کا اہم ترین وسیلہ ہے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز کے زریں اور قیمتی ارشادات مبارکہ پڑھ کر ہم خود بھی ان پر صدق دل سے عمل کریں بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ ہمارے بچے بھی اس کو پڑھیں اور ان کو حرزِ جان بناکر آپ کی کامل اطاعت کریں۔ تبھی ہم برکات خلافت حاصل کر سکیں گے۔اللہ تعالیٰ اس مخزن العلوم اور عرفان و حکمت کے چشمہ کو ہمیشہ کامیابیوں سے نوازتا رہے اور یہ ہر گھر، آنگن میں روشنی پھیلاتا رہے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن10 اکتوبر2022ء)

میوہ ہائے دین کا الفضل، دستر خوان ہے

روزنامہ الفضل آن لائن کی ایک مستقل قاری اور منجھی ہوئی شاعرہ مکرمہ منصورہ فضل من نے احمدیت کے دائمی مرکز قادیان دار الامان سے اپنا منظوم کلام الفضل آن لائن میں اشاعت کے لیے بھجوایا۔ خاکسار نے جب اس کو بغور پڑھا تو اس کے ایک شعر نے مجھے آگے بڑھنے سے روک کر بار بار داد لی۔ وہ شعر یوں ہے:

نعمتیں چُن دی گئیں ہیں اس کے ہر قرطاس پر
میوہ ہائے دین کا الفضل ، دستر خوان ہے

اس شعر میں بیان وسیع و عریض حسین مضمون کو الفضل پر لاگو کرنے سے قبل اس شعر میں بیان الفاظ کے لغوی معانی جاننا ضروری ہیں۔

• نعمتیں: نعمت کی جمع ہے یعنی ایسی ثروت، مال و دولت اور عطیہ جو غیر متوقع طور پر ملے۔ اسے نعمت مترقبہ بھی کہتے ہیں۔

• چُن دینا: ترتیب دینا اور سلیقہ سے رکھنا۔ دستر خوان چُننا محاورہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے کہ تمام کھانوں کو ترتیب کے ساتھ مہمانوں کے لیے رکھنا یعنی کھانے کی چیزیں لگانا۔

• قرطاس: یعنی کاغذ

• میوہ ہائے دین: میوہ کا لفظ خشک اور تازہ پھلوں کے لیے یکساں طور پر استعمال ہوتا ہے۔ میوہ ہائے دین کے معانی ہوئے دینِ اسلام کے تمام میٹھے اور خوش ذائقہ پھل۔

• الفضل: 109 سالوں سے جاری جماعت احمدیہ کا اردو آرگن۔

• دستر خوان: رومال یا چادر جس پر کھانا چُنا جاتا ہے۔ پنجابی زبان میں اسے "پونا" کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ جس میں ماضی کی خواتین روٹی، پراٹھا اور نان لپیٹ کر رکھا کرتی تھیں۔ چونکہ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانے کا رواج تھا اس لیے ان پونوں کو سلائی مشین کے ذریعہ سی کر دستر خوان کے طور پر بھی استعمال کرتی رہیں۔ 1970ء کی دہائی میں خاکسار جب مربی بن کر فیلڈ میں گیا تو گاؤں میں تمام شادیوں اور فنکشنز میں زمین پر دستر خوان بچھا کر مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا۔ انہی دنوں پہلی دفعہ سفید رنگ پر مشتمل چادروں کو بطور دستر خوان دیکھا گیا۔ جماعتی فنکشنز جیسے ضلعی و علاقائی اجتماعات اور میٹنگز میں بھی کھانا کھلانے کا یہی طریق رائج رہا۔ حتیٰ کہ آج پختونوں اور بلوچیوں نے اپنے اس آبائی طریق کو نہیں چھوڑا۔ یہاں لندن میں بعض ایسے ریسٹورنٹس ابھی بھی اس حوالہ سے مشہور ہیں جہاں زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانا کھلایا جاتا ہے۔ 2019ء میں خاکسار جب مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے سیرالیون مغربی افریقہ گیا تو وہاں پر بھی ایسے ہی دستر خوانوں پر زمین پر بیٹھ کر احباب جماعت کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا۔

آج ان دستر خوانوں کی جگہ ڈائننگ ٹیبلز نے لے لی ہے۔ جن پر گھریلو خواتین اسی طرز اور سلیقے سے مہمانوں کے لیے کھانا ترتیب سے چُنتی ہیں جس طرح دستر خوانوں پر چُنا کرتی تھیں۔ آج کل کی پڑھی لکھی بچیاں ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگاتے ہوئے پھولوں اور موم بتیوں سے بھی میز کو آراستہ کرتی ہیں اور ساتھ ہی اکثر سائڈ ٹیبل رکھ کر اس پر پانی یا سوئٹ ڈش رکھ دیتی ہیں۔ میز پر سُوپ کی ڈشیں اور ایپیٹائزر بھی رکھتی ہیں جن کو کھانا تناول کرنے سے پہلے زیر استعمال لایا جاتا ہے تا کہ بھوک کی اشتہا میں اضافہ ہو۔

اوپر بیان شدہ تناظر میں اب ہم الفضل آن لائن کے دستر خوان کا جائزہ لیتے ہیں جس کا ذکر موصوفہ نے اپنے منظوم کلام میں کیا ہے۔ جس طرح پرانے دور میں دستر خوان سجتا تھا اور آج کے دور میں ڈائننگ

ٹیبل، بالکل اسی طرح پہلے الفضل اخبار کی صورت میں روزانہ چھپ کر گھر گھر میں پہنچایا جاتا تھا اسی طرح آج کے جدید دور میں الفضل آن لائن آپ کے کمپیوٹر، موبائل فون یا ٹیبلیٹ وغیرہ پر روزانہ صبح صبح آپ کو ناشتہ کی میز پر پڑھنے کو ملتا ہے۔

ادارہ الفضل کی ٹیم اس رنگ میں یہ علمی، تربیتی، اخلاقی، روحانی، معاشرتی اور معاشی دستر خوان سجاتی ہے کہ اس سے فائدہ اٹھانے والے ہر مرد و خاتون کو اس دستر خوان پر ہر وہ چیز میسر آتی ہے جو قوت لا یموت کے لیے ایک انسان کو مادی ڈائننگ ٹیبل پر نہ صرف ملتی ہے بلکہ اس کے اپروچ میں ہوتی ہے۔ اگر اپیٹائزر یا قسماقسم کے سُوپس کا ذکر کیا جائے تو الفضل آن لائن کے صفحہ اوّل پر ایک ہی موضوع پر قرآنی آیت، ارشاد نبویؐ، ارشاد مسیح موعودؑ اور وقت کی آواز ارشاد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ موجود ہوتے ہیں جن کو پڑھ کر انسان کی اشتہا میں اضافہ ہوتا ہے اور اگلے صفحات کو پڑھنے کی طلب ہوتی ہے۔ اپیٹائزر کا لفظ ان معنوں میں کینیڈا سے ہماری ایک قاری مسز بشریٰ ارشد نے سب سے پہلے استعمال کیا تھا۔ ہمارے ایک اور کرم فرما قاری نے الفضل کے صفحہ اوّل کو ڈیوڑھی کا نام دے رکھا ہے۔ جس طرح کسی گھر میں داخل ہوتے ہوئے ڈیوڑھی سے گزرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح الفضل میں داخل ہوتے وقت صفحہ نمبر 1 سے گزرنا پڑے گا۔ جس طرح دیہاتوں میں خواتین نے اپنے گھروں کی ڈیوڑھیوں کو نقش و نگار اور سینریز سے سجا رکھا ہوتا تھا تا گھر میں داخلے کا پہلا تاثر اچھا قائم ہو اور اندر سے گھر دیکھنے کا شوق بڑھے۔ اسی طرح الفضل کی ڈیوڑھی کو قرآنی آیت، حدیث، ارشاد مسیح موعودؑ اور خلیفۃ المسیح کے ارشاد سے خوب سجایا جاتا ہے تا ایک قاری کے لئے پہلا تاثر اچھا قائم ہو۔

آغاز ہی میں مہمانوں کی مشروبات سے تواضع کی جاتی ہے۔ گویا کہ الفضل کا صفحہ نمبر 2 مشروب کا کام دیتا ہے ٹھنڈا اور میٹھا۔ جس میں دربار خلافت میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا تربیتی ارشاد اور طبعیت کو سکون پہنچانے کے لیے ایک نظم کو بطور مشروب پیش کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد ادارہ کی کوشش ہوتی ہے کہ مین ڈش کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات، خطابات، تقاریر، محافل میں گفتگو، ورچوئل ملاقاتیں نیز This week with Hazoor پیش

کیا جائے۔ پھر اس میں خلفاء کے ارشادات، تحریکات اور فرمودات کا بگھار لگایا جاتا ہے۔ قارئین کی روحانیت کی تقویت کو بڑھانے اور جذبات کو ابھارنے کے لیے صحابہ رسولؐ اور صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے واقعات اور تاریخ و سوانح پر مضامین موجود ہوتے ہیں۔ ایک اہم چیز احکام خداوندی کے نام سے موجود ہے۔ دیگر ڈشوں میں دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے، ربط ہے جان محمدؐ سے میری جان کو مدام، خلافت سے مضبوط تعلق قائم رکھنے کی ڈشز کے علاوہ سلاد کے طور پر جو کہ آج کے دور میں کھانے کا ایک لازمی حصہ ہے فقہی کارنر، سبق آموز باتیں اس روحانی دستر خوان کا حصہ ہیں۔ ایک اور مین ڈش جس کو ہم ترکاری کا نام دے سکتے ہیں وہ قارئین اور محبین الفضل کے مضامین، آرٹیکلز اور تحریرات ہیں۔ جن کے بغیر کھانے کی میز نہیں سجتی۔ درمیانی مشروبات کے طور پر ہر شمارہ میں مختلف ممالک کی رپورٹس اور جائزے پیش کیے جاتے ہیں۔ سوئٹ ڈش کے طور پر اداریے ہیں جو کھانے کی رونق بڑھاتے ہیں اور دستر خوان کا تعارف بھی بنتے ہیں جیسے کہ زیر تحریر اداریہ ہے۔ اس کے علاوہ جس طرح باربی کیو کا موسم ہوتا ہے بالکل اسی طرح الفضل میں شائع ہونے والے مختلف مواقعے کے الفضل نمبر ہیں جیسے کہ خلافت نمبر، جلسہ سالانہ نمبر، ربیع الاوّل نمبر، یوم مسیح موعود نمبر اور یوم مصلح موعود نمبر وغیرہ جن کا اس موقعے کے لحاظ سے اپنا ہی ایک لطف ہوتا ہے بطور باربی کیو پیش کئے جاتے ہیں۔ ہمارے مشرقی کھانوں میں بریانی اور پلاؤ کے ساتھ رائتے اور چٹنیوں کا بہت رواج ہے جس کے بنا کھانا ادھورا مانا جاتا ہے۔ الفضل نے اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے خواتین کے لیے ”حدیقۃ النساء“ کے نام سے ایک سلسلہ جاری کیا ہے جس میں بہترین مضامین کے ساتھ ساتھ کوئی نا کوئی مشورہ بھی چھپا ہوتا ہے جیسے ”شکر گزاری کی عادت، بے سکونی اور ڈپریشن سے بچاؤ“، ”گرمی کی چھٹیاں کیسے گزاریں“، ”گھر بستے بستے بستے ہیں“، ”اے چھاؤں چھاؤں شخص! تری عمر ہو دراز“ کے زیر عنوان عابد خان صاحب کی ڈائری سے جو ایک ورق شیئر کیا جاتا ہے وہ ایسے سنیکس کا کام کرتا ہے جسے ایک بار کھائیں تو بس پھر چھوڑنے کو دل نہیں کرتا اور اسی طرح جب یہ ورق ختم ہوتا ہے تو دل چاہتا ہے ابھی اور ہوتا تو مزا دوبالا ہو جاتا ہے۔

الفضل آن لائن میں جو مضامین بالاقساط طبع ہوتے ہیں ادارہ ان سب کو یکجا کر کے کتابی صورت میں اپنے قارئین کے سامنے پیش کرتا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے ایک کباب پلیٹر میں ہر قسم کے کباب موجود ہوں

اور آپ کو دستر خوان پر ادھر ادھر دیکھنے کی ضرورت نا پڑے بلکہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے آپ اس سے لطف اندوز ہوں۔ لہٰذا ایک ہی pdf میں یہ سب اکٹھا مل جاتا ہے اور قارئین اس لطیف روحانی غذا کا مزہ برقرار رکھتے ہوئے اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

پھر آج کل کھانے کی میز پر میٹھی سونف، ٹافیاں یا چاکلیٹ وغیرہ رکھ دی جاتی ہیں وہ دعا کا تحفہ کی صورت میں قارئین کو پیش کیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں یہ طریق بھی ہے اور بہت مبارک طریق ہے کہ دعوت کے بعد اجتماعی دعا کروائی جاتی ہے۔ اس روحانی دستر خوان سے فیضیاب ہونے کے بعد قارئین ان تمام کے لیے دعا کرتے ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اسے تیار کرنے اور اس کی نشر واشاعت میں حصہ لیا ہے۔ یہ دعا ایسے ہی ہے جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مادی دستر خوان کے میزبان کے لئے اس کے اموال میں برکت کے لئے یہ دُعا سکھائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِی مَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ

(مسلم کتاب الاشربہ)

کہ اللہ برکت دے ان کی روزی میں، بخش دے ان کو اور رحم کر ان پر۔

یہ وہ میوہ ہائے دین ہیں جن کا ذکر شاعر نے اپنے شعر میں کیا ہے۔

نعمتیں چُن دی گئیں ہیں اس کے ہر قرطاس پر
میوہ ہائے دین کا الفضل، دستر خوان ہے

اس سارے مضمون پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:
”جس قدر سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں ان کو بکثرت طیب غذا صداقت کی اور شربت شیریں معرفت کا

پلایا جائے گا اور علوم حقہ کے موتیوں سے ان کی جھولیاں پُر کر دی جائیں گی اور جو مغز اور لب لباب قرآن شریف کا ہے اس عطر کے بھرے ہوئے شیشے ان کو دیئے جائیں گے۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 141-142 حاشیہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس روحانی و علمی مائدہ سے بھرپور استفادہ کی توفیق دے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 27 اکتوبر 2022ء)

ایک خوشخبری اور ہماری ذمہ داری

روزنامہ الفضل آن لائن مؤرخہ 13/ دسمبر 2022ء اپنے تین سال مکمل کرنے جارہا ہے۔ ان شاء اللہ

اس قلیل عرصہ میں جو قوموں کی زندگی میں آنکھ جھپکنے کے برابر بھی نہیں ہوتا الفضل آن لائن نے غیر معمولی ترقیات کی منازل طے کی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ و دعاؤں اورآپ تمام محبین الفضل کے خصوصی تعاون سے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تیز بارش کی طرح نازل ہوا اور مسلسل ہو رہا ہے کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں الفضل آن لائن سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد پانچ لاکھ (ہاف ملین) کو عبور کر چکی ہے اور یوں بانیٔ الفضل حضرت مصلح موعودؓ کے یہ دعائیہ الفاظ پورے ہونے کی طرف نوید کی خبر دے رہے ہیں کہ:

”اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں تک وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔“

اس پر جتنا بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ ہمیں دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھک جانا چاہیے۔ الحمدللہ علیٰ ذالك

ادارہ الفضل آن لائن اس اہم تاریخی موقع پر خصوصی نمبر شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔اس مناسبت سے اگر آپ کوئی مضمون، تحریر، منظوم کلام، رائے، تأثرات یا کوئی مشورہ دینا چاہیں تو مؤرخہ 30/ نومبر 2022ء بروز بدھ لندن وقت کے مطابق دوپہر 12 بجے تک info@alfazlonline.org پر بھجوا کر

ممنون فرمائیں۔ الفضل آن لائن کو مزید بہتر کرنے، مزید علمی بنانے کے لیے آپ کے مفید مشوروں کا بھی انتظار رہے گا۔

کان اللّٰہ معکم و اید کم

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 26 نومبر 2022ء)

اللہ کی دی ہوئی سوچ کے آئینہ میں قلم، کاغذ اور فون کا استعمال

خاکسار کو روزانہ ہی سینکڑوں کی تعداد میں قارئین الفضل کی طرف سے میسجز اور فون آتے ہیں۔ یوں مختلف فونز کے ڈی پیز اور پروفائلز میں بہت عمدہ نصیحت و سبق آموز اقوال اور فقرے لکھے دکھلائی دیتے ہیں۔ انہیں پڑھ کر جہاں ان میں بیان مضمون سے حظ ملتا ہے وہاں ڈی پیز اور پروفائلز پر انہیں چسپاں کرنے والوں کے ذوق کا بھی پتہ چلتا ہے۔ کئی بار ان میں سے بعض اقوال کو خاکسار اپنے اداریوں کا عنوان بھی بنا چکا ہے۔ چونکہ ڈی پیز، پروفائلز اور اسٹیٹس پر لگے فقرے اور اقوال زریں چسپاں کرنے والے کی نیت کی عکاسی کر رہے ہوتے ہیں اور انہیں ان کی ضمیر کی آواز بھی کہا جا سکتا ہے۔ جیسے:

- مَا اَنکَرَ قَلبُكَ فَدَعهُ
- اپنے اللہ سے کبھی بے وفائی نہ کرنا
- ہم زمین زاد نہ ہوتے تو ستارے ہوتے
- یَا لَیتَنِی کُنتُ تراباً
- اُفَوِّضُ اَمرِیۡ اِلَی اللہ
- اَلَیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ
- Never underestimate the power of dua
- Waqf is complete obedience, despite opinion
- خدا داری چہ غم داری
- میں بُرا سہی مجھے بخش دے مولیٰ
- میں تجھ سے نہ مانگوں گا تو نہ مانگوں گا کسی سے

- خود میرے کام کرنا یارب نہ آزمانا
- وفا میری سرشت کا حصہ ہے
- اللّٰھم انك عفو تحب العفو فاعف عنی

یہ چند بطور نمونہ کے آپ کے سامنے رکھے ہیں۔ ورنہ تو ان کی تعداد ہزاروں میں ہو سکتی ہے۔ اپنے پیارے قارئین سے درخواست یہ کرنی ہے کہ دوست احباب و خواتین اپنے ڈی پیز، پروفائلز اور اسٹیٹس پر لگے ان قیمتی اقوال و نصائح پر الفضل کے لئے مختصر مضامین، آرٹیکلز یا نوٹس لکھ کر بھجوائیں۔ اگر آپ کو کسی عزیز، دوست کے ڈی پی، پروفائل پر لکھی عبارت بھی پسند ہے تو آپ اس پر بھی قلم آزمائی کر سکتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ آپ کی تحریر خالصتاً تربیتی، تبلیغی یا علمی ہونی چاہئے جس میں دوسروں کے لئے سبق ہو۔ ان کا فائدہ یہ ہو گا:

1. الفضل کے لیے عناوین کی ایک فہرست تیار ہو جائے گی۔ جو قلمکار عناوین کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کو یہ فہرست بھجوا کر مضمون لکھنے کی درخواست بھی کی جا سکے گی۔ گو اس سے قبل ادارہ الفضل نے 335 عناوین کی ایک فہرست شائع کر رکھی ہے۔
2. دوسرا بڑا فائدہ اس کا یہ ہو گا کہ ہمارے قارئین خلفاء کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جماعت کی قلمی معاونت کرنے والے بن جائیں گے اور سلطان القلم کے معاون بن کر دعوت الی اللہ بھی کر سکیں گے۔
3. تیسرا فائدہ یہ ہو گا کہ بعض ایسے عناوین پر بھی جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں مواد اکٹھا ہو جائے گا۔ جن پر ابھی تک مواد موجود نہیں۔
4. آپ جماعت کے قلمکاروں کی فہرست میں آ کھڑے ہوں گے۔ ادارہ الفضل نے قسطوں میں شائع ہونے والے مضامین کو جو کتابی شکل دینی شروع کی ہے اور اب تک 16 کتب منظر عام پر آچکی ہیں۔ ان میں سے تین دوستوں نے لکھا کہ ”ادارہ الفضل کے شکر گزار ہیں جس نے ہمیں صاحب تصنیف بنا دیا۔“ یوں آپ قلمکار یا صاحب قلم بن جائیں گے۔
5. اس عنوان کے تحت لکھے جانے والے مضامین کو الگ سے ایک کتابی شکل میں بطور گلدستہ قارئین الفضل کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔

شعراء کرام

ہمارے شعراء بھی اپنے شعر و شاعری کے مزاج کے مطابق بہت اچھے اشعار اور اقوال چسپاں کرتے ہیں۔ ایک شاعر جناب اطہر حفیظ فراز کے قول ’’اور جذبوں کو جگائیں شاعران سلسلہ‘‘ کے مطابق شعراء سے بھی اس حوالہ سے کلام لکھنے اور کہنے کی درخواست ہے۔

کان اللہ معکم وایدکم

نوٹ: آپ اپنا مضمون یا نظم اس میل پر بھجوائیں : info@alfazlonline.org

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 02 دسمبر 2022ء)

اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ

الفضل کی نعمت کو صدقہ و خیرات سمجھ کر لوگوں تک پھیلائیں

قرآن کریم کی سورۃ الضحیٰ آیت 12 کا ترجمہ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمایا کہ

”ہر ایک نعمت جو خدا سے تجھے پہنچے اس کا ذکر لوگوں کے پاس کر“

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 365-366)

آپؑ ایک موقع پر اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:
”یاد رکھو کہ انسان کو چاہیے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ پر عمل کرے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہیے اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لیے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ تحدیث کے یہی معنیٰ نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہیے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 8 صفحہ 290-291 ایڈیشن 2016ء)

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر اظہار تشکر کی تلقین و نصیحت قرآن واحادیث میں کثرت سے ملتی ہے جس کا ذکر خاکسار اپنے متعدد آرٹیکلز میں کرتا آیا ہے۔ لیکن زیر نظر عنوان آیت کریمہ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ

رَبِّکَ فَحَدِّثْ میں جہاں اظہار تشکر کی نصیحت فرمائی گئی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں، برکتوں کا ذکر زبان پر لا کر اپنے عمل سے اس کا اظہار بھی کرنا ہے جسے تحدیث نعمت کہتے یا بولتے ہیں۔

تحدیث نعمت کے ذکر میں اپنی بڑائی، اچھائی عیاں نہ ہو۔ ہمارے بزرگوں نے اپنے اوپر ہونے والے افضال الٰہی کا ذکر اپنی خود نوشت میں کر رکھا ہے۔ جیسے حضرت مولوی حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ نے اپنے حالات زندگی **"مرقاۃ الیقین"** میں قلم بند کروائے، حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ نے **"حیات قدسی"** اور حضرت سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ نے **"تحدیث نعمت"** میں اپنے اوپر ہونے والے فضلوں، رحمتوں، برکتوں اور نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جنہیں پڑھ کر آج بھی روح وجد میں آ جاتی ہے اور ان روح پرور ہستیوں کو اپنی جماعت کا حصہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا مزید شکر ادا کرنے کو دل کرتا ہے اور جس طرح یہ **"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"** کے مصداق ہوئے اور آپ تمام کی اسلام، احمدیت کی خاطر قربانیوں اور اطاعتِ رسولؐ کی اداؤں کو دیکھ کر دل عش عش کرتا ہے وہاں اس مبارک عشاق رسول کے گروہ میں اپنے آپ کو دیکھنے کے لئے دل مچلنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کے درجات بلند کرتا رہے۔ آمین

آج ان جیسی مبارک ہستیوں اور جماعت کے مرحومین کو زندگی دلانے والا اخبار روزنامہ الفضل آن لائن اور بہت سے عناوین کو اپنے اندر سماتے ہوئے 13 دسمبر 2022ء کو اپنے تین سال نہایت کامیابی کے ساتھ پورا کرتا ہوا اپنی سالگرہ منانے جا رہا ہے۔ ابھی کل ہی کی بات معلوم ہوتی ہے جب ہمارے بہت ہی پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2019ء میں ایک ملاقات کے دوران خاکسار کو ہدایت فرمائی کہ اصل نام (یعنی الفضل) سے پرچہ جاری کر دیں۔ اس سے قبل پاکستان کے حالات کے پیش نظر الفضل کے متبادل کے طور پر "گلدستہ علم وادب" کے نام سے روزانہ پرچہ جاری تھا۔ چنانچہ ضروری و انتظامی امور طے پانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے مورخہ 13 دسمبر 2019ء کو مسجد مبارک اسلام آباد ٹلفورڈ سرے یوکے میں خطبہ جمعہ میں اخبار الفضل کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے نماز جمعہ کے بعد اس کی ویب سائیٹ کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ جمعہ میں فرمایا:

”اس وقت میں ایک تو یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ روزنامہ الفضل کی ویب سائٹ انہوں نے شروع کی ہے اور اس کے بارے میں اعلان کروں گا...... الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ اخبار روزنامہ الفضل آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18/جون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد کچھ عرصہ لاہور سے شائع ہوتا رہا۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں یہ ربوہ سے نکلنا شروع ہوا۔ اس قدیم اردو روزنامہ اخبار کا لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13/دسمبر 2019ء سے آغاز ہو رہا ہے۔ آج ان شاء اللہ تعالیٰ آغاز ہو جائے گا جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہو گا۔ اس کی ویب سائٹ alfazlonline.org تیار ہو چکی ہے اور پہلا شمارہ بھی اس پر دستیاب ہے۔ یہاں ہماری آئی ٹی کی جو مرکزی ٹیم ہے انہوں نے اس کے لیے بڑا کام کیا ہے۔

اس میں الفضل کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے بہت کچھ موجود ہے جو ارشاد باری تعالیٰ کے عنوان کے تحت قرآن کریم کی آیات بھی آیا کریں گی اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت احادیث نبویؐ بھی ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے اقتباسات بھی ہوں گے۔ اسی طرح بعض احمدی مضمون نگاروں کے مضمون اور دوسرے جو اہم مضامین ہیں وہ بھی ہوں گے۔ نظمیں بھی احمدی شعراء کی ہوں گی۔ یہ اخبار ویب سائٹ کے علاوہ ٹوئٹر پر بھی موجود ہے اور اینڈرائیڈ (Android) کا ایپ (app) بھی بن گیا ہے۔ (اب تو سمارٹ ایپ بھی ہے) یہ کیونکہ اب روزانہ شروع ہو گیا ہے تو سوشل میڈیا کے ان ذرائع سے بھی اردو پڑھنے والے احباب کو استفادہ کرنا چاہیے اور **اسی طرح مضمون نگار اور شعراء حضرات بھی اس کے لیے اپنی قلمی معاونت کریں تاکہ اچھے اور تحقیقی مضامین بھی اس میں شائع ہوں۔** اس ویب سائٹ میں روزانہ کے شمارہ کی پی ڈی ایف کی شکل میں امیج فائل بھی موجود ہو گی جس کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ڈاؤن لوڈ بھی کیا جا سکے گا جو پرنٹ کی شکل میں پڑھنا چاہیں وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بہرحال اس کا آج ان شاء اللہ آغاز ہو جائے گا۔ اسی طرح پیر کے روز اس میں خطبہ جمعہ کا مکمل متن جو ہے وہ شائع

کیا جائے گا اور تازہ خطبے کا خلاصہ بھی بیان ہو جائے گا۔ تو ان شاء اللہ جمعے کے بعد اس کا افتتاح ہو جائے گا۔"

یہ اخبار اس سے قبل قادیان، لاہور اور ربوہ میں پرنٹ ہوتا ہوا اپنی 106 بہاریں دیکھتے ہوئے چار سالوں سے حکومتی پابندیوں کا سامنا کر رہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرنٹ میڈیا سے اسے آزادی دلوا کر آن لائن جاری فرمایا اور یوں پاکستان میں نام نہاد مولویوں کے ظالمانہ چنگل سے رہائی پا کر یہ پیارا اخبار آسمانی فضاؤں کے سپرد ہوا۔ 2016ء میں جب نام نہاد مولویوں کی شہہ پر حکومت پنجاب نے اخبار کی اشاعت پر پابندی لگائی تو اس وقت 9300 کی تعداد میں پرنٹ ہو کر تقسیم ہوتا تھا اور پاکستان سے باہر مطالعہ کرنے والوں کی تعداد بہت کم تھی مگر ان 3 سالوں کے قلیل عرصہ میں دنیا کے کونے کونے میں 5 لاکھ سے زائد لوگ اس کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ 2016ء میں 9300 کی تعداد میں اشاعت کے برابر اب صرف غیر از جماعت اتنی تعداد میں اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہی وہ ایمان افروز مضمون ہے جس نے آج *اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ* کو عنوان بنا کر اللہ کے حضور ہدیہ شکر اور اس کے بندوں کا شکریہ ادا کرنے کا ارادہ باندھا ہے کیونکہ قولِ رسولؐ ہے مَن لَا یَشۡکُرُ النَّاسَ لَا یَشۡکُرُ اللّٰہَ کہ جس نے اللہ کے بندوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔

ہر نئی چیز آہستہ آہستہ اپنی شناخت بناتی ہے اور اپنا مقام پاتی ہے۔ ہم اپنے باغیچوں میں پھولوں کی پنیریوں اور پھر ان کی نشوونما دیکھتے رہتے ہیں۔ آغاز میں تو ایک ہی ڈنٹھل نظر آتا ہے (جسے پودوں اور درختوں میں ہم تنا بولتے ہیں) وہ زمین سے باہر آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور زمین کے اندر اس کی جڑ اپنی جگہیں بنا کر مضبوط بھی ہو رہی ہوتی ہے اور پھیلتی بھی ہے جبکہ زمین سے باہر اس کا ننھا منا سر آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور کچھ وقت کے بعد شاخیں نکلتی ہیں پھر ان شاخوں پر آگے مزید شاخیں نکل آتی ہیں جن پر کونپلیں اور پھول لگنے شروع ہوتے ہیں۔ نشوونما پانے کا یہ Process پھولوں کے پودوں میں اچھا خاصا وقت لے رہا ہوتا ہے۔ حتی کہ کونپل بن کر کھلنے کا Process بھی خاصا طویل ہوتا ہے۔ یہی کیفیت دنیا میں بنائی جانے والی تنظیموں، پارٹیوں اور جماعتوں کی تشکیل میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ وہ دھیرے دھیرے آگے بڑھتی اور

عوام میں اپنی جگہ بناتی اور مقبولیت پاتی ہیں۔ مگر جو روحانی جماعتیں اللہ کی ایماء، اس کے اشارے اور اس کی مدد سے انبیاء یا اس کے فرستادے بناتے ہیں وہ باوجود مخالفتوں کے جلد جلد بڑھتی دنیا میں پھیل جاتی اور اپنا لوہا منواتی ہیں۔ آج کے دور میں جماعت احمدیہ اس کی ایک روشن مثال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور سے ہی جماعت کو مخالفتوں کا سامنا رہا اور آہستہ آہستہ اس مخالفت میں ملکوں کی انٹری ہوئی اور اس جماعت کا نام و نشان مٹانے کے لیے سر توڑ کوششیں کی گئیں۔ فرعون اور ہامان نے پابندیوں کے جال بچھائے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا یہ پودا 133 سال کے قلیل عرصہ میں 220 سے زائد ممالک میں اپنی تناور شاخیں قائم کر چکا ہے۔ اس کی تشہیر کا کام تو خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں جبکہ رسل ورسائل اور ابلاغ عامہ نہ ہونے کے برابر تھے۔ آپؑ کا پیغام برطانیہ، امریکہ اور افریقہ کے بعض ممالک میں نہ صرف پہنچ چکا تھا بلکہ وہاں کے باشندوں سے خط وکتابت کا بھی آغاز ہو گیا تھا اور ایک خاتون Miss Rose نے امریکہ سے آپؑ کو پھولوں کی پتیاں بھی بطور تحفہ بھجوائی تھیں۔

یہ تو جماعت کی من حیث الجماعت ترقی کا ایک مختصر نقشہ پیش کیا ہے۔ اگر اس کی ان فروعات کو دیکھا جائے جو حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری ہوتی رہیں تو وہ بھی چند سالوں اور دہائیوں میں آسمانوں کی بلندیوں کو چھونے لگیں۔ ان میں سے ایک مثال ہمارا ایم ٹی اے ہے جو تین دہائیوں میں دنیا بھر میں اپنا لوہا منوا چکا ہے جس کے غیر بھی معترف ہیں۔ **ان میں سے ایک الفضل آن لائن ہے۔** جس کی خاطر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے خاکسار آج یہ اداریہ لکھ رہا ہے۔ جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں کہ 2016ء کے یہی دن تھے جب اسے پابندی کا سامنا کرنا پڑا اور سالانہ نمبر پرنٹ ہو کر دفتر میں ہی دھرے کا دھرا رہ گیا۔ نام نہاد مولویوں کا اس حد تک زور تھا کہ کوئی حکومتی کارندہ حتی کہ کوئی جج بھی اس کیس میں جماعت کی طرف سے دائر کردہ اپیل سننے کو تیار نہ تھا اور تاریخوں پر تاریخیں ڈال کر ٹال مٹول سے کام لیا جاتا رہا اور جب ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے آن لائن جاری فرمایا تو تین سال، جو صرف 36 ماہ، 156 ہفتے، 1095 دن، 26280 گھنٹے بنتے ہیں میں اس کو پڑھنے والے، اس سے محبت رکھنے والے، اس سے عشق کرنے والے اور محبین کی تعداد اپنے دامن میں

ہاف ملین سے زائد سموئے بانی الفضل حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے درج ذیل دعائیہ الفاظ کی تکمیل کی طرف کوشاں ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

”اے میرے مولیٰ! اس مُشتِ خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی رستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اسے مفید بنا۔“ آمین

(الفضل 18 جون 1913ء)

لاریب اس غیر معمولی ترقی میں اللہ تعالیٰ کا فضل تو شامل حال ہے ہی اور رہا بھی اور ان شاء اللہ رہے گا بھی۔ کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ سے متعلقہ ”پیشگوئی مصلح موعود“ کی علامات میں سے ایک یہ تھی کہ

”اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا“

آج یہی فضل ”الفضل آن لائن“ کو دنیاوی حدود سے نکال کر آسمانی حدود میں لے گیا ہے۔ ہم الفضل کی اس تاریخ ساز ترقی پر اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡن کا ورد کرتے ہیں۔

ii۔ دوسرے نمبر پر اس تعداد تک پہنچانے میں ہمارے پیارے خلیفہ کی دعائیں، خاص توجہ شامل حال ہے جن کی امی جان کی مالی قربانی اس کی اساس میں بنیاد مرصوص کی طرح موجود ہے۔ اس تاریخی موقع پر ہم درد دل سے حضور انور کے لئے دعا کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا حضرت مرزا مسرور احمد بِرُوۡحِ الۡقُدُس وَبَارِكۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ

iii۔ تیسرے نمبر پر الفضل کے لاکھوں کی تعداد میں دنیا بھر کے قارئین ہیں جن کی دعاؤں کو دربار الٰہی میں شرف قبولیت بخشا گیا اور ان قارئین کی طرف سے ہزاروں کی تعدار میں روزانہ جب یہ پیارا الفضل

تقسیم ہوتا رہا اور اتنی کثرت سے دنیا بھر میں پھیلا کہ احمدی احباب و خواتین اور نوجوانوں کے Gadgets میں نظر آنے لگا تو مجھے وہ کہاوت یاد آگئی جب ایک بادشاہ نے ایک بوڑھے شخص کو پھلدار درخت لگاتے دیکھا تو دریافت کیا کہ اس ادھیڑ عمر میں تم یہ درخت لگا رہے ہو کب اس کا پھل کھاؤ گے ؟ بزرگ نے بادشاہ کو جواب دیا کہ بادشاہ سلامت! ہمارے بزرگوں نے پھلدار درخت لگائے اور ہم اسے کھا رہے ہیں۔ اب ہم لگائیں گے تو ہماری نسلیں ان سے فائدہ اٹھائیں گی۔ بادشاہ، بزرگ کی اس بات پر بہت خوش ہوا اس نے اپنے پاس کھڑے وزیر سے اشرفیوں سے بھری ایک تھیلی لے کر اس بزرگ کو بطور انعام کے دی۔ بزرگ فوراً بولا کہ بادشاہ سلامت! آپ تو ابھی کہہ رہے تھے کہ کب کھاؤ گے اس درخت کا پھل۔ میں نے تو ابھی پھل کھا لیا ہے۔ بادشاہ کو بزرگ کی یہ بات بھی پسند آئی۔ اس نے ایک اور تھیلی بطور انعام بزرگ کو تھما دی۔ بزرگ بولا۔ بادشاہ سلامت! عمومی طور پر پھل دار درخت سال میں ایک دفعہ ہی پھل لاتا ہے۔ اس درخت نے تو سال میں دو بار پھل دے دیا۔ بادشاہ نے جب بزرگ کی اس بات پر بھی خوش ہو کر تیسری تھیلی دی تو وزیر بادشاہ سے یوں گویا ہوا کہ بادشاہ سلامت! یہاں سے چلتے ہیں یہ بزرگ تو ہماری تمام تھیلیاں لے لے گا۔

مگر میرا خدا، ہاں الفضل کے تمام قارئین کا مشترکہ خدا جس کا ذاتی نام اللہ ہے اور 104 اس کے صفاتی نام ہیں جن میں سے اکثر اللہ تعالیٰ کی دیالو صفت کو اُجاگر کرتے ہیں دنیوی بادشاہ کی طرح ہرگز ہمیں نہیں کہے گا کہ چلیں! یہ تو سارا مال و متاع لوٹ لے گا بلکہ وہ خدا رحمان صفت کے تحت خود بھی بغیر مانگے انعامات سے نوازتا ہے اور رحیم صفت کے تحت انسان کے مانگنے پر اس کو اس کے مانگنے سے بہت بڑھ کر بے انتہا دیتا ہے اور اپنے بندوں کی پیاری اداؤں کو دیکھتے ہوئے دیتا چلا جاتا ہے اور نہ وہ تھکتا ہے، نہ وہ اکتاتا ہے اور نہ اس کے لازوال خزانوں میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے۔ ہم اپنے اس دیالو خدائے عظیم سے یہ تمنا بھی رکھتے ہیں اور دعا بھی کرتے ہیں کہ وہ لازماً ہماری مساعی اور ہماری التجاؤں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ہمارے اس ہدف کو جو ایک بزرگ خلیفہ کی زبان سے نکلا ضرور پورا کرے گا۔ ان شاء اللہ

iv۔ میں اس اظہار تشکر میں اپنے پاکستانی بھائیوں کا ذکر نہ کروں تو شکریہ کا حق ادا نہیں ہو گا۔ جن کو اس روحانی نہر کی بندش کا سامنا رہا اور اب اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کے صلہ اس بند کو توڑا اور اتنی تیزی کے ساتھ یہ پانی دنیا میں پھیلا کہ اس نے دنیا بھر کی بنجر زمینوں کو بھی سیر اب کر دیا اور اب ان مولویوں کی حد بست سے یہ باہر ہے کہ وہ پابندیاں لگوا سکیں۔

v۔ پانچویں نمبر پر وہ تمام قلمکار اور شعراء حضرات کے ہم ممنون ہیں جن کے زرخیز ذہنوں میں ایک تصویر ابھری اور قلم کے رنگ میں ڈھل کر اخبار الفضل آن لائن کی زینت بنی۔ جس کے عکس اور نقش و نگار قارئین کے دلوں اور دماغوں میں قائم ہو کر نہ صرف جگہ بنائی بلکہ ان تصاویر کو پھیلانے کا موجب بھی بنے۔فجزاھم اللہ تعالیٰ

vi۔ اور آخر پر الفضل ٹیم کے ممبران میرے بازو، دنیا بھر میں پھیلے نمائندگان الفضل، پروف و کمپوز کرنے والی ممبرات و ممبران اور انگریزی زبان میں آنے والی رپورٹس کو اردو قارئین کے لیے ترجمہ کرنے والے احباب و خواتین نیز پس پردہ رہ کر تعاون کرنے والے اور بہتری کے لئے مشورے دینے والے تمام پیاروں کو دعاؤں کے ساتھ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ کے مبارک الفاظ میں ہدیہ تشکر ادا کرنا ہے جن کی چھوٹی سے چھوٹی نگاہ اور بڑی سے بڑی خدمت الفضل کو ایک حسین و خوبصورت گلدستہ کی شکل دینے میں ممد و معاون ثابت ہوتی رہی ہے۔

بانی الفضل حضرت مصلح موعودؓ نے اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ کی جو تفسیر سورۃ الضحیٰ میں بیان فرمائی۔ اس میں چار دفعہ آپ نے تحدیث بالنعمت کے ذکر میں صرف خود شکر ادا کرنا مراد نہیں لیا بلکہ ان نعمتوں کا لوگوں کے سامنے اظہار کرنا بھی ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں:

’’تحدیث نعمت دو طرح ہوتی ہے۔ ایک اس طرح کہ انسان علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرے اور اس کے پیہم فضلوں کو دیکھ کر سجدات تشکر بجالائے اور زبان کو اس کی حمد سے تر رکھے۔ دوسرا طریق تحدیث نعمت کا یہ ہوتا ہے کہ لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کیا جائے اور انہیں بتایا جائے

کہ اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا افضل کیا۔ فرماتا ہے ہم نے جو نعمتیں تجھے عطا کی ہیں ان کا خود بھی شکر ادا کرو اور اپنے رب کی ان نعمتوں کا لوگوں میں بھی خوب چرچا کرو۔ یا خدا تعالیٰ نے جو نعمتیں تجھے دی ہیں ان سے خود بھی فائدہ اٹھاؤ اور اپنے جسم پر ان کے آثار کو ظاہر کرو اور کچھ حصہ صدقہ و خیرات کے طور پر لوگوں میں بھی تقسیم کرو۔"

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 109-110)

پھر آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں:

"ہم نے تجھ پر جو احسانات کئے ہیں ان کا تو شکر ادا کر۔ ہماری نعمتوں سے خود بھی فائدہ اٹھا اور لوگوں میں بھی ان نعماء کو تقسیم کر۔"

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 110)

صدقہ و خیرات کے طور پر تقسیم کرو

الفضل بھی ایک نعمت خداوندی ہے۔ بانی الفضل کے اس ارشاد کے مطابق اس نعمت کی تقسیم صدقہ و خیرات سے کم نہیں جو سراسر ثواب کا موجب ہے اور اس تحدیث نعمت کے اظہار کی تلقین سے قبل فرمایا کہ ہم نے تجھے کثیر العیال پایا تو غنی کر دیا۔ آج الفضل کا روحانی خاندان بھی کثیر العیال ہو گیا ہے۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالك۔ پس لازم ہے ہم پر کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں اور اس نعمت کو زیادہ سے زیادہ دنیا میں پھیلائیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”سوڈھنڈورادو اور خوب دو۔ تبلیغ کرو اور خوب کرو۔ خدا کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچاؤ اور خوب پہنچاؤ۔ سوتی دنیا کو جگاؤ اور خوب جگاؤ اور جو خزانے خدا نے تمہیں عطا کئے ہیں انہیں بلا دریغ لوگوں میں تقسیم کر دو کہ یہی مقصد ہے جس کے لئے تمہیں دنیا میں کھڑا کیا گیا ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 111)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ آیت اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ کے تحت فٹ نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

”آنحضرت ﷺ کی احادیث سے بکثرت پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احسانات اور دنیاوی فضل آپؐ پر نازل فرمائے تھے ان کو بنی نوع انسان سے چھپایا نہیں بلکہ کھل کر ظاہر کیا۔ جو روحانی فضل آپؐ پر نازل فرمائے گئے اگر اللہ کا آپ کو یہ حکم نہ ہوتا تو آپؐ اپنی ذات میں ہی پوشیدہ رکھتے۔ جو دنیاوی فضل آپ پر فرمائے گئے اس کا بیان اس لئے ضروری تھا کہ ضرورت مند اس کے ذکر سے آپؐ کی طرف لپکیں اور ان کی ضرورتیں پوری ہو سکیں اور ان سے جو احسان کا معاملہ ہو گا وہ ایسا ہی ہے جیسے اپنے اہل و عیال سے کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان کوئی شکریہ نہیں چاہتا۔“

(قرآن کریم اردو ترجمہ مع سورتوں کا تعارف اور مختصر تشریحی نوٹس صفحہ 1184)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 13 دسمبر 2022ء)

اور جذبوں کو جگائیں شاعران سلسلہ

قوموں کو ترو تازہ رکھنے میں قوم کے خطیبوں، مقررین، لکھاریوں اور شعراء کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ عرب کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو عرب شعراء اپنی قوم کو اشعار کہہ کہہ کر اور انہیں خوش الحانی سے پڑھ کر ابھارا کرتے تھے۔ بالخصوص جنگوں میں اور عربوں میں سالہا سال جاری رہنے والی جنگوں میں دونوں اطراف کے شعراء اپنے اپنے فوجی نوجوانوں کو انگیخت رکھا کرتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد زمانہ جاہلیت کے شعراء اسلام قبول کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں شعرو شاعری کیا کرتے تھے۔ اسلامی جنگوں میں ان شعراء نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے حوالہ سے حضرت حسان بن ثابتؓ کا یہ شعر تاریخ کا حصہ بن گیا جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ (میرا تمام دیوان حسان بن ثابتؓ کا ہوتا اور) "کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا"

(سیرت طیبہ صفحہ 27-28)

روایت ہے کہ

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مکان کے ساتھ والے البیت میں جو البیت المبارک کہلاتا ہے۔ اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جارہی تھی۔ اُس وقت ایک مخلص دوست نے باہر سے آکر سُنا تو آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حسّان بن ثابت کا ایک شعر پڑھ رہے تھے جو حضرت حسان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا اور وہ شعر یہ ہے۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ فَعَمِیَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ

مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

(دیوان حسّان بن ثابت)

اے خدا کے پیارے رسول!تُو میری آنکھ کی پُتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہو گئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہو گئی۔

راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس طرح روتے دیکھا اور اُس وقت آپؑ البیت میں بالکل اکیلے ٹہل رہے تھے تو میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت! یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صدمہ پہنچا ہے ؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ مَیں اِس وقت حسّان بن ثابتؓ کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کہ "کاش! یہ شعر میری زبان سے نکلتا۔"

(سیرت طیبہ صفحہ 27-28)

پاک بھارت کی 1965ء کی جنگ میں پاکستان کی جیت میں ملکہ ترنم نور جہاں کے ملی نغموں نے بہت حصہ ڈالا جو ہر محاذ پر بلند آواز میں ریڈیو پاکستان سے نشر ہوتے دیکھے گئے۔ جنہوں نے پاکستان آرمی کے نوجوانوں کے عزائم بلند رکھنے میں بڑا اہم کردار ادا کئے رکھا اور جنگ کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔

روحانی جماعتوں میں بھی شعراء، خطیب، مقررین اور محررین اپنے اقوال، تقاریر اور تحاریر سے مومنین کے جذبات ابھارتے رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں ہمارے خطیب اور شعراء صحابہ رسولؐ اور صحابہ مسیح موعودؑ کے ایمان افروز اور قربانی کے واقعات کو بیان کر کے ہمارے عزائم کو بلند رکھتے اور جذبات کو ابھارتے ہیں۔ ان خطیبوں میں سے بعض حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے ارشادات پڑھ کر ہماری روحوں کی تسکین کا باعث بنتے رہتے ہیں۔

ان میں سب سے اوّل اور اولیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب، تقاریر، ورچوئیل ملاقاتیں اور This Week with Hazoor میں ایمان افروز گفتگو ہے۔ یہ وقت کی آواز بھی ہے۔ جس امر کی ضرورت خلیفۃ المسیح محسوس فرماتے ہیں یا اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرماتا ہے وہی امر آپ اپنے خطبات میں بیان فرما کر احباب جماعت کی اصلاح و تربیت فرماتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں امریکہ کے دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر موقع، ہر مرحلہ میں احباب جماعت کو ایمان افروز لمحات سے مستفید کروایا اور احباب نے بھی ان سے خوب فائدہ اٹھایا اور اپنے ایمانوں کو جلا بخشی۔ اس پورے دورہ کو مکرم عبد الماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد یو کے نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر جس احسن انداز میں امریکہ کے دورہ کی رپورٹنگ کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ رپورٹس قارئین الفضل کے دلوں میں جگہ بناتی رہیں اور ایمان کو بڑھانے کا موجب ہوئیں۔

پھر شعراء کرام دورہ امریکہ بالخصوص فتح عظیم اور نمائش کے حوالہ سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے وہ بھی قابل التفات ہے۔ جن کو ادارہ نے الفضل آن لائن میں جگہ دی۔ اور اب ایسے مبارک وجودوں کے تاثرات کو ''خصوصی نمبر مسجد فتح عظیم'' میں تین دن لگاتار جمع کر دیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے زائن جا کر بطور زندہ ثبوت پیش کرنے کی توفیق بخشی۔ یہ تمام وہ خطیب، محرر، مقرر اور شعراء ہیں جن کے متعلق غالباً ایک احمدی شاعر جناب اطہر حفیظ فراز نے یوں اپنے جذبات کا اظہار فرمایا ہے۔

؎ روح کو گرما رہے ہیں احمدیت کے خطیب
اور جذبوں کو جگائیں شاعرانِ سلسلہ

(الفضل آن لائن 15 اکتوبر 2022ء)

معاندین احمدیت کے واقعات کا ذکر کر کے موصوف نے اپنے اس منظوم کلام میں واقعتاً احمدیوں کے جذبات کو خوب ابھارا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ

جس کا لنک یہ ہے۔

پس آج اس بات کی ضرورت پہلے کی نسبت زیادہ محسوس ہو رہی ہے کہ ہمارے خطیب، مقررین، مضمون نویس اور شعراء اس سلسلہ میں خود اپنے آپ کو بھی بیدار کریں اور اپنے تاثرات اور جذبات سے الفضل آن لائن کا پلیٹ فارم استعمال کرتے ہوئے احباب جماعت میں بھی بیداری پیدا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس حوالہ سے جماعت احمدیہ کی خدمت بجالانے کی توفیق دے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 14 دسمبر 2022ء)

الفضل سے محبت و عقیدت رکھنے والوں کی آراء اور تبصرے

(قسط 1)

خاکسار آج کل حال ہی میں الفضل آن لائن کے لئے مقرر ہونے والے نمائندگان کو تعارفی فون کر رہا ہے۔ جو روزنامہ الفضل آن لائن کے لئے مختلف قسم کے ریمارکس، تبصرے دے رہے ہیں اور الفضل سے پسندیدگی کا اظہار کر رہے ہیں۔

اسی دوران برطانیہ کے نمائندہ مکرم سلیم الحق ایڈووکیٹ نے مجھے الفضل کی پذیرائی کے ضمن میں بتایا کہ الفضل تو آج کل Talk of the Town بن گیا ہے۔ یعنی گھر گھر اس کی بات ہو رہی ہے۔ اس کو سراہا جا رہا ہے اور اس کی خوبصورتی اور متنوع مضامین کو پسند کیا جا رہا ہے۔

اس طرح کی حوصلہ افزائی، تبصرے اور آراء ادارہ الفضل کو دنیا بھر میں پھیلے قارئین کرام کی طرف سے مل رہی ہیں۔ لاکھوں قاری اپنے دل و جان سے عزیز جماعت کے آرگن اخبار الفضل سے عقیدت اور محبت رکھتے ہیں جس کے بانی اور پہلے ایڈیٹر حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تھے۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کو عطا ہونے والی 52 علامات پر مشتمل پیشگوئی میں سے ایک علامت یہ تھی کہ ”اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔“ ہم احمدیت کی گزشتہ تاریخ کے گواہ ہیں کہ خلافتِ ثانیہ کے آغاز سے ہی افضالِ الٰہی موسلا دھار بارش کی طرح جماعت احمدیہ پر من حیث الجماعت اور انفرادی طور پر خلافت سے وابستہ رہنے والوں پر نازل ہوئے، نازل ہو رہے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ آئندہ بھی تا قیامت مخلصین اپنی جھولیاں افضال الٰہی سے بھرتے رہیں گے۔ ان فضلوں

میں سے ایک فضل ”الفضل“ کی صورت میں 108 سال سے لوگوں کو علمی، روحانی اور اخلاقی فیض پہنچا رہا ہے۔ یہ ان افضال میں سے ایک فضل ہے جو حضرت مصلح موعودؓ کے آنے کے ساتھ آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری دنیا پر محیط ہو گیا اور باوجود معاندین و مخالفین احمدیت کی نامراد اور لا حاصل کوششوں کے یہ ایک ایسا تناور درخت بن چکا ہے جس کی جڑیں زمین میں مضبوطی سے پیوست ہو چکی ہیں اور شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ دشمنوں نے پاکستان میں 9 ہزار کی تعداد میں شائع ہونے والے اخبار پر قدغنیں لگائیں اور اسے بند کر کے ہی سانس لیا اور اب 9 ہزار سے 30 گنا سے زائد اس اخبار کو پڑھنے والے اور محبت کرنے والے طیور احمدیت ہیں (یعنی قاری حضرات) دنیا بھر میں پھیلے شجر الفضل کے سائے تلے بیٹھے ہیں اور اس بہتی نہر سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ۔

آج اللہ تعالیٰ کے اس فضل سے الفضل کی یہ کیفیت ہے کہ اوپر ذکر ہوا ہے کہ برطانیہ کے نمائندہ الفضل نے بتایا:

الفضل آن لائن آج کل Talk of the Town بن گیا ہے۔ الفضل کے لئے دیگر عقیدت کے پھول اور خوش کن تبصرے ملاحظہ فرمائیں

• **مکرم محمد عمر تماپوری** کو آرڈینیٹر علی گڑھ مسلم نے تحریر کیا:

الفضل کی بات اب گھر گھر ہو رہی ہے۔ الفضل کا کمال یہ ہے کہ اس اخبار میں ہر ذائقہ کی تخلیق پڑھنے کو ملتی ہے۔ معلومات میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ کئی ملکوں کی سیر ہوتی ہے

ایک طرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت، دوسری طرف اردو زبان کی خدمت بہترین سنگم ہے۔ یہ صرف اور صرف الفضل آن لائن کا عظیم کارنامہ ہے۔

• **مکرمہ زاہدہ باسط آف کینیڈا** لکھتی ہیں کہ

الفضل میں شامل علمی اور معلوماتی مضامین پڑھ کر بہت خوشی ہوتی ہے اور اکثر اوقات وہ مضامین جن کی تلاش ہوتی ہے وہ اس دن کے شمارے میں ہی مل جاتے ہیں۔

•مکرم مرزا منور احمد اشرف کینیڈا سے تحریر کرتے ہیں:
اللہ تعالیٰ کے فضل سے الفضل ایک ایسا اخبار ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہی فضل ہوتا ہے۔

جب الفضل کے صفحہ اوّل پر شائع ہونے والی حدیثِ رسول ﷺ اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کو پڑھتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث یا ملفوظات بالکل آج کے مسائل کے بارہ میں ہی تھی اور یہی آج کی ضرورت ہے۔

•مکرم ڈاکٹر نصیر احمد طاہر ویلز یوکے سے تحریر کرتے ہیں:
الفضل کے تمام مضامین انتہائی خوبصورتی اور موقع اور مناسبت سے شائع ہوتے ہیں۔

•مکرم مولانا شیخ مجاہد احمد شاستری، ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان سے تحریر کرتے ہیں:
روزنامہ الفضل روز بروز خوبصورت سے خوبصورت ہوتا جارہا ہے۔ یہ خوبصورتی ظاہری طور پر بھی بڑھ رہی ہے اور مضامین میں تنوع کے حوالے سے بھی اس کی چمک میں اضافہ ہو رہا ہے۔

قارئین کے شعور میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

الفضل میں اردو ادب کا وقار اور دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ اس اخبار کے ذریعہ مغربی دنیا میں اردو زبان کے پھیلاؤ کا مستقبل روشن ہوا ہے اور اس کی خوشبو سرحدوں کو مضبوط کرتی جارہی ہے۔

•مکرم ظریف احمد۔ میری لینڈ امریکہ سے لکھتے ہیں:
روزنامہ الفضل روحانی مائدہ تو ہے ہی اسکے ساتھ ساتھ ماشاءاللہ دیدہ زیب رنگ برنگے پھولوں سے بھی مزین ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اللہ تعالیٰ اسکی افادیت میں اضافہ کرتا چلا جائے، آمین۔

•مکرم رحمان احمد رحیم معلم وقفِ جدید تحریر کرتے ہیں:
الفضل آن لائن کے اجراء سے مدتوں کے روحانی پیاسوں کی تسکین کے سامان ہو گئے ہیں۔ اس میں مضامین کا ایک گلدستہ ہوتا ہے۔ جس سے روحانی ترقی میں مدد ملتی ہے۔

•مکرمہ لبنیٰ بشارت۔ جرمنی سے تحریر کرتی ہیں:

آن لائن الفضل پڑھنے کا ایک الگ مزا ہے۔ ہر روز ایک موضوع پر مختلف پیرائے میں لکھے گئے بہترین مضامین تربیت اور اصلاح کے ساتھ ساتھ ذہنی تروتازگی کا باعث بنتے ہیں۔

•مکرم رانا عبد الرزاق خاں ایڈیٹر قندیل۔ لندن نے بتایا کہ:
کچھ عرصہ سے الفضل آن لائن حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ سے ترقی کی منازل طے کرتا نظر آتا ہے۔ تمام مضامین ہی دلچسپ اور معلوماتی ہوتے ہیں جنہیں پڑھ کر خوشی ہوتی ہے اور بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ الفضل نے ماشاء اللہ بہت ترقی کر لی ہے اور کافی وسعت اختیار کر گیا ہے۔ دنیا بھر کے اردو قارئین کے پاس الفضل کے سوا ہے ہی کیا، پڑھنے کو۔ جس میں خبریں، اطلاعات ملتی ہے۔ اور حضرت خلیفہ وقت کا خطبہ جلد پڑھنے کو مل جاتا ہے۔

•مکرمہ امتہ الشافی رومی جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھارت نے الفضل کے حوالے سے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا ہے:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار الفضل آن لائن کی برکت ہے کہ اس کے دلچسپ مضامین ہر روز آسمان سے ”روحانی دودھ کی بارش“ برساتے ہوئے جہاں ہماری تربیت کا بہترین ذریعہ بنتے ہیں وہاں جماعت کی تاریخ سے آگاہی کے سامان بھی کرتے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

• **مکرم ظہیر احمد طاہر۔** نائب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی کے ساتھ الفضل کے مطالعہ کی توفیق مل رہی ہے۔ ایک شمارہ پڑھ لیں تو اگلے شمارے کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔

• **مکرمہ بشریٰ ارشد** والدہ مکرم کامران ارشد شہید۔ کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:

جس طرح کسی دعوت پر کھانے سے قبل مزیدار Appetiser مل جائے تو وہ اتنا کھالیا جاتا ہے کہ بعد میں مزید کھانے کی ضرورت کم ہی رہتی ہے یہی کیفیت الفضل کی ہے۔ الفضل کے مطالعہ سے طبیعت سیر ہو جاتی ہے۔

• **مکرم مرزا نصیر احمد۔** مربی سلسلہ واستاد جامعہ یوکے تحریر کرتے ہیں:

مَاشَآءَ اللّٰہُ۔ اخبار الفضل آن لائن سے بہت ہی پیارے اور چُھپے ہوئے خزانے آشکار ہو رہے ہیں۔

• **مکرمہ سعیدہ خانم۔ سسکاٹون کینیڈا** سے لکھتی ہیں:

الحمدللہ۔ اب اللہ کے فضل سے یہ روحانی مائدہ ہمیں جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ سے میسر ہے۔ الفضل میں بہت عمدہ مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔

• **مکرمہ طیبہ منصور۔ لندن** سے تحریر کرتی ہیں:

اس میں بچوں کا جو پروگرام شروع کیا گیا ہے بہت دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ بچوں میں چھوٹی عمر سے مضامین لکھنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے اچھی کاوش ہے۔

• مکرمہ شمیم اختر۔ مسی ساگا کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:

الفضل اخبار میں اردو کے اسباق کا سلسلہ بہت ہی فائدہ مند ہے۔ ہم اردو بولنے والے بھی جو اردو کے قواعد وضوابط سے ناآشنا تھے بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

• مکرم مظفر احمد شہزاد لکھتے ہیں:

الفضل آن لائن کا ہر شمارہ معلومات میں اضافہ کرتا ہے۔ روزانہ کے اداریے جس محنت شاقہ، توجہ اور معروضی تربیتی حالات کے عین مطابق ہوتے ہیں وہ سراہنے، اور مبارکباد کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ ہر روز ترقی دیتا چلا جائے۔ آپ کی کامیاب ادارت میں الفضل کو چار چاند لگ گئے ہیں۔

• مکرم امان اللہ امجد تحریر کرتے ہیں:

صرف ایک الفضل اخبار کی ترقیات کی منازل طے کرنے کی مثال لے لیں تو اللہ کی قدرت کے نظارے نظر آتے ہیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ ایک وہ وقت تھا جب تحریک جدید کے آغاز پر دشمن نے دعویٰ کیا کہ ہم اس آواز کو قادیان سے باہر نہیں نکلنے دیں گے۔ لیکن ہمارے قادر خدا نے دشمن کو ناکام ونامراد کیا، پھر روزنامہ الفضل کو دبانے کی ناکام کوشش ہوئی، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل ورحم سے الفضل کو اکناف عالم میں پھیلا دیا اور آج ہم گھر بیٹھے الفضل کی روحانی نہر سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ

• مکرمہ بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:

خاکسار روزنامہ الفضل آن لائن کا لنک بہت باقاعدگی کے ساتھ آج کل لجنہ کے گروپس میں شیئر کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس میں شامل تمام چھوٹے بڑے علمی، ادبی اور تربیتی مضامین سے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری سسکاٹون ریجنل ترجمۃ القرآن کلاس میں شمولیت کرنے والی تمام ممبرات، روزنامہ الفضل کی ساری دنیا میں پھیلی ٹیم کی خدمت میں جزاکم اللہ احسن الجزاء کا تحفہ پیش کرنے کا کہہ رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب الفضل سے پیار کرنے والے محبان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ الفضل کا مطالعہ کرتے رہیں اور اس کے علمی و تربیتی مضامین و تحریرات سے حظ اٹھاتے رہیں اور یہ روحانی مائدہ سے خود بھی اور دوسروں کو مستفید کرتے رہیں۔

کان اللّٰہ معکم و اید کم

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 08 جنوری 2022ء)

الفضل سے محبت و عقیدت رکھنے والوں کی آراء و تبصرے

(قسط2)

مؤرخہ 8 جنوری 2022ء کے شمارہ میں مندرجہ بالا عنوان سے جب اداریہ طبع ہوا تو سوشل میڈیا کے ذریعہ آناً فاناً دنیا میں پھیلتے ہی اس کی پسندیدگی کے پیغامات آنے لگے اور اس سلسلہ کو جاری رکھنے کی خواہش ظاہر کی گئی۔ سو اس درخواست پر ذیل میں ماہ دسمبر میں موصول ہونے والی وہ آراء اور تبصرے دئے جا رہے ہیں جو خاکسار نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض ملاحظہ و دعا بھجوا کر آپ کی دعاؤں کے مستحق بنے ہیں۔

- **ایک لاجواب تبصرہ**

ایک مبلغ سلسلہ نے اس کی مقبولیت کو یوں بیان کیا کہ الفضل آن لائن، الہام حضرت مسیح موعودؑ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کو پورا کرنے کا بھی باعث بن رہا ہے۔ جب ہم دنیا کے کناروں میں بیٹھ کر اس کے بعض حصوں کا ترجمہ کر کے ویب سائیٹ، فیس بک، انسٹاگرام اور ٹوئیٹر پر لگاتے ہیں۔ اور مقامی لوگ اس کو پڑھتے ہیں اور یوں الفضل ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کی تکمیل کا باعث بن رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالك۔

- **مکرمہ درثمین خان لکھتی ہیں:**

میں نے اپنے لیپ ٹاپ میں الفضل اخبار کے نام کا ایک فولڈر بنایا ہوا ہے روزانہ جیسے ہی اخبار شائع ہوتا ہے میں ڈاؤن لوڈ کر لیتی ہوں۔ پیارا الفضل بہت ساری مفید اچھی مختلف انفارمیشن کا مجموعہ ہے۔ as a chief librarian اپنے users کو مختلف موضوعات پر انفارمیشن دینے کے لیے میرا پیارا الفضل میرے لیے assistant librarian کا کام کرتا ہے۔

- **مکرمہ نغمانہ سلیم۔ جرمنی سے تحریر کرتی ہیں:**

الفضل آن لائن خدا کے فضل و کرم سے سے بہت شاندار ہوتا جا رہا ہے۔ مجھے یہ آسمان پر ’’قوس قزح‘‘ کی طرح لگتا ہے۔

- **مکرم ڈاکٹر نصیر احمد۔ یوکے سے تحریر کرتے ہیں:**

مضامین ہمیشہ ہی جاندار اور محرک ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سب افراد نمی (یاددہانی) چاہتے ہیں۔ مٹی زرخیز ہے، اذہان اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اچھے ہیں، سارے لکھاری اعلیٰ سے اعلیٰ لکھ رہے ہیں۔ اور مالک پھل پھول بھی لگا رہا ہے، الفضل آن لائن روز بروز بہترین ہو رہا ہے۔

- **مکرمہ فوزیہ گل۔ انڈیا سے تحریر کرتی ہیں:**

اللہ تعالیٰ کے احسان سے روز ہمیں اخبار الفضل کے ذریعہ اپنی تعلیم و تربیت کا موقع فراہم ہوتا ہے

- **مکرمہ طیبہ چیمہ۔ لندن سے لکھتی ہیں:**

الفضل 4 دسمبر 2021ء میں پیارے آقا کے کسی کو آٹوگراف میں نصیحت کے طور پر لکھے ہوئے الفاظ ’’اللہ تعالیٰ سے کبھی بے وفائی نہ کرنا‘‘ کو موضوع بنا کر لکھا جانے والا اداریہ گویا ہر احمدی کو خلیفۃ المسیح کا

نصیحت آموز پیغام ہے۔ ہم روزانہ اپنے اوپر ہونے والے اپنے مولا کی کن کن نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں اور کس حد تک اپنے اللہ سے وفا کا تعلق نبھاتے ہیں۔ مجھے دوسروں کا تو علم نہیں لیکن میں نے جب اپنا جائزہ لیا تو اپنے آپ کو بہت کمزور پایا اپنی کمزوریوں پر نظر کرنے کی توفیق ملی۔

- **مکرمہ نور النساء تحریر کرتی ہیں:**

کچھ ماہ پہلے خدا نے محض اپنے فضل سے الفضل آن لائن پڑھنے کی توفیق دی اور پھر کوئی دن نہیں گزرتا کہ یہ مبارک اخبار جو رحمتوں، برکتوں کا ایک علمی خزانہ ہے نہ پڑھا ہو۔ اللہ کا احسان ہے کہ اس طرح اس کے فضلوں کے نظارے دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ الفضل کو مزید کامیابی اور ترقیات سے نوازے آمین۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ بیان کر سکوں کہ اس بابرکت اخبار کے مطالعہ سے خدا کس طرح میری علمی اور عملی اصلاح فرما رہا ہے۔ ہر مضمون، عنوان بہترین اور ایمان میں اضافے کا باعث ہے۔ خاکسار اپنے بزرگ والد کو بھی الفضل کا پہلا صفحہ سناتی ہے۔ اور گھر والوں کو بھی پڑھ کر سنانے کی کوشش کرتی ہے۔

- **مکرم فرحان حمزہ قریشی۔ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا تحریر کرتے ہیں:**

الفضل آن لائن کا معیار دن بدن بہتر سے بہتر ہوتا چلا جارہا ہے۔ روزانہ نئے شمارے کا انتظار رہتا ہے۔ اور سوشل میڈیا کے ذریعہ جو نئے مضامین کے لنکس نشر کیے جاتے ہیں تو اس سے بھی یاددہانی ہو جاتی ہے۔ تمام مضامین نہایت معلوماتی اور دلچسپ ہوتے ہیں۔ اور بفضلِ اللہ تعالیٰ ازدیادِ ایمان کا باعث بنتے ہیں۔ مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر روز الفضل آن لائن سے ہر احمدی کا تعلق بڑھتا جارہا ہے اور میرے عزیز و اقارب اور دیگر دوست احباب اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ شوق سے الفضل پڑھتے ہیں اور اس کے لئے مضامین لکھتے اور ارسال کرتے ہیں۔ یہ ہر احمدی کے دل کی آواز ہے اور خلافت احمدیہ کی عظیم نعمت سے احمدیوں کو جوڑنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ فالحمدللہ۔

- **مکرمہ زاہدہ راحت۔ بریمٹن کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:**

الفضل آن لائن کا معیار اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دن بدن عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ ترین ہوتا جارہا ہے۔ اور الفضل کے قارئین کی دلی محبت اس بابرکت اور پسندیدہ اخبار میں بڑھتی جا رہی ہے۔ بہت ساری خوبیوں کے علاوہ ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ اس اخبار میں ہر ایک کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور جو لکھا ہوا مواد آپ کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے آپ اپنے اخبار میں اشاعت کا موقع ضرور دیتے ہیں۔

- **مکرم ڈاکٹر ساجد احمد۔ نمائندہ الفضل آن لائن کینیڈا تحریر کرتے ہیں:**

روزنامہ الفضل آن لائن بفضل خدا دن بہ دن ترقی پذیر ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ خلیفہ وقت کی راہ نمائی اور دعاؤں سے الفضل آن لائن میں ایسے متنوع مواد کی اشاعت اسے روز بروز مقبول بناتی جارہی ہے اور قارئین اسے اپنا اخبار سمجھ کر اپنے اپنے رنگ میں شامل ہوتے جارہے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

- **مکرم ظریف احمد۔ میری لینڈ جماعت سلور سپرنگ امریکہ تحریر کرتے ہیں:**

ماشاءاللہ روزنامہ الفضل روحانی مائدہ تو ہے ہی اس کے ساتھ ساتھ ماشاءاللہ دیدہ زیب رنگ برنگے پھولوں سے بھی مزین ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اللہ تعالیٰ اس کی افادیت میں اضافہ کرتا چلا جائے، آمین۔

- **مکرمہ منزہ سلیم۔ جرمنی سے تحریر کرتی ہیں:**

میں اور میرے آباء الفضل اخبار سے بے انتہا محبت کرنے والے اور ہمیشہ ہی استفادہ کرنے والے رہے ہیں۔ میری والدہ فرحت سکینہ اختر صاحبہ (مرحومہ) کا وطیرہ تھا کہ روزانہ نماز فجر پڑھ کر تلاوت قرآن پاک اونچی آواز میں کرتیں اور اس کے بعد اخبار الفضل اونچی آواز میں پڑھ کر سب بچوں کو سناتیں۔ اور اس روحانی مائدہ سے بہت سے غیر احمدی ہمسائے بھی مستفید ہوتے تھے۔ قصہ مختصر گھر میں باآواز بلند تلاوت قرآن کریم اور بعد ازاں اخبار کا مطالعہ دائیں بائیں چاروں طرف جہاں تک انکی آواز پہنچتی تھی تبلیغ

کا ذریعہ بنتا رہا۔ ہمارا بچپن لڑکپن اخبار سنتے اور جب پڑھنے کے قابل ہوئے تو خود پڑھتے ہوئے گزرا۔ اور اب تک پڑھ رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالك۔ ہمارے ابا جان (مرحوم) اپنے بہت سے غیر احمدی دوستوں کو اخبار باقاعدگی سے پڑھنے کے لئے بھیجا کرتے تھے۔ بلکہ بعض دوستوں نے باقاعدہ اخبار لگوا رکھا تھا اور وہ الفضل کا مطالعہ کرکے ابا جان سے مختلف موضوعات پہ گفتگو کرتے بلکہ چند ایک تو خلیفہ وقت کی خدمت میں خطوط بھی ارسال کرتے تھے۔

- **علامہ محمد عمر تماپوری۔ کو آرڈینیٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا لکھتے ہیں:**

آپ کا اداریہ ”جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے تکبر اور غرور کی بجائے عاجزی و انکساری اپنانے کی اہمیت“ موجودہ تناظر میں اس قدر اہم اور ضروری تھا کہ بہت سوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ جو غفلت میں تھے وہ بیدار ہوئے۔ خود ہی اپنا محاسبہ کرنے لگے۔ اپنے اداریہ میں قرآن کریم، احادیث شریف، اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ارشادات حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے حوالہ جات سے جو باتیں کہی ہیں وہ سیدھے دلوں میں اتر جاتی ہیں۔ انسان کو جھنجھوڑ دیتی ہیں۔ لاریب ”**من مدحك بما ليس فيك فقد زمك**“

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 05 فروری 2022ء)

الفضل کے حوالے سے ماہ جنوری میں موصول ہونے والی قارئین کی آراء و تبصرے

(قسط 3)

"الفضل آسمان پر قوس قزح کی طرح ہے"

الفضل آن لائن خدا کے فضل و کرم سے اور آپ اور آپ کی ٹیم کی کاوشوں سے بہت شاندار ہوتا جارہا ہے مجھے یہ آسمان پر "قوس قزح" کی طرح لگتا ہے۔

(نغمانہ سلیم۔ جرمنی)

"تمام مضامین جاندار و محرک ہوتے ہیں"

مورخہ 18 دسمبر 2021ء کے اداریہ کے حوالے سے کہوں گا کہ مالی یعنی مضمون نگاروں نے بہت پانی دیا ہے اور ابھی بھی دے رہے ہیں۔ مضامین ہمیشہ ہی جاندار اور محرک ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سب افراد نمی (یاددہانی) چاہتے ہیں۔ مٹی زرخیز ہے، اذہان الحمدللہ اچھے ہیں، سارے لکھاری اعلیٰ سے اعلیٰ لکھ رہے ہیں۔ اور مالک پھل پھول بھی لگا رہا ہے، الفضل آن لائن روز بروز بہترین ہو رہا ہے۔ علمی اور تربیتی مضامین کا بھی اپنا ایک الگ مقام ہے جو الفضل کی اعلیٰ ترین ادارت اور مضمون نگاروں کی علمی قابلیت کے آئینہ دار ہیں۔

(ڈاکٹر نصیر احمد۔ یوکے)

”الفضل ایک روحانی خزانے کی حیثیت رکھتا ہے“

الفضل اخبار کو جو برکت اور اہمیت حاصل ہے وہ کسی اور اخبار کو نہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظر اس پر پڑتی ہے۔ اس میں شائع ہونے والا ہر مواد کسی نہ کسی رنگ میں فائدہ مند ہوتا ہے۔ اس لئے یہ اخبار قدر کی نگاہ سے دیکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ یہ وہ اخبار ہے جس میں ہم کو بیک وقت ارشاد باری تعالیٰ، فرمانِ نبوی ﷺ، ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ، خلفاء کرام کے خطبات و خطبہ جمعہ، اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شب و روز کی دینی مصروفیات، تعلیمی، تربیتی، تبلیغی، تنظیمی، سیاسی، سماجی، معاشرتی اور طبی امور پر مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔ یہ اخبار ایک روحانی خزانہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک پیشگوئی کے مطابق وہ دنیا میں مال کو لٹائے گا۔ آج الفضل ہی روحانی طور پر مال لٹارہا ہے۔ اور پھر ہم اپنے گھر میں بیٹھ کر معلومات میں اضافہ اور اپنے اہل و عیال کی تربیت کر لیتے ہیں۔ الحمدللہ

(محمد عمر تماپوری۔ انڈیا)

”سبھی مضامین نہایت اعلیٰ پائے کے ہوتے ہیں“

روزنامہ الفضل کے سبھی مضامین بہت عمدہ اور پڑھنے والے ہوتے ہیں۔ آج مورخہ 23 دسمبر 2021ء کا آرٹیکل جس کا عنوان ”جماعت احمدیہ کے عظیم الشان جلسہ سالانہ کی بنیادی اینٹ اور سو منزلہ دلکش عمارت“ پڑھا۔ جسے پڑھ کر میرے ایمان و ایقان میں نمایاں اضافہ ہوا۔ ربوہ اور قادیان کے جلسہ سالانہ کی یادیں ایک بار پھر تازہ ہو گئیں۔

(ارشد محمود۔ یونان)

''تحریر کی دلکشی نے اسیر کئے رکھا''

الفضل 23 دسمبر میں آرٹیکل بعنوان ''جماعت احمدیہ کے عظیم الشان جلسہ سالانہ کی بنیادی اینٹ اور سَو منزلہ خوب صورت و دلکش عمارت'' بہت ایمان افروز ہے۔ موضوع اور تحریر کی دلکشی نے اسیر کئے رکھا۔ جزاك الله خیراً۔ جماعت کی ترقی کی پیشگوئیاں بڑی شان سے پوری ہوتی ہوئی دیکھ رہے ہیں اور ان شاء اللہ۔ کئی رخ اور کئی پہلوؤں سے دیکھتے رہیں گے۔ 1991ء میں جلسہ ہائے سالانہ کو سَو سال پورے ہونے پر مجلہ المحراب کا سوواں جلسہ سالانہ نمبر تیار کرنے کے مراحل میں بڑے انہماک سے اس موضوع پر تحقیق کی تھی۔ اس لئے غیر معمولی دلچسپی سے پڑھتی ہوں۔ کل مکرم سید شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ نے مسجد سے زوم کے ذریعے معمول کا درس دیتے ہوئے آرٹیکل کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ جن کی وضاحت کرتے ہوئے بیان میں اپنے جذبات شامل کر کے دلنشین رنگ دے دیا جس سے لطف اور اثر دوبالا ہو گیا۔ دعا ہے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کی حقیقی روح کو سمجھتے ہوئے خود کو رضائے الٰہی کے مطابق ڈھال سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(امتہ الباری ناصر۔ امریکہ)

''الفضل، روحانی غذا جس کے بغیر ناشتہ مکمل نہیں ہوتا''

خاکسار روزنامہ الفضل کی مستقل قاری ہے اور ناشتہ کے فوراً بعد الفضل کا مطالعہ خاکسار کے معمول میں شامل ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ ناشتہ مکمل ہی اس روحانی غذا کے ساتھ ہوتا ہے تو غلط نہ ہو گا۔ یوں تو روزنامہ الفضل کے تمام مضامین ہی ازدیادِ علم و ایمان کا باعث ہوتے ہیں لیکن چند ایک مضامین و اداریے ذہن و دل پہ گہرے نقوش چھوڑ جاتے ہیں... نیز مختلف عناوین کے تحت چھوٹے چھوٹے کالم بھی اخبار میں دلچسپی کا باعث ہیں جیسا کہ چھوٹی مگر سبق آموز بات

(ثمرہ خالد۔ جرمنی)

”صحابہ کا تعارف قابل ستائش ہے“

مکرم غلام مصباح بلوچ ڈھونڈ ڈھونڈ کر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعارف کروا رہے ہیں جو بہت خوشکن امر ہے۔ بعض مقامات پر اس کثرت سے صحابہ ہوئے ہیں کہ ان کے نام اور اخلاص و وفا کے واقعات تحریر میں نہیں آسکے۔ اس لحاظ سے غلام مصباح بلوچ صاحب کی ریسرچ بہت قابل ستائش ہے۔

ایک اور مکتوب میں لکھا۔

”قائداعظم اور جماعت احمدیہ حقائق پر مبنی ایک عمدہ مضمون“

25دسمبر 2021ء قائداعظم محمد علی جناح بانیٔ پاکستان کے یوم پیدائش پر مکرم جمیل احمد بٹ کا مضمون (قائداعظم اور جماعت احمدیہ) بہت پسند آیا۔ بہت جامع اور حقائق پر مبنی مضمون ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری پاکستانی قوم کی آنکھوں سے احمدیت کے خلاف تعصب کی پٹی اتارے۔ محبت اور وفاداری اور حب الوطنی کے جو جذبات افراد جماعت احمدیہ کے دلوں میں ہیں انہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ملک و قوم کو قائداعظم کے اصولوں پر چلنے کی توفیق دے، آمین۔

(ابن ایف آر بسمل)

”کفو کی تلاش ایک عمدہ مضمون“

مورخہ 6جنوری 2022ء کے شمارے میں سعدیہ طارق صاحبہ نے ”ہم کفو کی تلاش“ میں رشتہ کرنے کے حوالے سے نہایت اختصار کے ساتھ مسائل کو اجاگر کر کے ان کا حل بھی بیان کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے آمین۔

(عبدالباری طارق)

”کووڈ میں الفضل نے تنہائیاں دور کر دیں“

لندن آکر خاص کر کووڈ اور گھروں میں بیٹھنے کی وجہ سے نئی زندگی، تازگی اور تنہائی کا احساس نہ ہونے کا سبب ”روزنامہ الفضل“ بنا۔ جس کی بدولت روزانہ روحانی ماحول گھر بیٹھے باقاعدگی سے ملتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ ”صحبت صالحین“ ایمان کو تازہ رکھنے اور اپنی زندگیوں کو بہتر کرنے کے لئے ضروری ہے یہ بھی روزنامہ الفضل سے ملتا رہتا ہے۔ بزرگوں کے ایمان افروز واقعات، دعائیں، قبولیت دعا کے واقعات سے، ایمان کی پختگی اور جذبہ ٔ ایمان مل رہا ہے۔

(چوہدری محمد امجد جمیل۔ لندن)

”خطوط اخبار کے معیار کو بہتر کرنے میں موئثر کردار ادا کر رہے ہیں“

صحافت کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ پتہ چلتا ہے کہ پرنٹ میڈیا کی ابتداء ہی سے تمام بڑے اخبارات کے اہم صفحات پر جگہ پانے والوں میں ”ایڈیٹر کے نام خطوط“ کے عنوان سے مراسلات کی اشاعت رہی ہے۔ یہ سیاسی، مذہبی، علمی اور تاریخی موضوعات کے علاوہ اخبار کے قارئین کی تجاویز اور اخبار میں شائع ہونے والے مضامین پر تبصروں پر مشتمل ہوتے تھے اور ہیں۔...روزنامہ الفضل آن لائن میں بھی جب سے اس سلسلہ کی ابتداء ہوئی ہے تب سے بہت سے ایسے خطوط نظر سے گزرے جنہوں نے بہت متاثر کیا تھا۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل، خلیفہ وقت کی دعاؤں، راہنمائی اور ادارے کے ٹیم ورک کے نتیجہ میں الفضل آن لائن دنیا بھر کے احباب کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے۔ عام قاری کا رجحان بھی اب لکھنے کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ یہ بہت اچھی اور مثبت تبدیلی ہے۔ اس لئے یہ ”ایڈیٹر کے نام خطوط“ روزنامہ الفضل آن لائن کے معیار کو بہتر کرنے اور بہترین موضوعات کی فراہمی میں بہترین کردار ادا کر رہے ہیں۔

ایک تجویز

"ایڈیٹر کے نام خطوط" کے ذریعے خاکسار ایک تجویز ادارے کی خدمت میں لکھ رہا ہے، کہ الفضل آن لائن میں "یاد رفتگان" کے حوالے سے مضامین کی اشاعت کی تعداد میں اضافہ کئے جانے کی ضرورت ہے۔ اس کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

اول یہ کہ وفات یافتگان سلسلہ اور خاندان کے بزرگان کا ذکر خیر ہو جاتا ہے اور ان کے لئے دعائیں ہو جاتی ہیں۔

دوم ان کے عزیز و اقارب اور دوستوں اور جماعت، خاندان کی نئی نسل کو ان کی پرانی خدمات کا علم ہوتا ہے اور بات سے بات نکلتی ہے۔

سوم "یاد رفتگان" ایسے موضوعات پر لکھے جانے والے مضامین خاندان، عزیز و اقارب، احباب جماعت میں بہت پڑھے جاتے ہیں۔ ایسے مضامین اور "ایڈیٹر کے نام خطوط" بعد میں بطور ریفرنس بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس طرح کی تشہیر سے الفضل اخبار کے مطالعے کی طرف رجحان بھی جنم لیتا ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی احباب جماعت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروائی تھی کہ احباب خاندانوں کے پرانے بزرگوں کو یاد کریں ان کی تاریخ اکٹھی کریں۔ پاکستان سے احمدیوں کی بڑی تعداد بیرون ممالک میں منتقل ہو چکی ہے ان کے سینوں میں پاکستان میں بجالانے والے دینی خدمات کے خزانے مدفون ہیں ان کو قلم کے ذریعے باہر لا کر الفضل کی زینت بنانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ سنہری تاریخ محفوظ ہو سکے۔

(منور علی شاہد۔ جرمنی)

”الفضل روحانی سیرابی کا باعث“

الفضل آن لائن جہاں ہمیں حالات سے باخبر رکھتا ہے وہاں ہماری روحانی پیاس کو بھی بجھاتا ہے۔ میں ہر تحریر بغور پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے ان پر عمل کرنے کی بھی توفیق دے آمین۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ، الفضل آن لائن سے میرا روزانہ کا تعلق قائم رکھے، آمین۔

الفضل آن لائن نعمت خداوندی ہے
بھائیو! اسی سے قائم ہماری بندگی ہے

ایک اور مکتوب میں لکھتے ہیں۔
الفضل آن لائن ہمارے لئے بیش بہا قیمتی خزانہ ہے اور گھر بیٹھے ہمیں اس علمی خزانہ سے حصہ ملتا ہے۔۔۔ تحریرات پڑھنے اور عمل کرنے کی متقاضی ہیں۔ خدا تعالیٰ روزنامہ الفضل آن لائن کو ہمیشہ ترقیات سے نوازے، آمین۔

مزید لکھتے ہیں۔
بلاشبہ الفضل آن لائن ہماری روحانی پیاس بجھانے کے لئے اک بہترین روزنامہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ، فرمان رسول ﷺ اور حضرت سلطان القلمؑ کے خزائن اور خلیفۂ وقت و دیگر تحریرات خدا کی رضا کے حصول میں ہماری ممد و مددگار ہیں۔ میرے خیال میں شاید یہ واحد روزنامہ ہے جو پوری دنیا میں سرکولیٹ ہوتا ہے اور دوسرا کوئی نہیں۔ خدا تعالیٰ اسے مینار نور بنائے اور ہمیں اس سے روشنی حاصل کرنے والا بنا دے۔ آمین۔

(اے آر بھٹی)

’’الفضل دینی و دنیاوی علوم کا ماخذ‘‘

الفضل آن لائن شاندار اور لاجواب مضامین سے پر ہوتا ہے۔ دینی و دنیاوی علوم کے حصول میں لاجواب ہے۔ تمام لکھنے والوں اور انتظامی امور سرانجام دینے والوں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

(مبشر احمد)

’’تشنہ روحوں کی سیرابی کا باعث‘‘

روزنامہ الفضل 15 جنوری 2022ء کے شمارہ میں ’’روزنامہ الفضل آن لائن کا تعارف‘‘ کے عنوان سے آرٹیکل پڑھنے کا موقع ملا۔ بہت ہی معلوماتی مضمون ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ کی اجازت اور دعا سے جاری ہونے والی اس نہر سے سیراب ہونے والے قارئین اور اسکی قلمی معاونت میں حصہ لینے والے مضمون نگار اور شعراء سب ہی بہت خوش نصیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ پیارے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت اور رہنمائی میں پھلنے پھولنے والے اس اخبار کو جو کئی طوفانوں سے گزر کر کامیابیوں کی منازل طے کرتا ہوا اب آن لائن جریدے کی شکل میں ہمارے دلوں کو منور کر رہا ہے دن دوگنی رات چوگنی ترقی دیتا چلا جائے۔ آمین۔

(امتہ القیوم انجم۔ کینیڈا)

’’الفضل کے تمام مضامین اپنی مثال آپ ہوتے ہیں‘‘

الفضل میں شائع ہونے والے مضامین تو اپنی مثال آپ ہوتے ہیں۔ ماشاء اللہ۔ لیکن بعض مضمون بہت ایمان افروز ہوتے ہیں جیسے کہ ’’محترم انصر صاحب کا احمدیت کا ورثہ‘‘ بہت اچھا سلسلہ شروع کیا ہے آپ نے۔ جزاك اللہ۔ کیونکہ ہم جیسے پیدائشی احمدی شاید اس چیز کی اتنی قدر و قیمت نہ جانتے ہوں۔ اسی طرح چند روز قبل ’’ہم کفو کی تلاش‘‘ کے موضوع پر بہت اچھا مواد پڑھنے کو ملا۔ اس کے ساتھ ساتھ مولانا عطاء المجیب صاحب کا قسط وار ’’حاصل مطالعہ‘‘ اور مولانا شمشاد صاحب نے جو اپنی دادی اماں کے بارے میں لکھا پڑھ کر اپنی نانی جان اور دادی جان یاد آگئیں۔ واقعی کتنے سادہ، سچے اور بہادر لوگ تھے ان لوگوں

نے کیسی اطمینان بھری زندگیاں گزاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ساری ٹیم کو بہترین جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

(خالدہ نزہت۔ آسٹریلیا)

”ٹیکنالوجی کا بہترین استعمال“

روزنامہ الفضل آن لائن آج کل کی ٹیکنالوجی کی نعمت سے روزانہ موبائل پر دیکھنے اور پڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ الحمدللہ۔

روزنامہ الفضل میں جہاں بہت سارے علمی اور معلوماتی مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں وہاں اگلے دن ہفتہ کے شمارہ میں حضور کے تازہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ بھی پڑھنے کو ملتا ہے۔ جو اس لحاظ سے بہت خوش کن ہے کہ حضور انور کے تازہ خطبہ جمعہ کے خلاصہ سے بعض اہم پوائنٹس کے علاوہ بعض ایمان افروز واقعات بھی باقاعدگی سے بچوں کو بتانے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ الحمدللہ۔

(ملک منیر احمد۔ٹوکیو، جاپان)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 17 مارچ 2022ء)

یوم مسیح موعودؑ کی خصوصی اشاعت کے حوالے سے ایڈیٹر کے نام خطوط

(قسط4)

- **مکرم نعمان احمد لکھتے ہیں:**

الحمدللہ ! جو سلسلہ وار اشاعت ہوئی ہے ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ بہت ہی عمدہ ایمان افروز واقعات پر مشتمل ہے جس سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

- **مکرم اے آر بھٹی لکھتے ہیں:**

روزنامہ الفضل آن لائن بے شمار خدمت دینیہ بجالا رہا ہے جس سے پوری دنیامیں حقیقی اسلام کے بارہ میں معلوم ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ کا شُکر ہے مولیٰ کریم جماعت کو اسی طرح ترقیات سے نوازتا چلا جائے آمین۔

میں تیری تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا کے حوالے سے دنیا کے مختلف ممالک میں اس کا پورا ہونا صداقت مسیح پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح دنیا میں اسلام کو پھیلاتا چلا جائے اور اس کا نور دنیا میں مکمل پھیل جائے اور گمراہی کا اندھیرا دور ہو جائے۔ آمین

بحرحال ہمیں افریقہ ہو یا ایشیا، یورپ ہو یا آسٹریلیا یعنی پوری دنیامیں جماعت کی کاوشوں سے آگاہی ملتی ہے۔ دل خدا کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

- **مکرم فرحان احمد حمزہ۔ کینیڈا سے لکھتے ہیں**

آپ نے خاکسار کے مضمون کو شائع کر کے خاکسار کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

نیز عرض ہے کہ الفضل آن لائن کے خصوصی شماروں سے بھرپور استفادہ کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ الحمدللہ۔ دنیا کے متفرق ممالک میں احمدیت کے نفوذ کا تذکرہ نہایت ایمان افروز تذکرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور الفضل آن لائن کی پوری ٹیم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ روز بہ روز ترقیات کی منازل طے کرتے چلے جائیں۔ آمین

- **مکرمہ در عجم لکھتے ہیں:**

''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کی جو سیریل آپ نے شروع کی ہوئی ہے بہت شاندار ہے۔ ماشاء اللہ اللّٰھم زد فزد

- **مکرم خالد احمد لکھتے ہیں:**

تاریخ کو سنبھالنے کی بہت عمدہ کاوش ہے، میں اس سے ضرور استفادہ کروں گا، ان شاءاللہ۔

- **مکرم ابن زاہد شیخ تحریر کرتے ہیں:**

آج کے خط میں خاکسار، آپ کی خدمت میں ''اخبار روزنامہ الفضل'' سے والد مکرم شیخ زاہد محمود مرحوم کا تعلق بیان کرنا چاہتا ہے۔

ہمارے گھر اخبار روزنامہ الفضل تقریباً دو دہائیوں تک آتا رہا جو کہ تین یا چار اخبارات پر مشتمل ایک بنڈل کی صورت میں موصول ہوتا تھا۔ عموماً ڈاکیہ آتا اور الفضل گھر دے جاتا تھا لیکن کچھ تاخیر ہوتی تو والد صاحب بے چین نظر آتے اور خود ڈاک خانے جاکر اخبار وصول کر لیتے۔

آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ "الفضل، خدا کا فضل" ہے اور بیان کرتے تھے کہ اس اخبار کو جاری کرنے والے حضرت مصلح موعودؓ ہیں جن کے متعلق پیشگوئی مصلح موعود میں یہ الفاظ تھے کہ "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا" اور یہ فضل آج اس اخبار کی صورت میں بھی ہمارے گھروں میں آرہا ہے۔

خاکسار نے ہمیشہ والد صاحب الفضل اخبار ملنے پر خوش ہوتے اور اسی وقت مطالعہ میں مصروف ہوتے دیکھا۔ الفضل کے مطالعہ کے بعد آپ بزرگان سلسلہ کو مضامین کے حوالہ سے خطوط لکھتے اور اہم معلومات، اعلانات، اطلاعات، مضامین کا خلاصہ اہل خانہ کو بتاتے۔ خاص طور پر خاکسار کو ان مضامین کا مطالعہ کرواتے۔ پھر ان مضامین پر خاکسار کے ساتھ گفتگو کرتے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے والد صاحب کو ایک لمبا عرصہ حلقہ میں بطور سیکریٹری وقف نو اور سیکریٹری اصلاح و ارشاد خدمت کی توفیق ملی۔ اس لحاظ سے جب آپ وقف نو کی کلاس منعقد کرتے یا دروس دیتے تو الفضل اخبار سے احادیث، اقتباسات حضرت اقدس مسیح موعودؑ و خلفاء سلسلہ وغیرہ ضرور پیش کرتے۔ آپ کا طریق تھا کہ ایک ماہ کی اخبار کو ترتیب وار جمع کرتے اور مہینہ کے اختتام پر ان کو ٹیگ لگا کر اپنی لائبریری میں رکھتے تھے۔

والد صاحب مرحوم کی الفضل اخبار سے اس محبت کے سبب ہمارے اندر بھی بچپن سے ہی الفضل اخبار کی محبت گھر کر چکی تھی۔ اسی لئے خاکسار کو جب اخبار الفضل کے لئے مضامین لکھتے ہوئے قلمی نام کی ضرورت پڑی تو والد مرحوم کے نام کو ہی اپنے تعارفی نام کے طور پر استعمال کیا۔

خاکسار عرض کرنا چاہتا ہے کہ الفضل اخبار کا قاری جہاں اصلاح نفس کرتا ہے، وہیں پر وہ ایک بہترین داعی الی اللہ بھی بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمارے اس پیارے اخبار جو ان آن لائن کی صورت میں ہمیں روحانی مائدہ سے مستفیض کر رہا ہے کو قائم و دائم رکھے اور الفضل اخبار ترقیات کی نئی منازل طے کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ جملہ کارکنان الفضل اخبار کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 07 اپریل 2022ء)

الفضل کے حوالے سے موصول ہونے والی قارئین کی آراء و تبصرے

(قسط5)

ادارہ الفضل ہر ماہ قارئین کے تبصروں اور آراء سے چند ایک ہر ماہ بغرض تاریخ شائع کر رہا ہے۔ ماہ اپریل کے چند تبصرے پیش ہیں۔

سلامتی کے حسین تحفے اور لاجواب مضامین

صبح سویرے، گھر بیٹھے پیارے آقا کی جانب سے سلامتی و حفاظت کی دعا ایسا بیش قیمت تحفہ تھی کہ دل سارا دِن حمد کے گیت گاتا رہا۔ کیا ہی پیارا رشتہ ہے افرادِ جماعت کا۔ صد ہا بار شکر ہے اُس ذات کا جس نے ہمیں احمدیت کے خوبصورت رشتہ میں پرویا۔

آپ کے اداریہ کی خوبصورتی یہ ہے کہ اس میں جس طرح بظاہر معمولی نظر آنے والی بات کو انتہائی خوبصورت انداز میں دین سے مربوط کر دیا جاتا ہے، وہ قابل ستائش ہے۔ لوگوں کی اکثریت ان محاوروں اور باتوں کو اُس زاویے سے نہیں دیکھتی جس نظر اور زاویے سے آپ کی تحریر ہمیں دکھاتی اور سمجھاتی ہے۔ پھر وہ تحریر ’’بھانڈے قلعی کرالو‘‘ ہو یا When it’s gone it’s gone ہو اپنا گہرا اثر دلوں پر چھوڑتی ہے۔

(ثمرہ خالد۔ جرمنی)

گراں قدر معلومات

مکرم چوہدری فضل کریم صاحب کا اپنا بیان فرمودہ قبول احمدیت اور اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا ایمان افروز تذکرہ الفضل میں شائع کروا کر محفوظ کر لینا بہت مستحسن کام ہے۔ بہت قابل قدر معلومات میسر آئی ہیں۔

(رانا منظور احمد)

پرانی یادیں تازہ ہو گئیں

مختلف عنوانات جیسے "پیغام عہدیداران۔ دعا کی تازہ تحریک"، "میں تو انتہائی عاجز سا انسان ہوں" اور "صداقت زمانہ کے مامور کی قران پاک کی آیت الحاقہ آیت 45-48" بہت عمدہ تھے۔

"بھانڈے قلعی کرالو" نے میرے بچپن کی یاد تازہ کر دی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم اس مقدس مہینے میں یہ عہد کرنے والے بن جائیں کہ ہم وہ زنگ دور کر سکیں اور اسی نسخہ کو اپنانے والے بن جائیں جو اس مضمون میں بیان ہوا ہے۔

(آر آر قریشی)

روح وجد میں آ گئی

مَاشَآءَ اللّٰہُ ! چچا جان چوہدری فضل کریم کا ذکر خیر پڑھا روح وجد میں آ گئی۔

(انیس دیالگڑی۔ جرمنی)

رمضان میں الفضل نے ہمیں اللہ کے بہت قریب کئے رکھا

اداریہ ’’رمضان المبارک انسانی کثافتوں کو صاف کرنے کا روحانی چھٹہ‘‘ اور ہادی علی صاحب کے مضمون بعنوان ’’حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا وصفِ شعر و سخن‘‘ دونوں اقساط بے حد شاندار ہیں۔ ہر ہر جملے کا لطف آ گیا۔ ’’چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ ایک نہایت عمدہ اور ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلانے والا مضمون ہے جسے آپ نے بہت خوبصورت مثالوں سے مزین کیا۔ مورخہ 16 اپریل 2022ء کو شائع کردہ مضمون بعنوان ’’پیشہ ہے رونا ہمارا، پیش رب ذوالمنن‘‘ میں جس خوبصورتی سے آپ نے خدا کے حضور بہنے والے پانی جسے دنیا آنسو کہتی ہے کو احساس، محبت، ندامت، خوشی، دکھ، خوف اور دیگر کیفیات سے جوڑا ہے اس نے تو سچ میں رلا دیا۔ حقیقت میں الفضل نے رمضان میں ہمیں اللہ کے بہت قریب کئے رکھا۔

(رثمین احمد۔ جرمنی)

باکمال اخبار باکمال مضامین

خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور رحمت سے الفضل آن لائن تیزی سے ترقیات کی منازل طے کرتا نظر آرہا ہے خلیفہ وقت کی خاص دعاؤں اور توجہ کے ساتھ تمام ٹیم کی انتھک محنت رنگ لا رہی ہے اور اس آن لائن اخبار کی مقبولیت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

’’چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ سبحان اللہ! کیا باکمال مضمون ہے۔ اتنی جامع معلومات اور آنکھیں کھولنے والی روایات اکٹھی کیں ہیں۔

(عفت وہاب بٹ۔ ڈنمارک)

احمدیت کا ورثہ شاندار مضمون

آج الفضل 18 مارچ 2022ء میں خاکسار نے مکرم برادرم حامد کرم صاحب مبلغ ہالینڈ کا مضمون ان کے والد محترم جناب چوہدری فضل کریم صاحب مرحوم کے بارے میں ''احمدیت کا ورثہ'' پڑھا۔ اللہ تعالیٰ حامد کریم صاحب کو جزا دے۔

(سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ سلسلہ امریکہ)

تجسس اور دلچسپی بڑھ گئی

مورخہ 22 مارچ 2022ء کے شمارہ میں شائع کردہ مضمون ''اسکنڈے نیوین ممالک میں الہام کا پورا ہونا'' جو نبیلہ رفیق فوزی صاحبہ نے ناروے سے تحریر کیا ہے ایک شاندار مضمون ہے۔

مسیح موعودؑ نمبر کے لیے آپ نے جو یہ نیا طریق اختیار کیا ہے کہ بجائے ایک ہی شمارہ شائع کرنے کے اس کو کئی دنوں میں منقسم کر دیا ہے، اس نے تجسس اور دلچسپی بہت بڑھا دی ہے۔ نئے مضامین اور ممالک کے بارے میں جاننے کی جستجو نے آئندہ دنوں میں چھپنے والے شمارہ جات کا انتظار بہت دلچسپ کر دیا ہے۔

(طاہر احمد۔ فن لینڈ)

اللہ تعالیٰ الفضل کو چار چاند لگائے رکھے

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ الفضل آن لائن کو چار چاند لگائے رکھے اور ہم سب کو اسلام و احمدیت کی آواز کو بلند سے بلند کرنے کے لئے اس کا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور اس کی ترقی و ترویج میں تمام کارکنان، خدمتگار، مددگار اور قارئین کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(امتہ الباری ناصر۔ امریکہ)

کارکنان کے لئے دعا گو

آج 22مارچ 2022ء کا اخبار پڑھا اور آپ اور ان تمام مجاہدین کے لیے دعا کی توفیق ملی جو سچائی کا پیغام پہنچانے کے لیے اپنے گھروں سے دور دن رات ایک کیے ہوئے ہیں۔

(عبد القدیر قمر)

موثر اخبار خوبصورت انداز بیان

الفضل کا یہ روحانی مائدہ اس قدر موثر ہے کہ دل و دماغ میں اترتا جارہا ہے۔ ’’روحانی چھٹہ‘‘ کیا خوبصورت اور اچھوتا اندازِ بیان ہے، روزے کی وضاحت کا۔ جس نے دل کی میل کو صاف کر دیا ہے۔ پیارے خدا سے کچھ پیار ملتا لگ رہا ہے۔ راستے کی دھند دور ہو گئی ہے۔ کیسا مصفا اور دلفریب راستہ نظر آنے لگا ہے خدا تک پہنچنے کا۔ جزاك الله۔

(صادقہ چوہدری۔ کینیڈا)

حسین یادوں سے مزین

یکم اپریل 2022ء کے شمارے میں شیخ مبارک محمود پانی پتی مرحوم آف لاہور پر منور علی شاہد جرمنی کا بہت شاندار مضمون آیا ہے۔

7/اپریل 2022ء کے الفضل میں حضرت عبد الرحمنؓ پر مضمون، پڑھ کر بہت لطف آیا۔ 13 اور 14 اپریل 2022ء کے شمارہ الفضل میں ’’حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا وصف شعر و سخن پڑھ کر بہت لطف آیا اور آپؒ کی حسین یادیں ابھر کر سامنے آنے لگیں۔ آپ کا اداریہ ’’رمضان المبارک انسانی کثافتوں کو صاف کرنے کا روحانی چھٹہ‘‘ بہت پسند آیا۔ اچھی تشبیہات سے مزین سارے اداریے قابل

ستائش ہیں۔ ابتلاؤں سے کامیاب ہو کر نکلنا اللہ کے فضل پر منحصر ہوتا ہے وَاِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّہُنَّ قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کا مضمون ہے۔

(فضل الرحمن بسمل)

مَاشَآءَ اللّٰہُ ! بہت خوبصورت اداریے پڑھنے کو مل رہے ہیں۔ جزاك الله۔

(منصورہ فضل من۔ قادیان)

الفضل ایک منی گوگل

الفضل نے ہمارے دینی علم کے ساتھ ساتھ دنیاوی معلومات میں بھی اضافہ کیااور میں اخبار بینی اور مطالعہ کی عادت ڈال دی اس کا فائدہ آج تک ہم اٹھارہے ہیں۔ الفضل کی حیثیت ہمارے لئے منی گوگل کی سی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے اس منی گوگل کو ترقیات سے نوازتا رہے۔ آمین

مؤرخہ 4اپریل2022ء کے شمارے میں طبع شدہ مضمون میں آپ نے آئینے سے بہت اچھی تشبیہ دی ہے الفضل واقعی آئینہ کا کام کررہاہے۔.

(سعدیہ طارق)

سیکھائے جو رونے کا سلیقہ

بہت خوبصورت تحریر ماشاء اللہ !بے شک ہمیں ہی رونے کا سلیقہ نہیں ہوتا ”ورنہ بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی“۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی وہ بینا آنکھیں عطاء کرے جن سے نکلنے والے آنسو عرش کے پائے کو ہلادیں اور رحمت خداوندی کو جوش میں لاکر اپنی مناجات کو درجہ قبولیت بخشوالیں، آمین اَللّٰھُمَّ آمین۔

(صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا)

لاجواب شمارے پر لاجواب تبصرہ

یوم مسیح موعودؑ کے حوالے سے جو خوبصورت مضامین پڑھنے کو ملے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچا ہے۔ آپ کا اداریہ ان تمام موضوعات پر شاہکار تھا۔ ماشاءاللہ بہت عمدہ تحریر تھی۔

(مبارکہ شاہین۔ جرمنی)

ہمارا ترجمان اخبار

28مارچ 2022ء کے روزنامہ الفضل آن لائن لندن میں آپ کا اداریہ بعنوان ’’پہلے حجاب پھر کتاب‘‘ پڑھا۔ ہمیشہ کی طرح معلوماتی، علمی اور متاثر کر دینے والا اداریہ تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ہم عورتوں کا ترجمان اداریہ بھی تھا۔

’’بھانڈے قلعی کرالو‘‘ کیا خوب عنوان باندھا ہے۔ آپ کا یہ اداریہ میں نے اپنی بیسیوں غیر احمدی پاکستانی سہیلیوں کے ساتھ بھی شیئر کیا تھا۔ کہنے لگیں کہ بھانڈے قلعی کرالو کا روحانیت، میں ترقی اور بشری کمزوریوں کو دور کرنے پر اتنی خوبصورتی سے استعمال پہلی دفعہ پڑھا ہے۔ ’’رمضان المبارک انسانی کثافتوں کو صاف کرنے کا روحانی چھٹہ‘‘ بہت ہی ایمان افروز اداریہ ہے۔ مجھے تو بہت ہی لطف آیا۔

(بشریٰ نذیر آفتاب، سسکاٹون کینیڈا)

رمضان المبارک کی اہمیت اور فلاسفی کو اجاگر کرنے والا الفضل

مؤرخہ 2 اپریل 2022ء کے شمارے میں آپ کا طبع شدہ مضمون ’’بھانڈے قلعی کرالو‘‘ بہت دلچسپ اور رمضان المبارک کی اہمیت اور فلاسفی کو اجاگر کرنے والا تھا۔

(عبدالغفار عابد۔ گلاسگو)

مضمون کا لطف آگیا

جزاکم اللہ ! الفضل کے 15 اپریل 2022ء کو شائع کردہ اداریے ''چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں'' کا لطف آیا اور توجہ ہوئی۔

(آصف محمود باسط۔لندن)

نئی جہد کا اخبار

ماشاء اللہ ! الفضل کو آپ نے نئی جہت دے دی ہے۔تربیتی نقطۂ نظر سے آپ کے اداریے بہت عمدہ، دلچسپی کا باعث اور سبق آموز ہوتے ہیں۔

(چوہدری منیر مسعود)

اعلیٰ معیار کا اخبار

الفضل اخبار ایک بہت اعلیٰ معیار کا اخبار ہے۔میں روزانہ مطالعہ کرتی ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کارکنان کی اس کاوش کو آسمان کی بلندیوں پر پہنچادے۔

(امتہ الحفیظ۔۔قادیان)

قلمی جہاد میں مصروف عمل

روزنامہ الفضل آن لائن ہمہ وقت قلمی جہاد میں مصروف ہے اور بلاشبہ دینی خدمات میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔اللہ تعالیٰ اسے مزید کامیابیوں سے ہمیشہ ہمکنار کرے، آمین۔

(اے آر بھٹی)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 20 مئی 2022ء)

الفضل اخبار اسم بامسمّٰی ہے
قارئین کے آراء و تبصرے
(قسط6)

قارئین کی حوصلہ افزائی اور الفضل کی ترقی و ترویج کے لئے ادارہ ہر ماہ قارئین کی آراء تبصرے شائع کر رہا ہے آج اس حوالہ سے چند آراء و تبصرے پیش ہیں۔

• الفضل آن لائن روز بروز ترقی کر رہا ہے

الحمدللہ! خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور سرپرستی اور آپ کی محنت سے روزنامہ الفضل آن لائن روز بروز ترقی کر رہا ہے اور اپنے اعلیٰ اور معیاری مضامین کے وجہ سے احباب جماعت کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے۔

(فہیم احمد ناگی۔لندن)

• بعض تحریرات فلسفۂ حیات بدلنے میں انتہائی موثر ہوتی ہیں

مؤرخہ 24 جنوری 2022ء کی اشاعت میں ”معاشرہ جب اپنی اقدار کھو بیٹھتا ہے“ بہت عمدہ تحریر ہے۔۔۔ مؤرخہ 22 جنوری کی اشاعت میں محترمہ امۃ الباری ناصر کی تحریر ”ایک تھی بشریٰ“ نے گھنٹوں اپنے حصار میں لئے رکھا۔۔۔ ایسی تحریرات جن میں سعید روحوں کا ذکرِ خیر ہو، جہاں ایک طرف ہمیں اپنا جائزہ لینے کی تحریک دلاتی ہوں تو دوسری طرف زندگی کو مثبت انداز میں گزارنے کے گُر سکھاتی ہیں۔

• قابل رشک و قابل تقلید روایات پر مشتمل "مطالعہ کتب" دلچسپ سلسلہ ہے

ایک اور مکتوب میں لکھتی ہیں:

مورخہ 11 فروری کے شمارہ میں "مطالعہ کتب" قابلِ رشک و قابلِ تقلید روایات وواقعات کے ساتھ بہت دلچسپ مضمون تھا۔ یوں تو فی زمانہ انٹرنیٹ پر کتابیں پڑھنے کی سہولت موجود ہے لیکن مطالعہ کی جو پیاس، کتاب کو ہاتھ میں پکڑ کر اُس سے تعلق باندھ کر بجھتی ہے وہ دورِ جدید کی اِن سہولیات سے ممکن نہیں۔ 12 فروری کی اشاعت میں اداریہ "بعض قرض کبھی نہیں اتارے جاسکتے" ماں کی عظمت کو بہترین خراجِ تحسین تھا۔

(ثمرہ خالد۔ جرمنی)

• الفضل کے ذریعہ ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوتا چلا جارہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل عالم میں "محبّان الفضل" کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور یہ مخلصین اپنے اپنے طریق وانداز میں اپنے "پیارے الفضل" سے اپنی والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ پھر اس اظہارِ عقیدت کا دوسروں پر بھی مثبت اثر پڑتا ہے اور وہ بھی مطالعہ الفضل کی طرف متوجّہ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح الفضل کے ذریعہ ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوتا چلا جارہا ہے... اکثر دوست بڑی خوشی سے اِس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم باقاعدہ الفضل کا مطالعہ کرتے ہیں اور ہمیں اس سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔

(بشارت احمد شاہد۔ مبلغ لٹویا)

• ہم بھی محبان الفضل میں سے ہیں

ان میں سے چند ایک تاثرات پیش ہیں:

"الفضل بہت ہی پیارا اخبار ہے۔ بہت ہی عمدہ مضامین ہوتے ہیں۔"

(سلطان احمد محمود۔ ہالینڈ)

"میں الفضل میں شائع ہونے والے ملفوظات کو اکثر وٹس ایپ گروپس میں بھی اپنے انصار بھائیوں سے شیئر کرتا رہتا ہوں۔ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے الفضل سے فائدہ اٹھانے والوں میں سے ہوں۔"

(مرزا منور محمود اشرف۔ کینیڈا)

"اس بابرکت روزنامہ الفضل سے میرا رشتہ بہت پرانا ہے۔ آج آن لائن ہونے کی بدولت یہ اخبار پڑھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ دعا ہے کہ یہ اخبار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد عالیہ کو پورا کرنے میں معاون ہو اور پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت اور رہنمائی میں یہ اخبار ہر احمدی اور بنی نوع انسانوں کے لئے مشعل راہ بنتا چلا جائے۔ آمین۔

(رفیع رضا قریشی)

• مربیان کرام سے حضور انور کا مشفقانہ سلوک قابل تشکر ہے

محبتوں میں پلے پوسے سعید احمد رفیق صاحب کا مضمون بہت ایمان افروز، سبق آموز اور دلچسپ طریق پر لکھا ہوا ہے۔ بہت سے عزیزوں کو بھیجا سب نے شوق سے پڑھا اور اچھے تائثرات کا اظہار کیا۔ یہ بھی احمدیت کا اعجاز ہے کہ جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ حضور انور کو پیار کرتا ہے اور حضور انور سب سے زیادہ اس سے پیار کرتے ہیں۔ کسی کو حضور کی ایک نظر، ایک جملہ کوئی اظہار تعلق نصیب ہو جائے وہ ساری عمر اس سرمائے کو سینے سے لگائے رکھتا ہے۔ مربیان کرام سے حضور کا پُر لطف خصوصی مشفقانہ سلوک قابل تشکر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ٹھنڈے میٹھے سائے کو سلامت رکھے۔ آمین اللّٰھم آمین

(امۃ الباری ناصر۔ امریکہ)

• الفضل کا ہر لفظ ہی موتیوں کی طرح پرویا ہوا ہوتا ہے

چند روز قبل کی اشاعت میں "بعض قرض کبھی اتارے نہیں جاسکتے" عنوان کے تحت جو مضمون پڑھنے کو ملا وہ بہت ہی دل گداز تھا۔ 15 اور 16 فروری کی الفضل کی اشاعت میں دو قسطوں میں جو مربی سعید احمد رفیق کی ڈائری بعنوان "محبتوں میں پلے پوسے انسان کی کہانی" پڑھ کر مربی صاحب کی قسمت پر رشک آیا

کہ کیسے خوش قسمت انسان ہیں جو حضور انور کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ الفضل میں شائع ہونے والے مضامین پڑھ کر تو روز ہی لکھنے کو دل چاہتا ہے۔ ہر لفظ ہی موتی کی طرح پرویا ہوا ہوتا ہے۔ ماشاء اللہ۔ ''پھل اپنے درخت سے پہچانا جاتا ہے'' ہمیشہ کی طرح بہت اچھا آرٹیکل تھا۔ محترمہ امۃ الباری ناصر کا مضمون ''ایک تھی بشریٰ'' بہت متاثر کن تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ محترم فرحان حمزہ کے مضامین اکثر پڑھنے کو ملتے ہیں اس دفعہ ان کے مضمون ''وہ گنجہائے گراں مایہ'' میں انہوں نے جس شہید کا ذکر کیا ہے، وہ میرے چچا محترم نیاز علی شہید تھے۔

(خالدہ نزہت۔ آسٹریلیا)

• یہ اخبار اسم با مسمّٰی ہے۔

''ادارہ الفضل نے کچھ عرصے سے ''چھوٹی مگر سبق آموز بات'' کے عنوان سے تربیتی و علمی معلومات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جو قارئین کی محفل میں بہت پذیرائی حاصل کر رہا ہے۔ الحمد للہ علی ذلك۔ قارئین میں صرف احمدی دنیا نہیں ہے۔ احمدی دنیا سے کہیں زیادہ غیر احمدی دنیا اخبار الفضل میں دلچسپی لے رہی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ الفضل کے بعض اداریے، اداریے نہیں ہوتے بلکہ جیتی جاگتی دنیا کی تصویر ہوتے ہیں۔ الفضل کوئی سیاسی اخبار نہیں ہے۔ خالص مذہبی، دینی اور روحانی اخبار ہے اور روئے زمین پر یہ واحد اخبار ہے جو سورج کی روشنی، بادلوں کی بارش اور ہواؤں کی طرح بلا مذہب و ملت ہر قوم کو حقیقی اسلام کی روشنی سے منور کر رہا ہے۔ دنیا کی نظر حقیقی اسلام سے متعارف ہونے کے لیے الفضل پر پڑتی ہے۔ یہ اخبار اسم با مسمّٰی ہے۔ فضل نہیں الفضل ہے۔ قارئین پر خاص فضل کی شعائیں پڑتی ہیں۔

• الفضل آن لائن لندن کو غیر احمدی دنیا بھی دلچسپی سے پڑھتی ہے

ایک اور مکتوب میں لکھتے ہیں

آپ کے اداریے اور مضامین عالمگیر سطح پر روزمرہ کے مسائل کا احاطہ کیے ہوتے ہیں۔ حقائق اور دلائل پر مبنی ہوتے ہیں اور یہ حجاب کا موضوع بھی خالص مذہبی اور سماجی مسئلہ ہے۔ سنجیدہ طبع طبقہ یہ بات جاننے کے لئے بے تاب ہے کہ مذہبِ اسلام میں قرآن اور حدیث میں حجاب کے متعلق کیا احکامات بیان ہوئے

ہیں۔ روز ہی مختلف چینلوں پر حجاب کے موضوع پر بحث ہو رہی ہے۔ میں نے اپنے ایک سابقہ خط میں اس بات کا ذکر کیا تھا کہ ”الفضل کو احمدیوں کے علاوہ باہر کی غیر از جماعت دنیا کثرت سے پڑھتی ہے۔ یہ چند سطور جو میں نے آپ کو تحریر کی ہیں اس کے محرک یہی لوگ ہیں۔“ امید ہے کہ اول فرصت میں حجاب (پردہ) کے متعلق آپ کا اداریہ یا مضمون الفضل کا حصہ بنے گا۔ جو ہر سنجیدہ اور دانشور طبقہ کو اسلامی نقطہ نظر کو جاننے اور سمجھنے میں ممد و معاون ہو گا۔ ان شاءاللہ۔

(محمد عمر تماپوری۔ کو آرڈینیٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔ علیگڑھ انڈیا)

• الفضل کی مثال گلدستے کی سی ہے

الفضل کی مثال مختلف رنگوں کے خوبصورت پھولوں کے ایک گلدستے کی سی ہے جو دل و دماغ کو تازگی اور سکون بخشتے ہیں اور آنکھوں کو تراوت۔

(رضیہ بیگم۔ نیویارک)

• سورج کی کرنوں کی طرح چمکتا، روشن اخبار ”الفضل“

میں اکثر صبح سورج نکلنے کے ساتھ سورج کی کرنوں میں الفضل پڑھتا ہوں۔ سورج کی ہلکی تپش اور الفضل کا نور بڑا حسین منظر پیش کرتا ہے۔ ماشاءاللہ سارے مضامین بہت ہی اچھے ہوتے ہیں علم و عرفان بڑھتا ہے۔

(نعمان احمد رحیم)

• روزنامہ الفضل بہترین روحانی نشو و نما کر رہا ہے

تمام مضامین تحریرات جو الفضل آن لائن میں ہم پڑھتے ہیں ان کا کوئی ثانی نہیں اگر ان پر عمل ہو تو ہمارے دونوں جہاں سنور سکتے ہیں اور اس سلسلہ میں پوری کوشش ہونی چاہئے۔ مضمون بابت والدہ کے صلہ کے بارہ میں پڑھ کر عجیب سی کیفیت ہوئی کہ ماں تو صرف اولاد کے لیے عمر کے آخری حصہ تک فکر

مند رہتی ہے چاہے وہ خود کتنی ہی پریشان کیوں نہ ہو۔ الفضل کی تمام تحریرات فکر انگیز ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات اور حضرت بانی جماعت اور خلیفہ وقت کے فرمان بھی ہماری راہنمائی کا موجب ہیں۔ اس روزنامہ میں جماعت کی ترقی اور فقہی مسائل کا حل بھی ہمیں بخوبی مل جاتا ہے غرض یہ کہ یہ روزنامہ ہماری بہترین روحانی نشوونما کر رہا ہے۔

• الفضل علم میں اضافے کا ذریعہ ہے

خدا کا شکر ہے کہ الفضل آن لائن پڑھنے کو مل رہا ہے۔ جس میں فقہی مسائل کے علاوہ اور بہت کچھ پڑھنے کو ملتا ہے۔ خدا کرے یہ سلسلہ جاری رہے آمین۔ جماعتی ایکٹیوٹیز سے بھی آگاہی رہتی ہے اور علمی مضامین تو نالج میں بے بہا اضافہ کرتے ہیں۔

(اے آر بھٹی)

• بعض قرض کبھی نہیں اتارے جاسکتے

خاکسار نے ماؤں کی فضیلت اور عظمت پر ایک اداریہ لکھا تھا۔ اس پر بہت سی آراء موصول ہوئیں۔ ان میں سے چند ایک قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

اس مضمون نے رلا دیا. آپ کے لکھنے کا انداز تصنع سے عاری ہے۔ خدا آج کے بچوں کو اپنی ماؤں اور اپنے باپوں، بزرگوں کی سچی قدر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(عفت بٹ۔ ڈنمارک)

بعض قرض کبھی نہیں اتارے جاسکتے۔ یہ حقیقت بہت جان لیوا ہے۔ جس گہرائی میں اتر کر لکھا ہے وہاں سے ابھرنا محال ہے۔

(صادقہ چوہدری۔ کینیڈا)

بعض قرض جو چکائے نہیں جاسکتے، بہت ہی دل چھونے والی تحریر ہے۔ آپ نے بہت اچھے طریقے سے ماں کی قربانیاں قلمبند کی ہیں۔ اللہ تعالی بہترین جزادے۔

(سعدیہ طارق)

مورخہ 12 فروری 2022ء بروز ہفتہ کے روزنامہ الفضل آن لائن میں آپ کا اداریہ بعنوان ’’بعض قرض کبھی نہیں اتارے جاسکتے‘‘ پڑھا۔ بہت ہی جذباتی کر دینے والا اداریہ تھا۔ میری طرح نہ جانے کتنے ہی اور قارئین الفضل اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے ہوں گے۔ آپ نے یہ اداریہ لکھ کر ہم سب کے جذبات کی خوب ترجمانی کی ہے۔

(بشریٰ نذیر افتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا)

بہترین اداریہ پڑھ کر آنکھوں میں آنسو ہیں اور ماں کی یاد میں اور شدت آگئی۔ واقعی ہم ان کا قرض کبھی نہیں اتار سکتے۔ پہاڑوں کی اونچائی اور سمندروں کی گہرائی تو شائد کبھی کوئی ناپ ہی لے مگر ماں کی محبت کو ناپنے کا کوئی پیمانہ نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ان کی محبت کا کچھ تھوڑا سا بھی قرضہ اتار سکیں۔

(عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

ویسے تو آپکے تمام مضامین ہی بہت اچھے ہوتے ہیں لیکن اس مضمون کو بس چشم تر کے ساتھ پڑھا سیدھا دل میں اترنے والا مضمون ہے، ماشاءاللہ۔

(منصورہ فضل من۔ قادیان)

• ترقی کی منازل پر رواں دواں

الفضل اخبار اللہ کے فضل سے روز افزوں ترقی کی منازل پر رواں دواں ہے اور قارئین کے لئے ایک عمدہ علمی اور روحانی مائدہ ہے۔ اس میں شائع ہونے والے حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات اور سب مضامین کی الگ شان اور تاثیر ہے۔

(رضیہ بیگم۔ نیویارک)

• ایمان افروز، تاریخی شمارہ جات

''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' پر متواتر شمارہ جات کی اشاعت بہت ایمان افروز، معلوماتی اور تاریخی نوعیت کی تھی۔

(بریرہ محمود اہلیہ ڈاکٹر محمود احمد عاطف)

• بہترین مضمون

الفضل آن لائن 6 مئی 2022ء کے شمارہ میں امۃ الباری ناصر صاحبہ کا مضمون ''نایاب ہوتے ہوئے پانی کی قدر کریں'' پڑھا۔ بہت اچھا اور بہت سی اچھی معلومات پر مبنی مضمون تھا۔

(مبشرہ شکور۔ لندن، صفیہ بشیر سامی۔ لندن، ثمرہ خالد۔ جرمنی)

• الفضل تو ایک گلدستہ کی مانند ہے

قلم سے دوبارہ دوستی کروانے کا سارا کریڈٹ آپ ایڈیٹر صاحب کو جاتا ہے۔ مورخہ 26 مئی کی اشاعت میں قبرستان اور قبروں کی بناوٹ و سجاوٹ سے متعلق عمیق مشاہدہ پر مبنی بہت معلوماتی اداریہ تھا۔ آٹھ روز پر مشتمل یومِ مسیح موعودؑ نمبر ادارہ الفضل اور لکھاریوں کی محنتِ شاقہ کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ روزنامہ الفضل تو ایک گلدستہ کی مانند ہے۔

(ثمرہ خالد۔ جرمنی)

• عمدہ اداریے

رمضان میں الفضل آن لائن کے تمام تر شمارہ جات انتہائی عمدہ تھے۔ خاص کر ان دنوں کی اشاعتوں میں شائع ہونے والے اداریے انتہائی جاندار اور سوچ کو جھنجھوڑنے والے تھے۔

(درثمین احمد۔ جرمنی)

• باکمال اخبار باکمال مضامین

خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور رحمت سے الفضل آن لائن تیزی سے ترقیات کی منازل طے کرتا نظر آرہا ہے۔

”چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں“ سبحان اللہ! کیا باکمال مضمون ہے۔ اتنی جامع معلومات اور آنکھیں کھولنے والی روایات اکٹھی کی ہیں۔

(عفت وہاب بٹ۔ ڈنمارک)

• مفید مضمون

مؤرخہ 5 مئی 2022ء کے شمارہ میں طبع شدہ اداریہ ”شادی بیاہ پر بیوٹی پارلر سے تیاری اور بے پردگی“ پڑھا۔ آپ نے اس اہم امر کی بابت توجہ دلائی ہے جس کے متعلق ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بھی متعدد مرتبہ توجہ دلا چکے ہیں۔ بیوٹی پارلر والا بہت ہی مفید مضمون ہے اور معاشرے کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ رہا ہے۔

(م م محمود۔ غزالہ بھٹی۔ کیل جرمنی)

• عمدہ مضمون

مورخہ 7 مئی 2022ء کے شمارہ الفضل میں، نئے انداز تحریر میں حضرت خدیجہؓ کی بابت بہت عمدہ مضمون شائع ہوا ہے۔

(مبشر احمد عابد مربی سلسلہ)

• الگ رنگ لئے ہوئے مضامین

تمام مضامین کے ساتھ ساتھ اداریہ خاص طور پر اپنی طرف توجہ مبذول کرواتا ہے کیونکہ اس کے مضامین اپنا ایک الگ ہی رنگ لیے ہوئے ہوتے ہیں۔

(مغفورہ درانی۔ جرمنی)

• ہر مضمون پڑھنے کے لائق

الفضل آن لائن کا ہر مضمون پڑھنے کے بعد دل و دماغ پر اس کا گہرا اثر رہتا ہے اور ہر مضمون کی عبارت تصور کی آنکھ میں گردش کرتی رہتی ہے۔

(آر آر د قریشی)

• موئثر مضامین

آپ کا اداریہ بعنوان ''مادی عطر اور روحانی خوشبو سے ممسوح کرنا'' پڑھ کر صرف دل نہیں مہکا بلکہ روح بھی معطر ہوگئی۔ مؤرخہ 10 مئی کے شمارہ میں مکرمہ منزہ ولی کے مضمون ''بچوں میں نماز باجماعت کی عادت قائم کرنے میں ماؤں کا کردار'' میں بہت موئثر پیرائے میں ماں کی ذمہ داری کا احساس دلایا گیا ہے۔ آپ کے مورخہ 27 مئی 2022ء کے اداریہ میں خلافت کی روحانی بجلی سے دی گئی مشابہت بہت ہی اعلیٰ ہے۔

(امۃ القیوم انجم۔ کیلگری کینیڈا، سعدیہ طارق)

• ایک ہی نشست میں پڑھنے والے مضامین

14 مئی کے اداریہ ''پھول یوں ہی نہیں کھلا کرتے بیج کو دفن ہونا پڑتا ہے'' عنوان اور مضمون دونوں بہترین ہیں۔ مضمون بعنوان ''اردو صحافت کے 200 سال اور احمدیہ جماعت کی صحافتی خدمات'' ماشاء اللہ ایک ہی نشست میں پڑھنے والا مضمون ہے۔

(نبیلہ رفیق فوزی۔ ناروے)

• معلوماتی اخبار

اتنا معلوماتی اخبار ہے کہ ایک بار پڑھنا شروع کر دیں تو چھوڑنے کو دل نہیں کرتا۔

(غزالہ مبشر۔ جرمنی)

• نیا انداز وجدت لئے ہوئے

ہر شمارہ ہی ماشاء اللہ نئے انداز، نئی خوبصورتی اور نئی جدت کے ساتھ نمودار ہوتا ہے۔

(مصطفیٰ تبسم)

• چھوٹی بات میں گہرے مضامین کا بیان

الفضل کے روحانی مائدہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ آپ کے سبھی اداریے لاجواب اور قابل ستائش ہوتے ہیں۔ ”help us help you“ میں چھوٹی سی بات سے اتنے گہرے مضمون کو پڑھ کر بہت لطف آیا۔ علامہ ایچ ایم طارق کا مضمون ”فضل ورحم اور اس کا حصول“ بہت ہی عمدہ ہے۔ رمضان المبارک اور عید کے حوالے سے بہت اچھے اچھے مضامین پڑھنے کو ملے۔

(خالدہ نزہت۔ آسٹریلیا)

• عمدہ شمارہ

24 مئی کا شمارہ اتنا عمدہ تھا کہ ایک بار میں پورا پڑھ کر ہی چھوڑا ہے۔

(نمود سحر)

• موثر اخبار خوبصورت انداز بیان

الفضل کا یہ روحانی مائدہ اس قدر موثر ہے کہ دل ودماغ میں اترتا جارہا ہے۔ ”روحانی چھٹہ“ کیا خوبصورت اور اچھوتا اندازِ بیان ہے، روزے کی وضاحت کا۔ جس نے دل کی میل کو صاف کر دیا ہے۔ پیارے خدا سے کچھ پیار ملتا لگ رہا ہے۔ راستے کی دھند دور ہو گئی ہے۔ کیسا مصفا اور دلفریب راستہ نظر آنے لگا ہے خدا تک پہنچنے کا۔ جزاك اللہ۔

(صادقہ چوہدری۔ کینیڈا)

• حسین یادوں سے مزین

مؤرخہ 23 مئی 2022ء کے الفضل آن لائن میں بیگم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہؓ کا مضمون جو ان کی پوتی امۃ الحکیم عائشہ صاحبہ نے لندن سے ''میری دادی جان کی قیمتی یادیں'' کے عنوان سے شائع کروایا ہے بہت پسند آیا۔

(ابن ایف آر بسمل)

• سکھائے جو رونے کا سلیقہ

بہت خوبصورت تحریر ماشاء اللہ! بے شک ہمیں ہی رونے کا سلیقہ نہیں آتا'' ورنہ بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی''۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی وہ بینا آنکھیں عطاء کرے جن سے نکلنے والے آنسو عرش کے پائے کو ہلا دیں اور رحمت خداوندی کو جوش میں لا کر اپنی مناجات کو درجہ قبولیت بخشوالیں، آمین اللّٰھم آمین۔

مورخہ 27 مئی 2022ء کے کا اداریہ پڑھا بہت ہی خوبصورت انداز میں آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے فقرے کو استعمال کر کے ہمارے لیے ایک حسین تحریر تیار کی۔

(صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا)

• لاجواب شمارے پر لاجواب تبصرہ

یوم مسیح موعودؑ کے حوالے سے جو خوبصورت مضامین پڑھنے کو ملے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچا ہے۔ آپ کا اداریہ ان تمام موضوعات پر شاہکار تھا۔ ماشاء اللہ بہت عمدہ تحریر تھی۔ مؤرخہ 29 اپریل کے شمارہ میں ''رمضان کا اسلامی فتوحات سے تعلق'' پڑھ کر دلی خوشی ہوئی۔

(مبارکہ شاہین۔ جرمنی)

• مضمون کا لطف آگیا

الفضل کے 15/اپریل 2022ء کو شائع کردہ مضمون ''چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں'' میں آپ نے چالیس پر بہت عمدہ تحقیق پیش کی ہے۔

(آصف محمود باسط۔ لندن، حسن محمود)

• نئی جہد کا اخبار

الفضل کو آپ نے نئی جہت دے دی ہے۔ تربیتی نقطۂ نظر سے آپ کے اداریے بہت عمدہ، دلچسپی کا باعث اور سبق آموز ہوتے ہیں۔ مورخہ 21 مئی کے شمارے میں ماشاء اللہ حقوق و فرائض اور انکی ادائیگی کی طرف جس طرح سادہ مگر سحر انگیز الفاظ سے توجہ دلائی دل کو بھاگئی۔

(چوہدری منیر مسعود)

• قلمی جہاد میں مصروف عمل

ہمارا روزنامہ الفضل آن لائن خدا کے فضل سے دنیا کے دوسرے اخبارات سے منفرد ہے۔ کیونکہ یہ صرف دینی پیاس بجھانے میں مصروف ہے۔ میں الفضل کے حوالے سے صرف اتنا کہوں گا کہ تمام مضامین بہت عمدہ اور معلوماتی ہوتے ہیں۔

(اے آر بھٹی)

• اخبار کے مراحل

مؤرخہ 9 مئی 2022ء کے شمارہ میں آپ نے الفضل کی تیاری کے جو مراحل بیان کیے ہیں وہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔

(طاہر شاہ)

• اللہ تعالیٰ مزید چار چاند لگائے

اللہ تعالیٰ آپ سب کی بابرکت کوشش میں بہت سی کامیابیاں دیتا چلا جائے۔ ماشاء اللہ تمام مضامین بہت روح پرور ہوتے ہیں۔ آپ کی ادارت میں اخبار کو مزید چار چاند لگائے رکھے۔

(چوہدری محمد امجد جمیل۔ لندن)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 21 مارچ 2022ء)

ماہ جون میں موصول ہونے والی قارئین الفضل کی آراء و تبصرے

(قسط 7)

ترقی کی منازل پر رواں دواں

الفضل اخبار اللہ کے فضل سے روز افزوں ترقی کی منازل پر رواں دواں ہے اور قارئین کے لئے ایک عمدہ علمی اور روحانی مائدہ ہے۔ سب لکھنے والے علم اور دلائل سے اپنا مدعا بیان کرتے ہیں اور ”روحانی بگھار“ سے اپنی تحریر میں ایک نیا رنگ بھرتے ہیں تو کہیں روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ ہمارے بچپن اور زمانہ طالب علمی کی حسین یادوں کو ظرافت کے تڑکے سے خوب لبھاتے ہیں۔ جس سے سب حظ اٹھاتے ہیں۔ جہاں یہ تحریریں ہمارے دل و دماغ کو سرور بخشتی ہیں وہاں ہمیں ہمارے ماضی سے بھی جوڑے رکھتی ہیں مثلاً امۃ الباری صاحبہ کا مضمون ”نایاب ہوتے پانی کی قدر کریں“ واقعاتی طور پر کچھ نہ کچھ ہماری کہانی بھی ہے۔

(رضیہ بیگم۔ نیویارک)

الفضل نے ہمیں ایک خاندان بنا دیا

مورخہ 6/ مئی 2022 کے شمارہ میں ”نایاب ہوتے پانی کی قدر کریں“، مضمون پڑھا۔ ہلکی پھلکی کہانی کی طرز پر بہت دلچسپ انداز میں اہم بات سمجھائی ہے۔ الفضل نے ہمیں ایک خاندان بنا دیا ہے۔ نئی ٹیکنالوجی سے

سہولتیں میسر آگئی ہیں۔ میں تہہ دل سے آپ کی ٹیم کی شکر گزار ہوں جو انتھک محنت کے بعد ایک روحانی مائدہ ہم تک پہنچاتے ہیں۔

(مبشرہ شکور۔لندن)

شاندار مضامین

قلم سے دوبارہ دوستی کروانے کا سارا کریڈٹ آپ کو جاتا ہے۔ مورخہ 6 مئی کی اشاعت میں مضمون ''نایاب ہوتے پانی کی قدر کریں'' جہاں پانی کے ضیاع پر پند و نصائح لیے ہوئے تھا وہیں امۃ الباری صاحبہ نے اپنے ساتھ مجھے بھی صحنِ ماضی میں لا کھڑا کیا۔ مورخہ 26 مئی کی اشاعت میں ''اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو دارالعمل اور اُخروی زندگی کو دارالجزاء قرار دیا'' قبرستان اور قبروں کی بناوٹ و سجاوٹ سے متعلق عمیق مشاہدہ پر مبنی بہت معلوماتی مضمون تھا۔ رمضان المبارک کے حوالے سے تمام مضامین بہت معلوماتی اور معیاری تھے۔

(ثمرہ خالد۔ جرمنی)

عمدہ شمارہ جات

مورخہ 25 تا 28 مئی کے الفضل آن لائن کے تمام تر شمارہ جات انتہائی عمدہ تھے۔ خاص کر ان دنوں کی اشاعتوں میں شائع ہونے والے اداریے انتہائی جاندار اور سوچ کو جھنجھوڑنے والے تھے۔ کاش ہم میں سے ہر ایک ان باتوں کا لطف ہی نہ لے بلکہ انہیں اپنی عملی زندگیوں کا حصہ بھی بنانے والا ہو۔ آمین۔

(درثمین احمد۔ جرمنی)

اعلیٰ مضمون

مورخہ 7 مئی 2022ء کے شمارہ الفضل میں، نئے انداز تحریر میں حضرت خدیجہ کی بابت بہت عمدہ مضمون شائع ہوا ہے۔

(مبشر احمد عابد)

الگ رنگ لئے ہوئے مضامین واداریے

جب تک الفضل پڑھ نہ لوں سکون نہیں آتا۔ 25 مئی 2022ء کا اداریہ پڑھا بہت ہی خوبصورت مضمون باندھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شجرِ خلافت کے ساتھ ہمیشہ ہمیش وابستہ رکھے آمین۔ الفضل کے شمارہ میں اداریہ بابت ''میرا مضمون کب شائع ہوگا'' پڑھ کر دل چاہ رہا ہے کہ سب خدمت کرنے والوں کے لیے روزانہ دو نفل ادا کروں جن کی انتھک اور مسلسل محنت سے یہ اخبار اپنے روحانی مائدے سے بھرپور مضامین کے ساتھ ہمیں فیض پہنچا رہا ہے۔

(مغفورہ درانی۔ جرمنی)

تربیتی لحاظ سے موثر اخبار

میں روزانہ صبح الفضل آن لائن اخبار دیکھتا ہوں اور تفصیلی مطالعہ آفس سے واپسی پر کرتا ہوں۔ اہم اور تربیتی حوالے سے بعض مضامین مثلاً فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، مسیح موعودؑ کے اقتباسات، پیارے امام و آقا کے اس حوالے سے ارشادات ایمان کو مضبوط بنانے اور تربیتی لحاظ سے ہم اہل خانہ کے علاوہ دوستوں کے لئے بھی فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

(آر آر قریشی)

اعلیٰ مضامین

آپ کے مورخہ 27 مئی 2022ء کے اداریہ میں خلافت کی روحانی بجلی سے دی گئی مشابہت بہت ہی اعلیٰ ہے۔ جس مضمون کا عنوان پر کشش ہو اسے فوراً پڑھنے کو دل چاہتا ہے ماشاء اللہ۔ 14 مئی کے اداریہ ''پھول یوں ہی نہیں کھلا کرتے بیج کو دفن ہونا پڑتا ہے عنوان اور مضمون دونوں بہترین ہیں۔ انڈیا سے جناب عمر تماپوری کا مضمون بعنوان ''اردو صحافت کے 200 سال اور احمدیہ جماعت کی صحافتی خدمات'' ماشاء اللہ ایک ہی نشست میں پڑھنے والا مضمون ہے۔ مورخہ 20 مئی 2022ء کے پرچے میں بہت سے علمی

مضامین ہیں۔ 26 مئی 2022ء کے اداریے نے بہت کچھ سکھایا اور سمجھا دیا ہے۔ اللہ کرے ہم انسانوں کو عبادت کا درست مطلب سمجھ بھی آجائے اور ایسی عبادت کرنے کی توفیق بھی مل جائے۔ بہت اعلیٰ شمارہ ہے۔

(نبیلہ رفیق فوزی۔ ناروے)

معلوماتی اخبار

اتنا معلوماتی اخبار ہے کہ ایک بار پڑھنا شروع کر دیں تو چھوڑنے کو دل نہیں کرتا۔

(غزالہ مبشر۔ جرمنی)

چھوٹی بات میں گہرے مضامین کا بیان

مورخہ 24 مئی کی الفضل میں محترمہ امۃ الباری ناصر کا مضمون ''پردہ تعلیم میں رکاوٹ نہیں ہے'' پڑھا۔ بہت ہی متاثر کن تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ یوم خلافت کے سلسلے میں سب مضامین اور نظموں سے خلافت سے محبت چھلک رہی تھی۔ آپ کے سبھی اداریے لاجواب اور قابل ستائش ہوتے ہیں مگر 14 مئی کی الفضل میں شائع ہونے والا اداریہ ''پھول یونہی کھلا نہیں کرتے بیج کو دفن ہونا پڑتا ہے'' بہت ہی اچھا تھا اور ''help us help you'' چھوٹی سی بات سے اتنے گہرے مضمون نکالنا بلاشبہ آپ کا ہی خاصا ہے۔

(خالدہ نزہت۔ آسٹریلیا)

فائدہ مند اخبار

مورخہ 18 مئی 2022ء کی اشاعت میں ڈاکٹر نصیر احمد طاہر صاحب کا مضمون ''انسانیت کی مدد، دنوں یا ہندسوں کی محتاج نہیں'' بہت پسند آیا۔ احباب جماعت الفضل اخبار سے بخوبی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اخبار کی معاونت کرنے والے تمام احباب کو جزائے خیر دے، آمین۔

(قاضی عثمان پاشا صوبہ کرناٹک۔ انڈیا)

گرانقدر خدمات سرانجام دینے والا اخبار

گزشتہ دنوں الفضل آن لائن میں ”یومِ مسیح موعود“ پر خصوصی مضامین پڑھنے کو ملے۔ اس کے بعد ماہِ صیام میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور مضامین بابت رمضان کے مسائل، برکت، رحمت، مغفرت پر الفضل آن لائن کی زینت بنتے رہے۔ جس سے روحانیت سے پُرماحول رہا۔ اس قدر کم عرصہ میں الفضل آن لائن نے حقیقی اسلامی تعلیمات کو عام فہم رنگ میں بیان کرتے ہوئے اُردو ادب کی جو گراں قدر خدمت جاری رکھی ہوئی ہے وہ نہ صرف قابلِ رشک ہے بلکہ قابل فخر بھی۔ اس طرح کے معیاری اخبار کا لانچ ہونا وقت کا اہم ترین تقاضا تھا ان مضامین اور معلومات کے ذریعہ اردو زبان نے دنیا کو اپنی مُٹھی میں سمیٹ لیا ہے۔ اُردو زبان کے تحفظ، بقا، فروغ اس کی ترقی اور ترویج کے فریضہ کو آن لائن لندن کمال خوبی سے نبھارہا ہے۔ الحمدللہ۔

(علامہ محمد عمر تماپوری۔ علی گڑھ انڈیا)

نئی جہت کا اخبار

الفضل کو آپ نے نئی جہت دے دی ہے۔ تربیتی نقطۂ نظر سے آپ کے اداریے بہت عمدہ، دلچسپی کا باعث اور سبق آموز ہوتے ہیں۔ مورخہ 21 مئی کے شمارے میں ماشاء اللہ حقوق و فرائض اور انکی ادائیگی کی طرف جس طرح سادہ مگر سحر انگیز الفاظ سے توجہ دلائی دل کو بھا گئی۔

(چوہدری منیر مسعود۔ لاہور)

قلمی جہاد میں مصروف عمل

ہمارا روزنامہ الفضل آن لائن خدا کے فضل سے دنیا کے دوسرے اخبارات سے منفرد ہے۔ کیونکہ یہ صرف دینی پیاس بجھانے میں مصروف ہے۔ میں الفضل کے حوالے سے صرف اتنا کہوں گا کہ تمام مضامین بہت عمدہ اور معلوماتی ہوتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بڑی محنت اور جانفشانی سے کارکنان اسے

پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ ہم تو بنی بنائی الفضل پڑھ لیتے ہیں اور جو اسے اخبار بناتے ہیں انہیں اللہ پاک اس کا اجر دے آمین۔ اس کی بدولت دنیا میں جماعت کی ترقی کے بارے میں آگاہی ملتی ہے۔

(اے آر بھٹی۔ برسبن آسٹریلیا)

تاریخی واقعات سے مزین

مورخہ 8 جون 2022ء کے شمارے میں محمد صدیق شاکر صاحب پر مکرم منور علی شاہد کا تاریخی مضمون پڑھ کر انجینئرنگ یونیورسٹی کا زمانہ یاد آگیا۔

(.انجینئر محمود مجیب اصغر)

عمدہ شمارہ

جَزَاکُمُ اللّٰہُ آج 24 مئی کا شمارہ اتنا عمدہ تھا کہ ایک بار میں پورا پڑھ کر ہی چھوڑا ہے۔

(نمود سحر)

موٴرخہ 9 مئی 2022ء کے شمارہ میں آپ نے الفضل کی تیاری کے جو مراحل بیان کیے ہیں وہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپکی محنت خلوص میں مزید اضافہ کرے اور اس اخبار کو مزید ترقیات سے نوازے۔

(سید طاہر شاہ)

الفضل کی بدولت سب کام سنور جاتے ہیں

مورخہ 26 مئی 2022ء کا بہت ہی خوبصورت اور بہترین اداریہ ہے۔ مورخہ 27 مئی 2022ء کے اداریہ کے جواب میں صرف یہی لکھوں گی کہ ہمارے لیے ترقی واقعتاً خلافت سے جڑے بغیر ممکن نہیں کیونکہ خلافت ہی تو ہمارے لئے قرب الٰہی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جو ہمیں اس راہ کی طرف راغب کرتا

ہے۔ مورخہ 18 جون 2022ء کے شمارے میں محترمہ درثمین احمد، جرمنی کا مضمون بعنوان ”روزنامہ الفضل سے میری وابستگی“ پڑھا اور دل کے بہت قریب لگا۔ میرا ذاتی تجربہ ہے ”الفضل“ کی ٹیم ممبر ہونے کی حیثیت سے سب کام سنور جاتے ہیں۔

(صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا)

حسین یادوں سے مزین

مورخہ 27 مئی 2022ء یوم خلافت کی الفضل آن لائن کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ، الفضل کی تمام ٹیم اور قارئین و لکھاریوں کو مبارک ہو۔ مضمون ”کچھ یادیں کچھ باتیں“ پڑھا اور بڑا لطف آیا جماعت میں بشیر احمد صاحب سیالکوٹی اور نذیر احمد صاحب سیالکوٹی کے نام کافی معروف ہیں۔ 14 مئی 2022ء کے شمارے میں مکرم محمد عمر تماپوری انڈیا کا مضمون ”اردو صحافت کے 200 سال اور احمدیہ جماعت کی صحافتی خدمات“ بہت پسند آیا۔ بہت معلوماتی اور جامع (comprehensive) ایمان افروز مضمون ہے۔ مؤرخہ 23 مئی 2022ء کے الفضل آن لائن میں بیگم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہؓ کا مضمون جو ان کی پوتی امۃ الحکیم عائشہ صاحبہ نے لندن سے ”میری دادی جان کی قیمتی یادیں“ کے عنوان سے شائع کروایا ہے بہت پسند آیا۔

(ابن ایف آر بسمل)

اعلیٰ اداریہ

مورخہ 27 مئی 2022ء کے اداریہ میں بیان مضمون میں بیشک اللہ تعالیٰ مین سوئچ ہے اور اس کے نبی اور خلفاء بجلی اور ہم ان کی تاریں اگر ان تاروں میں سے بجلی کی رو ختم ہو جائے تو ہر کوئی ان تاروں کو توڑ سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس بجلی کو ہمارے اندر سے نکلنے نہ دے اور ہم مضبوطی سے متحد ہو کر ہمیشہ اپنی پیاری جماعت کو قائم رکھیں۔ آمین۔

(عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

عمدہ تشبیہات

مؤرخہ 10 مئی کے شمارہ میں مکرمہ منزہ ولی کے مضمون ’’بچوں میں نماز باجماعت کی عادت قائم کرنے میں ماؤں کا کردار‘‘ میں بہت موئثر پیرائے میں ماں کی ذمہ داری کا احساس دلایا گیا ہے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ۔ آپ کے مورخہ 27 مئی 2022ء کے اداریہ میں خلافت کی روحانی بجلی سے دی گئی مشابہت بہت ہی اعلیٰ ہے۔ آپ کے اداریے بعنوان ’’ہر نیا دن موت کے قریب کرتا ہے‘‘ میں ہمیشہ کی طرح منفرد انداز میں آپ نے اللہ کے حقوق کی ادائیگی اور زندگی کا دبے پاؤں تیزی سے گزرنے کا احساس دیا گیا۔

(سعدیہ طارق۔ ملتان)

بہترین اخبار

مورخہ 9 مئی کی اخبار میں اداریہ لفظ لفظ پڑھا جس سے اس محنت اور مشقت اور جذبہ کا علم ہوا جو اخبار کے شائع ہونے تک کام کرتا ہے

(نعمان احمد رحیم)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 28 جولائی 2022ء)

ماہ جولائی میں موصول ہونے والی قارئین کی آراء و تبصرے

(قسط8)

• دلچسپ مضامین سے مزین اخبار

روزنامہ الفضل کے 109 سال مکمل ہونے پر خصوصی نمبر بہت دلچسپ مضامین لئے ہوئے تھا۔ عثمان مسعود صاحب کی تحریر میں درج جملہ "وہ قلمی جہاد جو ہم الفضل میں کریں گے اس پر کبھی موت نہیں آئے گی" یقیناً تحریک دلانے والا تھا۔ "خدا ہو مہربان تم پر کہ میرے مہربان تم ہو" تصنع سے پاک دل کو چھو لینے والی تحریر جس میں عجز و انکسار کا غالب پہلو اس کو مزید خوبصورت بنا گیا۔ مضمون "روزنامہ الفضل سے میری وابستگی" خوبصورت الفاظ سے مرصّع، احساسات کا ترجمان، الفضل کی خوبیوں اور اس سے وابستگی کی صورت میں ملنے والے افضال و فوائد کا احاطہ کیے ہوئے تھا۔ مورخہ 16جون 2022ء کی اشاعت میں شائع کردہ آرٹیکل "ہمارا ٹیگ ہماری پہچان احمدیت" ہمیشہ کی طرح معلومات سے بھرپور اور تربیتی اعتبار سے ایک نئی جہت اور نیا رنگ لیے ہوئے تھا۔ مورخہ 30جون 2022ء کی اشاعت میں اداریہ "اللہ کا رنگ پکڑو" میں صفاتِ باری تعالیٰ کو مختصر مگر نہایت موثر اور عام فہم طریق پر بیان کیا گیا ہے۔

(ثمرہ خالد۔ جرمنی)

• یوم تاسیس مبارک

اللہ تعالیٰ الفضل اخبار کو ہمیشہ ہر دور میں زبردست ترقی اور کامیابی عطا کرے اور آپ کی پوری ٹیم کو کسی بھی لمحہ کام میں کوئی مشکل نہ آئے۔ آمین۔ الفضل کی سالگرہ کے موقع پر آپ کا تہہ دل سے شکریہ کہ

آپ نے مضامین لکھنے کا موقع اور حوصلہ دیا۔ جزاك الله احسن الجزاء۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے خاکسار کو بھی الفضل پڑھنے اور اس میں لکھنے کا راستہ بتایا اور ہر کام میں میری مدد کی۔

(سید عمار احمد۔ جرمنی)

روزنامہ الفضل کو جاری ہوئے 109 سال مکمل ہونے پر اس عاجز کی طرف سے تہہ دل سے مبارکباد قبول فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کا اور اس ادارہ کو چلانے والوں کا جو خلافت احمدیہ کے زیرِ سایہ بہت عظیم الشان خدمت کی توفیق پا رہے ہیں، خاص حامی و نگہبان ہو اور اس ادارہ کو ساری دنیا میں پیاسی روحوں کو سیر اب کرنے والا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن پورا کرنے میں کلیدی کردار ادا کرنے والا بنادے، آمین ثم آمین۔

(عدنان ہاشمی۔ کینیا)

• نئے تقاضوں سے ہم آہنگ اخبار

18 جون 2022ء خصوصی نمبر الفضل آن لائن کے شمارے میں زیر عنوان ”اخبار اسم بامسمی“ آرا اور تبصرے پڑھنے کو ملے اور الفضل کے 109 سال مکمل ہونے پر قارئین کو مبارکباد پیش کی گئی۔ نئے قلمکاروں کی مستقبل قریب میں قلمی جہاد کرنے والوں کی ایک نئی فوج تیار ہو رہی ہے۔ نئی ٹیکنالوجی اور نیا زمانہ اس بات کا متقاضی تھا کہ ان کی انہی خطوط پر رہنمائی ہو۔ مورخہ 18 جون 2022ء کی اشاعت میں ”الفضل سے میری وابستگی“ خوب سے خوب تر ہے۔ مضمون بہت عمدہ، عبارت بہت اچھی، توازن برقرار، تسلسل قائم ساری خوبیاں جمع ہیں، ماشاء اللہ۔ مورخہ 18 جون 2022ء ہی کی اشاعت میں ہماری قابل احترام، ہر دلعزیز بزرگ خاتون محترمہ صفیہ بشیر سامی کا مضمون تو دل کو چھو گیا۔

(محمد عمر تماپوری کوآڈینیٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔ انڈیا)

• ایک نایاب تحفہ

مورخہ 20 جون 2022ء کے اداریہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نایاب دعا آپ نے تحریر کی ہے وہ ہر قاری کے لئے اک تحفہ ہے۔

(نصرت قدسیہ۔ فرانس)

• بہترین روحانی مائدہ

الفضل ہمارے لئے بہت خوبصورت روحانی مائدہ ہے۔ اس میں ہماری دینی و دنیاوی تعلیم، دونوں کا سامان ہوتا ہے۔ روزانہ کا الفضل پڑھ کر مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ کوئی میرے دل کو پڑھ کر اسکے مطابق ''الفضل'' بنا دیتا ہے۔ یعنی جو چیز پڑھنے کی خواہش یا طلب ہوتی ہے ''الفضل'' کھولو تو اکثر مواد اسکے حوالے سے ہوتا ہے۔

الحمد للہ، نئے لکھنے والے اور لکھنے والیاں اتنا خوبصورت لکھتی ہیں کہ انکی تحریرات پڑھ کر رشک آتا ہے۔

(مبارکہ شاہین۔ جرمنی)

• بہترین اداریے

مورخہ 30 جون 2022ء کی اشاعت میں ''اللہ کا رنگ پکڑو'' میں نے بہت شوق اور سبق سمجھ کر پڑھا ہے۔ بہت اچھا لگا۔ میرے لئے الفضل ایک بہت بڑی روشنی ہے جو مجھے آپ کی وساطت سے ملی ہے۔ جزاکم اللہ۔ ویسے تو آپ کے تمام اداریے ہی بہت زبردست ہوتے ہیں۔ مجھے سیکھنے کو بہت کچھ مل جاتا ہے۔

(صفیہ بشیر سامی۔ برطانیہ)

• اہم معلومات فراہم کرنے والا

مورخہ 25جون 2022ء کے شمارے میں ”ہدایات بابت کمپوزنگ و پروف ریڈنگ“ موصول ہوئیں۔ یہ ہدایات نہ صرف کمپوزنگ کرنے والے حضرات کے لئے بلکہ مضمون نگاروں کے لئے بھی نہایت اہم اور مفید ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی ٹیم کو اجر عظیم عطا فرمائے جو نہایت احسن رنگ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(فرحان احمد حمزہ قریشی۔ کینیڈا)

• الفضل کے حوالے سے دو مبشر رویاء

میرا گلشن حیات ”میں خوابوں کا باب دیکھ کر میرا حوصلہ بڑھا تو خاکسار بھی آج آپ سے الفضل کے حوالے سے اپنی دو خوابیں بیان کرنا چاہے گی۔ آج سے چند سال قبل غالباً 2013ء یا 2014ء کی بات ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پرانی بیرکس یا دارالضافیت کے پرانے کمرے ہیں اور میں کمروں میں جارہی ہوں کیونکہ مجھے کسی نے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں اور میں جب جاکر دیکھتی ہوں تو وہ الفضل اخبار کا مطالعہ فرما رہے ہیں۔ میں نے چہرہ تو نہیں دیکھا مگر میں نے دیکھا کہ وہ نیم دراز ہیں اور اخبار الفضل کھولا ہوا ہے۔ جیسے انسان لیٹ کر پڑھ رہا ہو۔ میں آہستہ سے سلام کر کے واپس آجاتی ہوں۔ دوسرا خواب کچھ عرصہ قبل دیکھا۔ خواب میں دیکھا کہ ربوہ میں الفضل کا پرانا دفتر ہے۔ جس میں جیسے پانی نکالنے کے لیے بور کرتے ہیں ہم بور کر رہے ہیں اور دلچسپ بات یہ کہ جہاں جہاں سے بور کرتے ہیں وہاں پانی کی بجائے تیل نکلتا آرہا ہے۔ میں خوشی سے کہتی ہوں کہ ماشاء اللہ اب تو اخبار بہت امیر ہو جائے گا کیونکہ جماعت کا اپنا ذاتی تیل نکل رہا ہے۔ اور پھر جیسے پانی کی موٹر کے ذریعے سے پانی کھینچتے ہیں ہم تیل نکال رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی آنکھ کھل گئی۔

(درثمین احمد۔ جرمنی)

•شاندار تحقیقی مضامین

مورخہ 11 جولائی 2022ء کے شمارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کی عمر پر اعتراض کے حوالے سے بہت ہی اعلیٰ تحقیقی مضمون پڑھنے کو ملا ہے۔

(ڈاکٹر ملک مدثر احمد۔نائیجیریا)

•پر حکمت اداریے

مورخہ 7 جولائی 2022ء باغ احمدیت کو سیر اب کرنے میں پانی کی حکمت و فلسفہ پر، اداریہ، پڑھ کر دل و دماغ کی کھڑکیاں کھلتی چلی گئیں۔ ایسے لگا یہ سب کچھ تو ایسے میٹھے اور لذیذ پھل کی طرح ہے جو پہلے کبھی نہیں کھایا۔ ابھی ابھی میں ایسی جنتوں میں پہنچ گئی جہاں دلی راحت اور سکون تھا۔ کوئی پاک وجود مجھے اعلیٰ ذات رحمن ورحیم کے دیار میں لے آیا تھا۔ اللہ سلامت رکھے ایسے نفوس کو ایسے دیار کے دیدار سے دوسروں کا بھلا کرتے ہیں۔ جینے کا مقصد واضح کرتے ہیں۔

(صادقہ احمد۔ کینیڈا)

•سراسر فضل اخبار

جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ کی اجازت سے 18 جون 1913ء کو اس کا پہلا پرچہ شائع ہوا، اور آپؓ ہی نے اس پرچہ کا نام ’’الفضل‘‘ رکھا۔ یہ سراسر اللہ تعالیٰ کا فضل اور آپ کی دعاؤں کا ثمرہ تھا۔ اللہ تعالیٰ الفضل کے یہ 109 سال پیارے ہر دل عزیز آقا و امام اور جماعت احمدیہ کے لئے بہت بہت مبارک کرے۔ آمین۔

(آر آر قریشی)

• جدت پسند اخبار

روزنامہ الفضل جدید دور کی ٹیکنالوجی سے بخوبی فائدہ اٹھا رہا ہے۔ دنیا کے پرنٹ میڈیا اور اخبارات کو دیکھیں تو وہ بھی خود کو آگے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر میرا خیال ہے کہ یہ روزنامہ ان سب اخبارات کو بھی پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ اگر نہیں تو ان شاءاللہ بہت جلد ان دنیاوی اخبارات کو بھی پیچھے چھوڑ دے گا۔ کیونکہ یہ واحد اخبار ہے جو پوری دنیا کو روحانی راہنمائی دیتا ہے اور جدت پسند بھی ہے۔ روزنامہ الفضل آن لائن اخبار کی سہولت ہمارے جیسے لوگوں کے لئے روحانی تسکین کا موجب بنتی ہے جس کے ذریعے جماعت کی دینی ترقی اور دیگر اہم معلومات مہیا ہوتی ہیں۔ مدیر صاحب اور ان کے ساتھی ہمہ وقت اسی کوشش میں مصروف ہیں کہ اس روزنامہ کو جدید سے جدید تر بنایا جائے تا کہ اس سے احباب جماعت اور پوری دنیا کے قارئین احسن رنگ میں مستفیض ہو سکیں۔

(اے آر بھٹی۔ آسٹریلیا)

• مرغوب ترین اخبار

میرے مرغوب اخبار الفضل کے 109 سال مکمل ہونے پر دلی مبارکباد قبول کریں۔ روزنامہ الفضل آن لائن کے اداریے اور موضوعات میرے دل کی امنگوں کے عین مطابق ہونے پر ممنون ہوں۔

(محمد انور شہزاد)

• عمدہ سلسلے

مورخہ 18 جولائی کے شمارے میں عابد خان صاحب کی ڈائری کا صفحہ ”اے چھاؤں چھاؤں شخص تیری عمر ہو دراز“ بہت عمدہ سلسلہ ہے۔ اس سلسلے میں، میں الفضل کی بے حد شکر گزار ہوں کہ جہاں اچھے اچھے مضامین اور اداریے پڑھنے کو ملتے ہیں وہیں مکرم عابد خان صاحب کی ڈائری کو شیئر کرنے کا سلسلہ بھی

شروع کیا ہے۔ اس ڈائری کو پڑھ کر ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو رہی ہو اور پیارے حضور ہمارے سامنے تشریف فرما ہوں۔

(منصورہ فضل من۔ قادیان)

•عمدہ مضامین

ماشاء اللہ! الفضل کو اپنے عروج پر دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے، الحمدللہ۔ 7 جولائی کے الفضل میں صدف علیم صدیقی صاحبہ کا مضمون ''خاوندوں کی فرمانبردار عورتوں سے اللہ تعالیٰ کے وعدے'' اور 5 جولائی کو ان ہی کا مضمون ''جلسے اجتماعات سے دینی علم اور تقوی کے پارسل لے کر آئیں'' محترمہ نے دونوں مضامین ہی اچھے انداز میں سمجھائے ہیں۔

(خالدہ نزہت۔ آسٹریلیا)

•لطف آگیا

مورخہ 15 جولائی 2022ء کے شمارہ میں آنسہ محمود بقاپوری صاحبہ کا مضمون ''مسجد میر امیکہ'' پڑھا لطف آگیا۔ مضمون کی ہر عبارت سے ایمان و تقویٰ کی برسات ہو رہی تھی۔

(ونگ کمانڈر زکریا داؤد۔ کینیڈا)

•اچھوتے موضوعات

مورخہ 16 جولائی کے شمارے میں آپ کا اداریہ بعنوان ''جنی گوڈی انی ڈوڈی'' پڑھا۔ یہ موضوع میرے لیے نیا تھا لیکن مضمون پڑھ کر اس کا معنی و مطلب بخوبی واضح ہو گیا۔ بہت ہی خوبصورت مثالوں سے مزین کیا گیا۔

(صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا)

• روحانی خزائن بانٹنے والا

مورخہ 16 جولائی کی اشاعت میں شائع کردہ مضمون ''سلطان القلم کی تحریر کا طریق'' پڑھنے کی توفیق ملی۔ جس میں بڑی تفصیل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محنت، کوشش اور دین اسلام کے لیے آپؑ کے جذبہ کا ذکر کیا گیا اور یہ حقیقت ہے کہ یہ روحانی خزائن روح کو زندگی بخشتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان خزائن سے ہمیشہ جڑا رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(نعمان احمد)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 01 ستمبر 2022ء)

ماہ اگست میں موصول ہونے والے
قارئین الفضل کی آراء و تبصرے
(قسط9)

پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ انگلستان کے دوسرے روز کے خطاب میں روزنامہ الفضل آن لائن لندن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”روزنامہ الفضل آن لائن شائع ہو رہا ہے یہاں سے۔انسٹا گرام اور ٹوئیٹر اور فیس بک کے ذریعہ سے۔ اس کی بھی کہتے ہیں فیس بک اسٹیٹس اور پی ڈی ایف کے ذریعے چار لاکھ سے زائد تک پہنچ چکی ہے قارئین کی تعداد“

نئی روح پھونک دی گئی ہو

ماشاء اللہ !مورخہ 26 جولائی کے شمارے میں الفضل کی تاریخ پڑھ کر ایسا لگا جیسے اس اخبار کی خدمت کے لیے ایک نئی روح پھونک دی گئی ہو۔اللہ تعالیٰ ایڈیٹر صاحب اور ان کی ٹیم کو خلیفہ وقت کا حقیقی سلطان نصیر بنائے آمین۔

(وقار بھٹی)

انتہائی معلوماتی اور یاد رکھنے کے قابل مضمون

مورخہ 26 جولائی کے شمارے میں الفضل کی تاریخ کے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ انتہائی معلوماتی اور یاد رکھنے کے قابل مضمون ہیں۔

مضامین بہت عمدہ اور سبق آموز

محرم کے سلسلے میں شائع ہونے والے مضامین بہت عمدہ اور سبق آموز تھے۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے حوالے سے بہت اچھے مضامین لکھے گئے۔ اللہ کرے ہم ان خوش نصیب صحابیات کے نقشِ قدم پر چلنے والی بن سکیں اور اپنے پیارے آقا کے ہر حکم پر عمل کرنے والی ہوں۔ آمین۔

(خالدہ نزہت۔ آسٹریلیا)

منفرد تاریخ اور سیر حاصل

جلسہ سالانہ نمبر ز بابت ذیلی تنظیمیں شاندار، منفرد، تاریخی اور سیر حاصل تھے۔

(امۃ الباری ناصر۔ امریکہ)

غم بانٹ لیا ہو

حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی پاکیزہ یادوں پر مشتمل اداریے نے پڑھنے کا مزہ بھی دیا اور درد بھی۔ ہر سال یہ المناک تاریخ دہرانا تکلیف دہ تو ہوتا ہے مگر جماعتی اخبارات میں تحریرات پڑھنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کسی کے ساتھ بیٹھ کر یہ غم بانٹ لیا ہو۔ اللہ تعالیٰ لکھنے والوں کو جزا دے۔ آمین۔

(نبیلہ رفیق۔ ناروے)

اداریوں نے رلا دیا

مورخہ 4 اگست و 6 اگست کی اشاعت میں ”حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار اور دنیا کے میرے دو پھول ہیں“ ان اداریوں نے آج پھر رلا دیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جو ہمیں پڑھنے کے لیے اتنا قیمتی مواد دیتے ہیں۔

ہر اداریہ ہی سبق آموز

الفضل نے نئے ہجری سال کی مبارک باد دی۔ آپ کو اور آپ کی ٹیم کو بھی دل کی گہرائیوں سے بہت بہت مبارک۔ محرم الحرام کی مناسبت سے جو دعائیں شائع ہوئیں انہوں نے بہت فائدہ دیا۔ میں بہت کچھ سیکھتی ہوں۔ ہر اداریہ ہی میرے لیے سبق آموز ہوتا ہے جس سے میں سیکھتی رہتی ہوں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے آمین۔

(صفیہ بشیر سامی۔ لندن)

قابلِ قدر تحریرات

ماشاء اللہ! تنظیمی سطح پر اہمیت و ذمہ داریوں کے عناوین کے تحت انتہائی قابلِ قدر تحریرات شائع ہو رہی ہیں۔

(رحمت اللہ بندیشہ۔ جرمنی)

عربی ام الالسنہ

مورخہ 29 جولائی کے شمارے میں ”محرم الحرام اور چند دعائیں“ کے زیر عنوان کچھ دعائیں درج ہیں۔ ان میں کبر کا ترجمہ بڑھاپے کے عوارض ہونا چاہیے۔ ایڈیٹر صاحب نے اس کے جواب میں کہا ”عربی ام الالسنہ ہے اور اس کے کئی بطن ہیں۔ تکبر ترجمہ کرنا بھی غلط نہیں ہے“

(رانا منظور احمد۔ کینیڈا)

نئی جہت کا اخبار اور بہترین روحانی مائدہ

الفضل آن لائن آپ کی ادارت میں ایک نئی جہت کا اخبار اور بہترین روحانی مائدہ بن گیا ہے۔ اس میں ضرور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں اور راہنمائی شامل حال ہو گی۔ الفضل نے تنظیمی عہد کے بیان کا سلسلہ شروع کر کے قارئین کو عمل پیرا ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اس کے مفید نتائج پیدا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ۔

(منیر مسعود)

قابل ستائش

13 اگست کے شمارے میں یوم آزادی پاکستان کے موقع پر تین مضامین اور جناب ثاقب زیروی کی نظم قابل ستائش اور آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں۔

(ابن ایف آر بسمل)

قابل تحسین آئیڈیا

ذیل تنظیموں کے حوالہ سے خصوصی نمبرز کی اشاعت قابل تحسین آئیڈیا تھا جسے آپ کی ٹیم اور مصنفین کی محنت نے شاندار مقام پر پہنچایا۔ مضامین کے عقب میں تنظیمی جھنڈا کا عکس بہت بھلا دکھائی دیتا تھا۔ الغرض کہ ہر پہلو سے خصوصی نمبرز کو خاص بنایا گیا۔

(ثمرہ خالد۔ جرمنی)

الفضل کے مضامین علم و عرفان میں ڈوبے لیکن عام فہم

الفضل آن لائن اپنے مضامین کے لحاظ سے نہایت معلوماتی اور سبق آموز ہے۔ ہر مضمون علم میں اضافے کا موجب ہے۔ الفضل کی تصانیف علم و عرفان اور فصاحت میں ڈوبی ہوتی ہیں لیکن اتنی عام فہم ہوتی ہیں کہ قارئین کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ جس کے لیے ہم الفضل کے نہایت ممنون ہیں۔

(سیدہ ثریا صادق۔ برطانیہ)

کمال مساعی

ماشاء اللہ کمال مساعی ہے ادارہ الفضل آن لائن کی۔ ہر موقع کی مناسبت سے، ہر تاریخی دن کے حوالہ سے تمام قارئین کے لیے قیمتی مواد مہیا کرنا اور ساری توجہ الفضل کی طرف کھینچ لینے کے تعلق سے ہمارا پیارا اخبار روزنامہ الفضل خاص اہمیت کا حامل ہے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔

(امۃ الشافی رومی۔ قادیان)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 29 ستمبر 2022ء)

الفضل کے حوالے سے ماہ ستمبر میں موصول ہونے والی قارئین کی آراء و تبصرے
(قسط نمبر10)

• تاریخ رقم کرنے والا اخبار

آپ نے جلسہ سالانہ پر آنکھوں دیکھا حال لکھ کر ایک تاریخ محفوظ کر دی ہے۔ جزئیات کی اچھی تصویر کشی کی ہے جزاك اللہ۔ ہم دور افتادہ ناظرین نے ایم ٹی اے کی برکات سے فائدہ اٹھایا اور پل پل نظریں سکرین پر گاڑے رکھیں۔ جو جلسہ لندن میں ہو رہا تھا وہ دنیا کے نہ جانے کتنے گھروں میں دیکھا جا رہا تھا گویا گھر گھر میں جلسہ ہو رہا تھا۔ ناصر صاحب اور خاکسار عمر کے جس دور سے گزر رہے ہیں۔ یہ سہولت ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ سارے پروگرام، انتظامات بغیر کسی مداخلت کے توجہ سے دیکھے اور سنے۔

(امۃ الباری ناصر۔ امریکہ)

• جلسے کا آنکھوں دیکھا احوال

آج مؤرخہ 19 / اگست کے شمارے کا پیغام موصول ہوا۔ فہرست میں مذکور ”جلسہ سالانہ یوکے کا آنکھوں دیکھا حال“ کے عنوان نے اپنی طرف جذب کر لیا۔ مضمون شروع کیا تو تحریر کی شائستگی، روانی اور سلاست نے آخری لفظ تک پڑھ کر ختم کرنے پر مجبور کر دیا۔ پی ڈی ایف بھی موصول ہو چکی تھی۔ جو

خوبصورت تصاویر سے مزین تھی۔ ہر دو کے لیے ادارے کو جزاکم اللہ کی دعا پیش ہے۔ کارکنان جلسہ کے ساتھ الفضل بھی شکریہ کا مستحق ہے کہ جلسے کے علمی مائدہ اور روحانی ماحول کو قارئین تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔

(ذیشان محمود۔ سیرالیون)

• جلسہ سالانہ لندن کی رپورٹ میں ہر پہلو اور ہر گوشہ اُجاگر ہوا

مذہبی طباعت واشاعت کی دنیا میں الفضل آن لائن لندن 19/ اگست 2022ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء کی آپ کی مرتب کردہ رپورٹ انٹرنیٹ پر پڑھنے کی توفیق ملی۔ میں اور میرے ساتھی جو پروفیسر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ غیر احمدی ہیں بہت متاثر ہوئے۔ بے حد خوبصورتی کے ساتھ آپ اس کو منظر عام پر لائے ہیں۔ جو لوگ مجبوری میں ایم ٹی اے پر اس پروگرام کو دیکھ نہ سکے ان کے لئے آپ کی یہ کاوش ممنون احسان رہے گی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کہ ہم جلسہ سالانہ یوکے 2022ء میں بنفس نفیس شامل ہیں۔ہے تو یہ اخبار لیکن آنکھوں دیکھا حال کا سماں باندھ رہا تھا۔ ماشاءاللہ بیش بہا پیش رفت ہے۔ اس صورت حال اور اس کی قدر و منزلت کو بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ آپ نے اس بابرکت جلسہ سالانہ کے تمام شعبہ جات کا بہت خوبصورتی سے منظر کشی کر کے تعارف کرایا ہے۔ گویا آپ نے سمندر کو کوزہ میں قید کر دیا ہے۔

شاید آپ کے لئے یہ یقین کرنا مشکل اور مبالغہ ہو گا کہ ایک ہی نشست میں یہ رپورٹ بلکہ سارا اخبار پڑھ ڈالا۔ ایک تو تحریر میں چاشنی پھر جامع و مانع الفاظ کا ذخیرہ جو اردو ادب کی انتہاء کو چھو رہا تھا۔ دوسرا ایسا تسلسل کہ مکمل مطالعہ کئے بغیر ہٹنے کو جی نہیں چاہ رہا تھا۔ اب اردو ادب کا معیار کہیں زیادہ بلند ہو چکا ہے۔ ماشاء اللہ آپ کا الفضل آن لائن لندن اس کی جیتی جاگتی تصویر ہے اور آپ کا اداریہ ''عہد کے درد کو بھی کر محسوس'' اور ''گجیاں'' (money box) بچوں اور بڑوں کے لئے بھی سبق آموز ہے۔

الفضل آن لائن لندن مجریہ 8/ستمبر 2022ء میں آپ کا اداریہ ''سوعافیت ہے اسی میں کہ قافلہ میں رہو'' پڑھنے کو ملا۔ اس اداریہ میں آپ نے نہ صرف اپنی جماعت کو خلافت کی رسی مضبوطی سے تھامے رہنے اور حصار میں رہنے کی تلقین و ترغیب دلائی ہے وہیں پر ملت اسلامیہ کو بھی دعوت فکر دی ہے کہ وہ بھی اپنی زبوں حالی پر غور و خوض کریں۔

(محمد عمر تماپوری۔ کو آڈینیٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔ انڈیا)

•زخم ہرے ہو گئے

مؤرخہ 23/اگست میں شائع ہونے والے مکرم محمد عمر تماپوری کے مضمون ''خطوط طاہر اور اسیر ان راہِ مولیٰ'' نے تو دل کے سارے زخم کھول کر رکھ دیے ہیں۔

مؤرخہ 27/اگست کے شمارہ میں ''سو سال قبل کا الفضل'' اور اس کا عکس دیکھ کر بہت بھلا لگا۔ اللہ تعالیٰ الفضل کو مزید ترقی دے۔

مؤرخہ 31/اگست 2022ء کو ''ادارہ الفضل آن لائن'' کی طرف سے لجنہ کی تنظیم کے سو سال پورا ہونے پر ''لجنہ اماء اللہ'' کے مقاصد پر جو کتاب تیار کروائی ہے اس کا ایک پرچہ خاکسار کو بھی تحفۃً دیا گیا ہے۔ جزاك اللہ بہت دلچسپ کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ٹیم کو اور اس کے بنانے میں جس جس نے بھی اپنا حصہ ڈالا ہے اسے اپنی جناب سے اجر عطا کرے۔ آمین۔

(نبیلہ رفیق فوزی۔ ناروے)

•روحانی لذت سے بھرپور اخبار

آپ کی ٹیم الفضل آن لائن کو اتنا معیاری، دلچسپ، ایمان افروز اور معلوماتی بنا دیا ہے کہ میرا دل اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ لاریب آپ کی ساری ٹیم کو آج کے ''مرد خدا'' کی دعا لگی ہے۔ بہت خوش نصیب ہیں آپ لوگ جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دعاؤں کے وارث بن رہے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

موٴرخہ 23/ اگست 2022ء کا سارا مواد ہی بہت اعلیٰ ہے مگر دو مضامین نے جس روحانی لذت سے گزارا ہے اسے لفظوں میں ادا کرنا ممکن نہیں -1 حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے رویاء و کشوف -2 خطوط طاہر اور اسیر ان راہ مولا۔ ان دو مضامین نے اس روحانی لذت کو احیائے نو بخشا ہے۔

(شبیر احمد ثاقب)

•ایک اہم اداریہ

آج کل موبائل فون زندگی کا ایک جزو لاینفک بن گیا ہے بالخصوص نوجوان طبقہ کا کہ کسی بھی لمحہ حتی کہ نماز میں بھی وہ اسے جدا نہیں کرنا چاہتے۔ اس تناظر میں آپکا مضمون ”موبائل فون اور آداب مساجد“ بہت اہم ہے۔ اللہ کرے کہ فون کے ایسے شیدائی منش بننے کی بجائے ذکر الٰہی کے شیدائی بن جائیں اور آپ کا مضمون ان کے لئے رہنمائی کا ذریعہ بن جائے۔ آمین۔ خاکسار کوشش کرے گا کہ یہ مضمون فرانس کے تمام نوجوانوں تک پہنچ جائے۔

(نصیر احمد شاہد۔ مبلغ انچارج فرانس)

•عمدہ مضمون

محترم خواجہ عبد العظیم صاحب نے 30/جولائی کے الفضل میں واقعہ کربلا کو تاریخی حوالوں کے ساتھ مبالغہ آمیزی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انتہائی اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ تاریخ کے طالب علم کے لئے انتہائی دلچسپ مضمون اور معلومات ہیں۔ اللہ تعالیٰ الفضل کو اور اچھے اچھے لکھاری عطا فرمائے اور آپ سب کی خدمت کو قبول فرمائے آمین۔

(مبشر احمد عابد)

•ازدیاد ایمان کا موجب

مؤرخہ 23/اگست کے مضمون ”خطوط طاہر اور اسیر ان راہ مولا“ میں درج خطوط پڑھ کر اس بات پر ایمان بڑھا ہے کہ بہر حال خلیفۃ المسیح ہم خادمان سے بیان سے بڑھ کر دل و جان سے محبت کرتے ہیں۔

(رحمت اللہ بندیشہ۔ جرمنی)

•قابل ستائش نظم

13/اگست 2022ء کے شمارے میں یوم آزادی پاکستان (platinum jubilee) کے موقع پر تین مضامین اور جناب ثاقب زیروی کی نظم قابل ستائش اور آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمدؓ کا قائد اعظم محمد علی جناح کی اچانک اور المناک وفات پر 16/ستمبر 1948ء کے الفضل میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جو کسی وقت دوبارہ شائع ہونا چاہئے۔

مؤرخہ 10/ستمبر 2022ء کے الفضل میں مضامین (میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا) کے تسلسل میں مبلغ انچارج پرتگال مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب کا مضمون پرتگال میں جماعت احمدیہ کا قیام بہت پسند آیا اور جذبات کو انگیخت کرنے کا باعث بنا۔

(ابن ایف آر بسمل)

•دلچسپ دیدہ زیب مضامین

مؤرخہ 29/جولائی کے الفضل میں محرم الحرام کے سلسلہ میں بہت دلچسپ دیدہ زیب مضامین ہیں۔ خصوصا ”محرم الحرام اور چند دعائیں۔“ جزاکم اللہ خیرا

(نصرت قدسیہ وسیم۔ فرانس)

•اہم امر کی جانب توجہ

مؤرخہ 26/ اگست کے روزنامہ الفضل لندن میں ایک نہایت ہی اہم امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ قرآنی آیت کو الخ.... لکھنے کی بجائے پوری آیت لکھنی چاہیے اسی طرح حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کیساتھ ''صلعم'' کی بجائے پورا دعائیہ کلمہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا چاہیے۔ ادارہ الفضل کی یہ درخواست بہت ہی عمدہ اور مناسب ہے۔

(شمس الدین)

•خواہش کا اظہار

خاکسار روزانہ الفضل کا مطالعہ کرتا ہے خاص کر پہلے اور آخری صفحے کا۔ اس میں فقہی کارنر، سبق آموز بات اور دعا کا تحفہ بہت اچھے مضامین ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہوسکے تو حکایات شیریں یا واقعات بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلفاء احمدیت پر ایک سلسلہ بھی شروع کیا جاسکتا ہے اور کچھ سائنسی و علمی یا ہنر سکھانے پر مشتمل معلوماتی مضامین بھی شامل کر دیا کریں۔ جزاك اللہ تعالیٰ۔

(تیمور احمد خان)

•محرم الحرام کی دعائیں

آپ نے نئے ہجری سال کی سب کو مبارک دی ہے آپ کو بھی دل کی گہرائی سے بہت بہت مبارک ہو۔ جس محنت و لگن سے آپ کی ٹیم ہمارے لیے کام کرتی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ مبارک باد کے ساتھ ہی آپ نے جو محرم الحرام کی دعائیں لکھ دی ہیں مجھے تو بہت فائدہ ہوا ہے۔ میں بہت کچھ سیکھتی ہوں آپ کا ہر اداریہ ہی میرے لئے ایک سبق ہوتا ہے جس سے میں سیکھتی رہتی ہوں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے آمین۔

(صفیہ بشیر سامی۔ برطانیہ)

• مرغوب ترین اخبار

الحمد للہ ! روزنامہ الفضل آن لائن کا باقاعدگی سے مطالعہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ روزانہ خاکسار کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ مضمون نگار بڑے اچھے اچھے مضامین لکھتے ہیں۔ عابد خان صاحب کی ڈائری پڑھ کر دل بہت محظوظ ہوتا ہے کیونکہ ہمارے پیارے آقا کا ذکر ہوتا ہے۔ اسی طرح بنیادی مسائل کے جوابات والے کالم پڑھ کر علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی پوری ٹیم کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

(مظفر احمد ظفر)

• وقت کی ضرورت

مؤرخہ 25؍اگست 2022ء کے الفضل میں آپ کا اداریہ بعنوان ”رشتہ داریوں کا تقدس واحترام“ پڑھا۔ ایک ایک حرف سچ پر مبنی ہے۔ وہ زمانے اچھے تھے جب رشتے داریوں کا پاس رکھا جاتا تھا۔ اللہ کرے ہم قرآنی احکامات کے مطابق اپنے رحمی رشتوں سے حسن سلوک کرنے والے ہوں۔ وہ رحیم خدا ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

آپ کا مضمون بعنوان ”موبائل فون اور آداب مساجد“ پڑھا۔ اس موضوع پر مضمون کی واقعتاً بہت ضرورت تھی۔

(صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا)

• جزاک اللہ

مؤرخہ 29؍جولائی کے شمارے میں ”محرم الحرام اور چند دعائیں“ پڑھا۔ بہت سی دعائیں اور بہت سی باتیں جو اپنی اصلاح اور بقا کے لیے بنیادی حیثیت وحقیقت رکھتی ہیں وہ لاکھوں کروڑوں غفلت زدہ انسانوں تک پہنچانے کے لئے بہت جزاك اللہ تعالیٰ۔

(صادقہ چوہدری۔ کینیڈا)

• پیارا اخبار

مؤرخہ 28/ جولائی کے شمارے میں مضمون "پاک ہونے کا ایک طریق" جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ کو پڑھا تو ایمان اور پختہ ارادے گویا نئے سرے سے تازہ ہوئے۔ الحمدللہ۔ روزانہ پیارا الفضل جب پڑھنا شروع کریں تو دل نہیں چاہتا کہ ختم ہو۔ ماشاءاللہ۔ اللہ تعالیٰ تمام الفضل کی ٹیم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(امۃ القیوم صبا خواجہ۔ جرمنی)

• ایمان افروز باتوں کے اضافے کا موجب اخبار

الفضل کا ہر شمارہ میرے علم میں بہت سی نئی ایمان افروز باتوں کا اضافہ کر رہا ہے۔ دینی اور دنیاوی بہت سارے علوم کی واقفیت ہو رہی ہے۔ الحمدللہ۔

(آر آر قریشی)

• تسکین قلب کا موجب

الفضل آن لائن کا روزانہ شمارہ پڑھ کر بہت دلی سکون ملتا ہے۔ جب تک پورا الفضل پڑھ نہ لوں اور افادہ عام کے لئے اسے ٹویٹر اور انسٹا گرام کے اسٹیٹس پر نہ لگا لوں، سکون نہیں ملتا۔ بلکہ بعض اوقات کسی مجبوری کی وجہ سے میں الفضل کا مطالعہ کر لوں اور اسٹیٹس پہ نہ لگا سکوں تو بعض غیر از جماعت اور کچھ احمدی توجہ دلاتے ہیں کہ آپ نیک باتیں لگاتی رہا کریں ہمیں اس طرح اچھی باتوں سے آگاہی رہتی ہے۔ ان کو خاکسار پی ڈی ایف میں بھی پورا الفضل بھیج دیتی ہے۔

آپ کے اداریے کمال کے ہوتے ہیں۔ ماشاءاللہ آپ جس طرح ہر موضوع پر روشنی ڈالتے ہیں بات سیدھی دل پہ اثر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اتنا اچھا روحانی مائدہ روزانہ بلاناغہ ہم

تک بہم پہنچانے کے لئے آپ اور آپ کی تمام ٹیم کی انتھک محنت اور عرق ریزی صاف نظر آتی ہے۔ سو وہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس لگاتار محنت کے لئے سب کی خود جزا بن جائے۔ آپ سب کی سعی کو قبول و مقبول بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(منزہ سلیم۔ جرمنی)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 29 اکتوبر 2022ء)

الفضل کے حوالے سے ماہ اکتوبر میں موصول ہونے والی قارئین کی آراء و تبصرے

(قسط11)

پر مغز مطالعہ ایک صحت مند مشغلہ

الفضل پڑھنا اتنا دلچسپ کام ہے کہ اس کو صرف ورق گردانی کر کے چھوڑا نہیں جا سکتا۔ اس لئے بعض دفعہ کئی دوسری مصروفیات کی وجہ سے زیادہ شمارے جمع ہو جاتے ہیں اور پھر تاریخ کے حساب سے پڑھنا شروع کرتی ہوں۔ آج آپ کا مضمون انبیاء کا انکار اور اللہ کی آزمائشوں کی یلغار پڑھ کر دل کانپ اٹھا لیکن یہاں تو ابھی بھی آنکھیں، کان اور دلوں پر قفل ہی پڑے ہیں۔ کل سے ایک مولوی کی وڈیو وائرل ہے جس میں وہ حمل والی احمدی عورتوں کو مارنے یا بچہ ضائع کرنے کی تلقین کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو مخالفوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(سعدیہ طارق)

عمدہ افکار

ماشاءاللہ ! کجیوں کے نام سے عمدہ خیالات نے جنم لے کر مضامین کی شکل اختیار کی ہے۔

(ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔ لندن)

نئے زاویے سے بیان

ماشاء اللہ! میں نے ہر دو اداریے دوبارہ پڑھے اور بلاشک وشبہ کہا جاسکتا ہے کہ لفظ کجی کو بالکل ایک نئے زاویہ سے پیش کیا گیا ہے اور پھر اس لفظ کی توضیح و توصیف کے بیان کو گویا ایک نئے محاورہ کے مطابق ''دریا کو کجی'' میں بند کر دیا گیا ہے۔ اَللّٰھم زد فزد۔

(رحمت اللہ بندیشہ۔ جرمنی)

الفضل ایک دھنک

الفضل آن لائن کا معیار بہت عمدہ ہے۔ اسے نت نئے رنگ میں دیکھنا ہمارے لئے باعث تحسین ہے۔ آپ کی حوصلہ افزائی نئے لکھنے والوں میں لکھنے کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

(ذیشان محمود۔ سیرالیون)

پر اثر تحریرات

الفضل آن لائن کا روزانہ شمارہ پڑھ کر بہت دلی سکون ملتا ہے۔ جب تک پورا الفضل پڑھ نہ لوں اور افادہ عام کے لئے اسے ٹویٹر اور انسٹاگرام کے اسٹیٹس پر نہ لگالوں، سکون نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اتنا اچھا روحانی مائدہ روزانہ بلاناغہ ہم تک بہم پہنچانے کے لئے آپ اور آپ کی تمام ٹیم کی انتھک محنت اور عرق ریزی صاف نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی سعی کو قبول و مقبول بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(منزہ سلیم۔ جرمنی)

بہترین روحانی مائدہ

خاکسار کو الفضل آن لائن کا لنک ڈاکٹر نصیر احمد طاہر صاحب کے ذریعہ روزانہ فوراً مل جاتا ہے اور اسے پڑھ کر ہی سونے کے لئے جانا ہوتا ہے۔ الفضل کے ذریعہ روزانہ ہماری تربیت کے لئے، اسلام کی تعلیم پر مبنی قرآن و حدیث ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء کے ارشادات اور پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ فرمان کے ذریعہ، روحانی خوراک باقاعدگی سے فراہم ہو جاتی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ الفضل کی وساطت سے دنیا بھر میں جماعت پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے احسانات سے آگہی بھی ملتی ہے جو ازدیادِ ایمان کا باعث ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کے کڑے کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی توفیق دیتا چلا جائے آمین۔ مؤرخہ 6/ اکتوبر 2022ء کے الفضل میں ایک علمی مضمون بابت ریزوننس Resonance عزیزہ فرحت سلطانہ بھٹی کا شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے جدید سائنسی تحقیق سے انسان کی روحانی کیفیات پر دلیل قائم کی ہے۔ پتہ چلتا ہے کہ مضمون نگار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب ''الہام، عقل، علم اور سچائی'' کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن کے علم میں برکت ڈالے اور ترقیات سے نوازے۔ آمین

(محمد کولمبس خان۔ جرمنی)

لذیذ دستر خوان

بے شک الفضل ایک دستر خوان ہے جس کے سبھی کھانے نہایت لذیذ، خوش رنگ اور خوشبو سے پُر ہیں اور تاثیر کے تو کیا ہی کہنے۔ ہر کوئی اپنے ذوق و توفیق کے مطابق اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔

(نمود سحر)

تربیت کا نیا انداز

میں ان خوش نصیبوں میں شامل ہوں کہ جنہیں صبح صبح الفضل آن لائن جیسی اخبار مل جاتی ہے۔ جس میں زندگی کے ہر پہلو پر کچھ نہ کچھ ایسا لکھا مل جاتا ہے۔ جس پر اگر میں عمل کرنے لگوں تو کوئی وجہ نہیں کہ میں صحیح مومنہ نہ بن سکوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ اماء اللہ کے اجتماع پر دیا گیا خطاب اپنی ذات میں اتنا قیمت اور وزن رکھتا ہے کہ ہر لجنہ ممبر کو اسے دن میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور پڑھنا چاہیے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس خطاب کے تمام نکات کو نمبر وار لکھ کر آپ کو بھیجوں۔ تا کہ جو لوگ لمبی تحریر نہیں پڑھ سکتے وہ کم از کم نکات ہی پڑھ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس خطاب سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین۔ مزید تحریر کرتی ہیں۔ مؤرخہ 13/اکتوبر کی اشاعت میں یہ قول کہ ”شخص نہیں شخصیت بننے کی کوشش کرو“ جسے میں بارہا عمر کے مختلف حصوں میں پڑھ چکی ہوں انسان کی ذات نکھارنے کے لئے بہت عمدگی اور نفاست سے ہولے ہولے تربیت کرتا ہے۔

(نبیلہ رفیق۔ناروے)

دل عش عش کر اٹھا

مؤرخہ 12/اکتوبر کے اخبار میں مکرم عبد الماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر کی تحریر کردہ رپورٹ پڑھی جو کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ امریکہ کے حوالہ سے تھی۔ رپورٹ پڑھ کر دل عش عش کر اٹھا کہ ایک عیسائی آدمی بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایک ملاقات کرنے کے لئے اپنی رخصت منسوخ کر کے ائیر پورٹ پر ڈیوٹی کے لئے پہنچ گیا۔

(مظفر احمد ظفر)

مفید معلومات

جزاك الله ! میں نے کتاب بعنوان ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' محفوظ کر لی ہے۔ الحمد للہ ! بہت مفید معلومات جمع کر کے حضور علیہ السلام کے الہام کے حوالہ سے زمین کی وسعتوں اور کناروں تک کا احاطہ کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا دے۔ آمین۔

(ہادی علی چوہدری۔ کینیڈا)

ایمان میں تقویت کا باعث

الفضل کا ہر شمارہ میرے علم میں بہت سی نئی ایمان افروز باتوں کا اضافہ کر رہا ہے۔ دینی اور دنیاوی بہت سارے علوم کی واقفیت ہو رہی ہے۔ چند ایک کا ذکر تحدیث نعمت کے طور پر تحریر کرتا ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ، فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اقتباسات، پیارے امام امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں، توقعات اور بے شمار نصائح سر فہرست ہیں۔ تلخیص صحیح بخاری، تبلیغ میں پریس اور میڈیا کا کردار، مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام تنظیموں کی ملّی و دینی خدمات، جلسہ سالانہ یو کے 2022ء میں تقریر ''عائلی زندگی میں میاں بیوی کو صبر اور برداشت کی عادت ڈالنے'' بطور خاص ذکر کے لائق ہیں۔ خاکسار بعض تحریرات کا پرنٹ نکال کر اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کو پڑھنے کے لیے پوسٹ کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح ان اہم دستاویزات کی فوٹو اسٹیٹ کر کے جلد بنا کر محفوظ کر لیتا ہوں تاکہ تبلیغ اور کسی بھی موضوع کی گفتگو میں حوالہ کے طور پر کام آسکے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

(آر آر قریشی)

تسکین قلب کا باعث

الحمدللہ ! روزنامہ الفضل آن لائن اپنی مثال آپ ہے۔ تمام مضامین انتہائی دلچسپ ہوتے ہیں۔ جب تک کہ پورے اخبار کا بغور مطالعہ نہ کر لیا جائے تو ایسے ہی لگتا ہے کہ آج کوئی خاص کام نہیں کیا۔ کچھ تشنگی سی محسوس ہوتی ہے اور مطالعہ کر لینے کے بعد ہی روح کو تسکین ملتی ہے۔ اس اخبار کی تعریف و توصیف میں جس قدر لکھا جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو صحت و سلامتی والی فعال زندگی عطا فرمائے آمین۔

(عرفان احمد طاہر)

لطیف نکات سے مزین

گزشتہ دنوں پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ امریکہ کی ایمان افروز اور مفصّل روداد پڑھنے کو ملتی رہی۔ جس کے لئے مکرم عبد الماجد طاہر اور ادارہ الفضل خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ مضمون ”ایک انگریزی محاورہ پر طبع آزمائی“ کمال نکتہ لیے ہوئے ہے۔ اکثر و پیشتر مضامین منفرد، دلچسپ اور لطیف نکات سے مزّین ہوتے ہیں جنہیں عنوان کے مفہوم، جگ بیتیوں کے بیان اور اسلام احمدیت کی تعلیمات کی روشنی میں خوب کھول کر بیان کیا جاتا ہے۔ سلسلہ ”سو سال قبل کا الفضل“ کا آغاز کرنے پر خاکسار آپ کی بہت مشکور ہے۔ اس میں دیئے گئے لنک کے ذریعے بہت آسانی سے پرانے الفضل کو دیکھنے اور پڑھنے کی توفیق بھی مل جاتی ہے جو کہ کسی نعمت سے کم نہیں۔

(ثمرہ خالد۔ جرمنی)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 24 نومبر 2022ء)

الفضل کے حوالے سے ماہ نومبر میں موصول ہونے والی قارئین کی آراء و تبصرے

(قسط12)

- ## علم و عرفان کا بحر قلزم

الفضل آن لائن لندن پر تبصرہ کرنا ایسا ہی ہے کہ علمی دریا میں بہتی ناؤ سے اگر ایک جگ روحانی سیر ابی کی خاطر لے لیا جائے تو دریا کی حیثیت پر کیا اثر پڑے گا مگر اس سے سیر اب ہونے والے کو نئی حیات نصیب ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس علمی دریا کو روانی کے ساتھ بہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس دریا کے پانی سے روحانی کھیت ہمیشہ سیر اب ہوں اور عوام الناس کو صحت مند روحانی کھیتی میسر ہو آمین۔ اس دستر خوان پر جو میوے موجود ہیں ان سے لطف اندوز ہونے کے بعد وہ میوے خدا کرے ہمارے لئے جنت کے میوے بن جائیں آمین۔ پیارے حضور انور کے بیرونی دورہ جات کی مفصل رپورٹنگ اور اس کے اثرات دوستوں کی زبانی سُننے یا الفضل میں پڑھنے کو ملتے ہیں الحمد للہ۔ دیگر مضامین، منظوم کلام، فقہی مسائل اور ان کا حل، ہمارے علم میں اضافے کا موجب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد، حضرت سلطان القلم کے فرمودات اور امام وقت کا فرمان پڑھنے سے دل میں ایمانی قوت اور مضبوطی پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ نیکی میں آگے بڑھنے کی توفیق ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اس اہم آرگن کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

ایک اور مکتوب میں لکھتے ہیں۔

خاکسار روزنامہ الفضل کی تحریرات پر مختلف آراء دیکھتا ہے۔ بلاشبہ اس میں لکھنے والے علم کا بیش بہا خزانہ لئے ہوئے ہیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں یہ روزنامہ بہترین خدمت دینیہ بجا لا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ حضور انور کے دورۂ امریکہ کی اقساط پڑھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ لکھنے والے کمال کا لکھتے ہیں اور خاکسار پڑھ کر سوچتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت قابل ذہن لکھاری جماعت کو عطا کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی تحریروں سے ہم سب کو فیض پہنچاتا رہے۔ آمین۔

(اے آر بھٹی۔ میلبورن، آسٹریلیا)

- **میوہ ہائے دین**

مؤرخہ 27 اکتوبر 2022ء کو شائع ہونے والا مضمون جو مکرمہ منصورہ فضل من آف قادیان کے شعر کے مصرع پہ تھا اگر میں یہ کہوں تو بے جانہ ہوگا کہ محترمہ منصورہ نے میرے منہ کی بات بیان کر دی۔ میں یہ اس لئے نہیں کہہ رہا کہ انہوں نے بڑی جرأت کی اور بڑا سچ بیان کیا۔
بلکہ دین کے میوے کے طور پر بیان کرکے ایک بات سمجھائی کہ کھانے کی طرح جلدی جلدی کرنے کی بات نہیں، یہ سمجھ سمجھ کر مزہ لے لے کر سمجھنے اور بیان کرنے کی بات ہے۔ سچ ہے کہ دنیائے ادب کا ایک بڑا طبقہ اخبار الفضل کا شدت سے انتظار کرتا اور تسکین روح پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس روحانی و علمی مائدہ سے بھرپور استفادہ کی توفیق دے آمین۔

(ڈاکٹر نصیر احمد طاہر۔ ساؤتھ ویلز یوکے)

- **بہترین اداریہ**

مؤرخہ 20؍اکتوبر کے شمارے میں اداریہ بعنوان ’’ایک انگریزی محاورے پر طبع آزمائی‘‘ پڑھا۔ واقعی ہماری زندگی ہماری اپنی لکھی تحریر ہے اس میں تصحیح یا توسیع کرکے ہی ہم خود کو بہتر کرتے ہیں۔ اچھا تحریر

کریں گے تو آخرت میں بھی داد ملے گی اور ہمارے بعد آنے والے بھی شوق اور عقیدت سے پڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ آمین۔

(عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

• پرانی یادیں تازہ ہو گئیں

مؤرخہ 5/نومبر 2022ء کے شمارے میں ذیشان محمود صاحب کا مضمون ''ایک گمنام استانی بشریٰ داؤد مرحومہ'' پڑھا تو پرانی یادیں تازہ ہو گئیں۔ بشریٰ باجی ہماری کراچی جماعت کی شہزادی تھیں۔ جب بھی وہاں کا چکر لگے ان کی قبر پر دعا کی توفیق ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ الفضل کو بہت ترقیات عطا فرمائے اور آپ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(عظمیٰ مومن)

• علمی مائدے کا دستر خوان

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کہ تعلیم اور دعا کے موضوع پر کتاب یا رسالہ لکھا جائے کو پورا کرنے کی سعادت ادارہ الفضل آن لائن کو نصیب ہوئی ہے، الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس عظیم کام میں تعاون کرنے والے تمام افراد کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور تمام قارئین کو اس علمی اور روحانی مائدہ سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ایک اور مکتوب میں لکھتی ہیں۔

بہت عمدہ مضمون ہے۔ پہلے ہماری شاعرہ مکرمہ منصورہ فضل من نے اتنا عمدہ کلام لکھ کر کمال کیا ہے پھر آپ نے اس کی وضاحت کر کے اس مصرعے کو مزید چار چاند لگا دئے ہیں ماشاء اللہ۔ مضمون سے متعلقہ تصویر کا چناؤ بھی مضمون کی اہمیت اور حسن کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ

؎ نعمتیں چن دی گئیں ہیں اس کے ہر قرطاس پر
میوہ ہائے دین کا الفضل ، دستر خوان ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کو ہمیشہ جاری رکھے اور ہمیں ان سے بھرپور استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان نعمتوں کو چننے والوں کو بھی بہترین جزا عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

(امۃ الشافی رومی۔ قادیان)

- **محفل لوٹ لی**

حضرت اقدسؑ کا بر محل اقتباس مضمون کو رفعت عطا کر دیتا ہے۔ جیسے شاعر اچھی غزل سنا کے مشاعرہ لُوٹ لیتے ہیں۔ آپ کسی خیال پر گرہ لگا کر محفل لُوٹ لیتے ہیں۔ بارک اللّٰہ۔

(امۃ الباری ناصر۔ امریکہ)

- **روحانی وٹامن سے بھرپور**

ماشاءاللہ! مورخہ 27 اکتوبر 2022ء کو شائع ہونے والا اداریہ بہت ہی منفرد اور روحانی وٹامن سے بھرپور تھا۔

(نصرت قدسیہ۔ فرانس)

- **بہترین انداز بیان**

بہت احسن طریق سے یہ مضمون لکھا اور سمجھایا گیا۔ جزاك الله احسن الجزاء۔

"میوہ ہائے دین کے دستر خوان کا لطف اٹھا رہی ہوں" میں الفضل کو ارشاد باری تعالیٰ سے شروع کر کے چھوٹی سی بات تک ختم کرتی ہوں اس لئے وقت درکار ہوتا ہے۔ اللہ آپ کو ڈھیروں ڈھیروں جزائے خیر عطا فرمائے ہمیں بھی پڑھنے لکھنے والوں میں شامل کر لیا۔

(صادقہ مرزا۔ آٹوا کینیڈا)

- **کمال کا سانچہ**

مؤرخہ 15 / نومبر 2022ء کے شمارے کا تفصیلی مطالعہ کیا۔

الحمد للہ ! ذرا بھی بوریت یا تھکاوٹ کا احساس نہیں ہوا۔ روحانی سانچہ تو آپ نے کمال کا بنایا ہے. ہر بات سانچے کی مناسبت سے اس میں فٹ کر دی ہے ماشاء اللہ۔ وقف زندگی کا مضمون بھی بہترین ہے۔ پھر Historic Past and Dynamic Future والا اداریہ بھی بہت شاندار لکھا ہے۔ سید شمشاد ناصر صاحب کے مضامین بھی بہت دلچسپ ہوتے ہیں۔ تفسیر کبیر پر جو مضمون آرہا ہے وہ بھی بہت اچھا سلسلہ ہے۔ کل کے اخبار میں ایک چھوٹا سا مضمون گوجرہ کے مفتی صاحب والا بھی بہت دلچسپ تھا۔

(سعدیہ طارق)

- **روحانی فلائٹ کا لطف**

مؤرخہ 12 / نومبر 2022ء کو خلافتِ احمدیہ کی ہفتہ وار روحانی فلائٹ نے تو ایسی روحانی سیر کروادی جس کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔ پیارے حضور ایدہ اللہ کا مسجد میں آنا اور پھر سب کو اپنے ساتھ اس روحانی فلائٹ کے مختلف روحانی نظارے کروانا ایسے ہی لگ رہا تھا کہ کسی اور ہی فضا میں ہیں۔ جہاں اللہ ہی اللہ ہے۔ اتنا قریب کہ بے اختیار سبحان اللہ منہ سے نکل جائے۔ دعا ہے کہ ہم بھی روحانی ماحول سے خوب استفادہ کرنے والے ہوں۔ آمین ثم آمین۔

(صادقہ چوہدری۔ کینیڈا)

- **حسرت بھری لذت کا باعث**

مؤرخہ 11 / نومبر کے شمارے میں شائع ہونے کے تمام تاثرات نے دل کو حسرت بھری لذت دی۔ خوش نصیب ہیں وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی صداقت کو براہ راست دیکھ رہے ہیں اور

حسرت اس بات کی ہے کہ کاش! ہم بھی زائن میں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ الفضل اور ایم ٹی اے کو سلامت رکھے۔ آمین۔

(نبیلہ رفیق۔ناروے)

- **بہترین لٹریچر کی اشاعت**

میں نے روزنامہ الفضل آن لائن کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتب کو محفوظ کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کاشوں کی اشاعت پر آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔یہ کتب جماعت کے لٹریچر میں بہترین اضافہ ہیں۔

(آر آر قریشی)

- **عمدہ مماثلت**

مؤرخہ 27 اکتوبر 2022ء کو شائع ہونے والا مضمون بعنوان ”میوہ ہائے دین کا الفضل دستر خوان ہے“ مکرمہ منصورہ فضل من کے شعر کی بہت شاندار اور جامع تشریح ہے۔ نہایت لطیف پیرائے میں مادی دستر خوان کی الفضل کے روحانی دستر خوان سے مماثلت قائم کی گئی ہے کہ ہر سطر کو پڑھتے ہوئے دل دادو تحسین دیتارہا۔

(ثمرہ خالد۔ جرمنی)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 29 دسمبر 2022ء)

الفضل کی خدمت و معاونت میں احمدی خواتین کو خراج تحسین
صد سالہ جوبلی کے موقع پر ادارہ کی طرف سے ہدیہ تبریک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے روز نامہ الفضل ربوہ کے صد سالہ جوبلی کے موقع پر جو معرکۃ الآراء تاریخی پیغام احباب جماعت کو بھجوایا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”الفضل کا کام احباب جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات سے آگاہ کرنا، خلیفہ وقت کی آواز اُن تک پہنچانا نیز جماعتی ترقی اور روز مرہ کے اہم جماعتی حالات و واقعات سے باخبر رکھنا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور ارشادات شائع ہوتے ہیں۔ خلفائے احمدیت کے خطبات و خطابات اور تقاریر وغیرہ شائع ہوتی ہیں اور یہ خلیفۂ وقت اور احباب جماعت کے مابین رابطے اور تعلق کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس میں دنیا کے مختلف ممالک کے مراکز کی رپورٹیں چھپتی ہیں۔ جن سے مربیان اور سلسلہ کے مخلصین کی نیک مساعی کا علم ہوتا ہے اور جماعت کی ترقی اور وسعت کا پتہ چلتا ہے۔ الفضل میں مختلف موضوعات پر اہم اور مفید معلوماتی مضامین شائع ہوتے ہیں جو احباب جماعت کی روحانی پیاس بجھاتے ہیں۔ **الفضل کا مطالعہ بہت سی بھٹکی روحوں کی ہدایت کا ذریعہ ہے۔**“

(روزنامہ الفضل صد سالہ جوبلی نمبر 2013ء صفحہ 2)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے الفاظ ”**الفضل میں مختلف موضوعات پر اہم اور مفید مضامین شائع ہوتے ہیں جو احباب جماعت کی روحانی پیاس بجھاتے ہیں اور ان کی دینی اور اخلاقی اور علمی تعلیم و تربیت کا سامان کرتے ہیں۔**“میں جماعت کے تمام طبقے برابر کے شریک ہیں۔ جن میں احمدی خواتین بھی مردوں کے شانہ بشانہ حصّہ لیتی ہیں۔ الفضل آن لائن کے مختلف شعبہ ہائے اخبار میں مستورات کا حصہ مردوں سے کہیں کم نہیں رہا۔ میری نظر سے مضامین و آرٹیکلز لکھنے کے حوالے سے مرد قلمکاروں کے ساتھ لکھنے والی خواتین کے نام بھی گزرتے ہیں۔ شعراء کی اگر بات

کی جائے تو خواتین کا پلڑا برابر ہی نظر آتا ہے۔ پروف کرنے، مواد تلاش کرنے، حوالہ ڈھونڈنے میں خواتین برابر کی شریک نظر آتی ہیں بلکہ مضامین پر تبصرہ کرنے، اپنی آراء دینے میں خواتین مردوں کی نسبت پیش پیش ہیں۔ انگلش سے اردو ترجمہ کرنے والے والنٹیرز (خدمت گزار) ہوں یا صوتی آواز میں نام مانگے جا رہے ہوں تو خواتین کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ ریڈر شپ کے حوالے سے اگر مردوں اور خواتین میں موازنہ کیا جائے تو خواتین کی تعداد زیادہ ہی محسوس ہوتی ہے۔ احمدی خواتین کے اس ذوق اور شوق کو دیکھتے ہوئے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں چلا جاتا ہوں جب ازواج مطہرات اور صحابیات نے مختلف جنگوں میں صحابہ کے شانہ بشانہ حصہ لیا اور اُس دور میں لوہے کی بنی ہوئی تلواروں سے لڑیں اور آج یہ احمدی خواتین حضرت سلطان القلم علیہ السلام کی معاونات بنتے ہوئے لوہے کے قلم سے آج کے دور کی مناسبت سے قلمی جہاد کر رہی ہیں۔ یوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ پر پورا اترتی رہتی ہیں۔

؎ مبارک وہ جو اَب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مَے اُن کو ساقی نے پِلا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

الفضل آن لائن کے ساتھ احمدی مستورات وخواتین کا رشتہ مثالی ہے۔ ان کی الفضل سے بے لوث محبت کو دیکھتے ہوئے مجھے خیال گزرا کہ ممبرات لجنہ اپنی سو سالہ تقریبات بڑی شان سے منا رہی ہیں۔ کیوں نہ اس تاریخی موقع پر ان احمدی خواتین کے نام تاریخ میں محفوظ کر لیے جائیں جو مسلسل گزشتہ کچھ عرصہ سے الفضل آن لائن میں لوہے کے قلم کو استعمال کرتے ہوئے معاونت کر رہی ہیں۔ اس سے یوں جہاں لکھنے والی خواتین کی حوصلہ افزائی ہو گی اور پہلے سے بڑھ کر لکھیں گی وہاں نئی خواتین اور بچیوں کو قلم آزمائی کی طرف ترغیب ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و عرفان میں برکت دے۔ آمین

ذیل میں دی گئی فہرست بہت احتیاط اور دعاؤں سے تیار کی گئی ہے۔ اگر کسی کا نام لکھنے سے رہ گیا ہو تو وہ ضرور اپنے نام سے مطلع کرے اور اس میدان میں نئے آنے والیاں نئے عزم کے ساتھ داخل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ آمین

جرمنی

مکرمہ درثمین احمد آصف	جرمنی
مکرمہ عائشہ چوہدری	جرمنی
مکرمہ منزہ سلیم	جرمنی
مکرمہ ثمرہ خالد	جرمنی
مکرمہ مبارکہ شاہین	جرمنی
مکرمہ مظفرہ ثروت	جرمنی
مکرمہ مریم رحمان	
مکرمہ ڈاکٹر نجم السحر	جرمنی
مکرمہ سعدیہ طارق	
مکرمہ صبیحہ محمود	جرمنی

مکرمہ آصفہ ثمرن	جرمنی
مکرمہ محمودہ احمد	جرمنی
مکرمہ نادیہ حمید	
مکرمہ صفورہ ممتاز	جرمنی
مکرمہ لبنیٰ بشارت	جرمنی
مکرمہ نرگس ظفر	جرمنی
مکرمہ امۃ الجمیل غزالہ	جرمنی
مکرمہ سیّدہ شمیم	جرمنی
مکرمہ شازیہ باسط خان	
مکرمہ احمدی بیگم	
مکرمہ مغفورہ درانی (نظم)	جرمنی
مکرمہ ڈاکٹر سعدیہ تسنیم (نظم)	جرمنی
مکرمہ فرحت ضیاء راٹھور (نظم)	جرمنی

برطانیہ

مکرمہ صفیہ بشیر سامی	لندن
مکرمہ امۃ القدوس	لندن
مکرمہ زکیہ فردوس	برطانیہ
مکرمہ مدثرہ عباسی	لندن
مکرمہ طیبہ طاہرہ	
مکرمہ امۃ الحکیم عائشہ	لندن
مکرمہ ناصرہ رشید	لندن

مکرمہ کوثر ضیاء	
مکرمہ سیّدہ ثریا صادق	لندن
مکرمہ بشریٰ بختیار خان	لندن
مکرمہ مبشرہ شکور	لندن
مکرمہ نغمات نیر	
مکرمہ حافظہ ڈاکٹر فارعہ منصور	لندن
مکرمہ طیبہ منصور چیمہ	لندن
مکرمہ طیبہ شہناز کریم	لندن
مکرمہ راشدہ مصطفٰے	
مکرمہ عائشہ صدیقہ (نظم)	
مکرمہ نسیم اختر بریڈ فورڈ	
مکرمہ خالدہ اقبال شیفیلڈ	

فرانس

نصرت قدسیہ وسیم	فرانس
مکرمہ تسنیم انجم	

ہالینڈ

مکرمہ عطیۃ العلیم	ہالینڈ
مکرمہ درثمین خان	

ناروے

مکرمہ نبیلہ فوزی رفیق	ناروے
مکرمہ طاہرہ زرتشت	ناروے
مکرمہ قدسیہ نور والا	ناروے
مکرمہ نبیلہ شاہین	ناروے
مکرمہ طیبہ مبارکہ	ناروے
مکرمہ کنیز بتول نجمہ	

ڈنمارک

مکرمہ عفت وہاب بٹ	ڈنمارک
مکرمہ عائشہ صدیقہ (نظم)	

آسٹریلیا

مکرمہ وسیمہ اُپل	آسٹریلیا
مکرمہ عابدہ چوہدری	آسٹریلیا
مکرمہ خالدہ نزہت	آسٹریلیا
مکرمہ شازیہ افروز	

امریکہ

مکرمہ امۃ الباری ناصر	امریکہ

مکرمہ آنسہ محمود بقاپوری	امریکہ
مکرمہ حسنیٰ مقبول احمد امریکہ	
مکرمہ ادیبہ کفیل	
مکرمہ ثمینہ آرائیں	امریکہ
مکرمہ عطیۃ الباری غنی	امریکہ
مکرمہ فوزیہ منصور	امریکہ
مکرمہ عطیۃ العزیز غنی	امریکہ
مکرمہ رضیہ بیگم	امریکہ
مکرمہ ڈاکٹر منصورہ شمیم (نظم)	

کینیڈا

مکرمہ صدف علیم صدیقی	کینیڈا
مکرمہ بشریٰ نذیر آفتاب	کینیڈا
مکرمہ منزہ ولی سنوری	کینیڈا
مکرمہ ناصرہ احمد	کینیڈا
مکرمہ امۃ القیوم انجم	کینیڈا
مکرمہ طیبہ حبیب	کینیڈا
مکرمہ زاہدہ یاسمین	
مکرمہ بشریٰ ارشد	کینیڈا
مکرمہ صادقہ چوہدری	کینیڈا
مکرمہ زاہدہ باسط	کینیڈا

مکرمہ سعیدہ خانم	کینیڈا
مکرمہ شمیم اختر	کینیڈا
مکرمہ سدرۃ المنتہٰی	کینیڈا
مکرمہ ناصرہ حفیظ	کینیڈا
مکرمہ ریحانہ صدیقہ بھٹی	
مکرمہ روبینہ چوہدری	کینڈا

بحرین

مکرمہ فائقہ بشریٰ	بحرین
مکرمہ عنبرین احمد	بحرین
مکرمہ فرحت سلطانہ بھٹی	

انڈیا

مکرمہ امۃ الشافی رومی	قادیان
مکرمہ فوزیہ گل	انڈیا
مکرمہ منصورہ فضل من (نظم)	قادیان
مکرمہ امۃ الحیٔ تحسین (نظم)	قادیان

برکینافاسو

مکرمہ صائمہ ناصر	برکینافاسو

مکرمہ راشدہ مصطفٰی

تنزانیہ

مکرمہ رخسانہ مظفر تنزانیہ

مکرمہ عظمیٰ ربانی

مالٹا

مکرمہ بشریٰ سعید عاطف (نظم) مالٹا

مکرمہ عارفین اکبر (نظم)

فجی

مکرمہ سعدیہ مبارکہ عرف دیا جیم (نظم) فجی

مکرمہ فہمیدہ بٹ (نظم)

قمرالانبیاء حضرت مرزابشیر احمد ایم اے رضی اللہ عنہ قلم کے استعمال کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”زبان کے مقابلہ پر قلم کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ اس کا حلقہ نہایت وسیع اور اس کا نتیجہ بہت لمبا بلکہ عموماً دائمی ہوتا ہے۔ زبان کی بات عام طور پر منہ سے نکل کر ہوا میں گم ہو جاتی ہے سوائے اس کے کہ اسے قلم کے ذریعہ محفوظ کر لیا جائے مگر قلم دنیا بھر کی وسعت اور ہمیشگی کا پیغام لے کر آتی ہے اور پریس کی ایجاد نے تو قلم کو وہ عالمگیر پھیلاؤ اور دوام عطا کر دیا ہے جس کی اس زمانہ میں کوئی نظیر نہیں کیونکہ قلم کا لکھا ہوا گویا پتھر کی لکیر ہوتا ہے جسے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی۔“

(سیف کا کام قلم سے دکھایا ہے ہم نے از الفضل ربوہ 26 دسمبر 1958ء)

پھر اس مضمون کے آخر پر آپؓ احباب و خواتین کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

’’پس اے عزیزو اور دوستو! اپنے فرض کو پہچانو اور سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر اسلام کی قلمی خدمت میں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلاف کی تلواریں تمہاری قلموں پر فخر کریں۔ تمہارے سینوں میں اب بھی سعد بن ابی وقاص اور خالد بن ولید اور عمرو بن عاص اور دیگر صحابہ کرام اور قاسم اور قتیبہ اور طارق اور دوسرے فدایانِ اسلام کی روحیں باہر آنے کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ انہیں راستہ دو کہ جس طرح وہ قرون اولیٰ میں تلوار کے دھنی بنے اور ایک عالم کی آنکھوں کو اپنے کارناموں سے خیرہ کیا۔ اسی طرح وہ تمہارے اندر سے ہو کر (کیونکہ اب خدا بھی انہی قدرتوں کا مالک ہے) قلم کے جوہر دکھائیں اور دنیا کی کایا پلٹ دیں۔

پس اے احمدی نوجوانو! آؤ اور اس چمنستان کی وادیوں میں گھوم کر دنیا کو نئے علوم سے شناسا کرو۔ آؤ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تعمیر میں حصہ لے کر اقوامِ عالم کو علم و عرفان کے وہ خزانے عطا کرو کہ حجاز اور بغداد اور قرطبہ اور قدس اور مصر کی یادگاریں زندہ ہو جائیں۔ تا دنیا تم پر فخر کرے اور آسمان تم پر رحمت کی بارشیں برسائے اور آنے والی نسلیں تمہاری یاد سے امنگ اور ولولہ حاصل کریں۔ اے کاش کہ ایسا ہی ہو۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(روزنامہ الفضل ربوہ 26 دسمبر 1958ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 15 دسمبر 2022ء)

مضامین کے لنکس

- خلافت خامسہ کے مبارک دور میں روزنامہ الفضل کا پہلا آن لائن شمارہ آپ کے ہاتھوں میں

https://www.alfazlonline.org/13/12/2019/5466/

- الفضل کے چمن کی آبیاری کرنے والے ابتدائی جاں نثار

https://www.alfazlonline.org/13/12/2019/5498/

- مضمون نگاروں اور شعراء کرام سے درخواست

https://www.alfazlonline.org/13/12/2019/5493/

- قارئین الفضل میری والدہ کو الفضل پڑھتے ہوئے دعاؤں میں یاد رکھیں

https://www.alfazlonline.org/14/12/2019/5589/

- جو صحیح ہے وہ کریں

https://www.alfazlonline.org/14/12/2019/5580/

- اس زمانہ میں روحانی مائدہ کا نزول

https://www.alfazlonline.org/16/12/2019/5610/

- فضل کا تعلق

https://www.alfazlonline.org/16/12/2019/5650/

- الفضل کی اشاعت کا مقصد

https://www.alfazlonline.org/17/12/2019/5669/

- روزنامہ الفضل کی پیشانی پر چسپاں آیت قرآنی کا تعارف فضل خداوندی کو دنیا میں پھیلانے کا ایک سہرہ الفضل کے سر ہے

https://www.alfazlonline.org/20/12/2019/7805/

- روزنامہ الفضل لندن آن لائن کی طرف سے قارئین کو سالِ نو مبارک ہو

https://www.alfazlonline.org/01/01/2020/9064/

- اخبار الفضل کا اجرا۔ مصلح موعودؓ کا ایک کارنامہ

https://www.alfazlonline.org/18/02/2020/11962/

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر مضمون نگار اور شعراء عمل کریں

https://www.alfazlonline.org/11/03/2020/13247/

- ”الفضل“ کی ترویج وترقی کیلئے حضرت مصلح موعودؓ کی دعا

https://www.alfazlonline.org/11/04/2020/14864/

- الفضل میں سے اقتباس پڑھ کر خطبہ جمعہ دیں

https://www.alfazlonline.org/23/04/2020/15161/

- مضمون نویسوں، نثر نگاروں اور شعراء سے درخواست

https://www.alfazlonline.org/07/05/2020/17275/

- مضمون نگاروں سے ایک ضروری درخواست

https://www.alfazlonline.org/13/05/2020/17798/

- فہرست عناوین برائے مضامین روزنامہ الفضل لندن آن لائن

https://www.alfazlonline.org/06/06/2020/20140/

- مضمون نگار متوجہ ہوں

https://www.alfazlonline.org/12/06/2020/20501/

- مضمون نویسی کی طرف توجہ دیں

https://www.alfazlonline.org/08/08/2020/22731/

- قارئین کرام سے ضروری درخواست برائے اطلاعات واعلانات

https://www.alfazlonline.org/08/08/2020/22868/

- جماعتی خبروں کے ریکارڈ محفوظ رکھنے والا اخبار

https://www.alfazlonline.org/24/11/2020/22866/

- اہل قلم حضرات وخواتین مضامین لکھیں

https://www.alfazlonline.org/05/12/2020/22864/

- الفضل آن لائن کی پہلی سالگرہ مبارک ہو

https://www.alfazlonline.org/12/12/2020/28201/

- قارئین روزنامہ الفضل کو نیا سال مبارک ہو

https://www.alfazlonline.org/30/12/2020/29327/

- ضروری اعلان برائے مضامین

https://www.alfazlonline.org/11/01/2021/29912/

- یہ میرا مؤقر اخبار الفضل ہے

https://www.alfazlonline.org/06/03/2021/32735/

- مضمون نگار متوجہ ہوں

https://www.alfazlonline.org/31/05/2021/37546/

- خدمت دین کا جوش رکھنے والے متوجہ ہوں

https://www.alfazlonline.org/03/06/2021/36069/

- اعلان بابت حاصل مطالعہ

https://www.alfazlonline.org/03/06/2021/37640/

- روزنامہ الفضل آن لائن کی قلمی معاونت کریں

https://www.alfazlonline.org/03/06/2021/37173/

- معلوماتی مضامین لکھیں

https://www.alfazlonline.org/07/06/2021/37806/

- ضروری اعلان

https://www.alfazlonline.org/10/06/2021/37947/

- مضمون نگار / شعراء سے درخواست

https://www.alfazlonline.org/10/06/2021/37948/

- لوہے کی قلم

https://www.alfazlonline.org/12/06/2021/37849/

- 18جون اور روزنامہ الفضل

https://www.alfazlonline.org/18/06/2021/38131/

- الفضل آن لائن کے لیے علمی، روحانی اور اخلاقی مائدہ کی تیاری

https://www.alfazlonline.org/15/07/2021/39951/

- اے اولی الایدی! آپ کے ہاتھ اور قلم نہ رکیں

https://www.alfazlonline.org/12/08/2021/41727/

- الفضل آن لائن سے استفادہ کرنے کے ذرائع

https://www.alfazlonline.org/01/09/2021/42200/

- ہدایات بابت کمپوزنگ و پروف ریڈنگ

https://www.alfazlonline.org/18/09/2021/44349/

- ایک تصحیح

https://www.alfazlonline.org/28/09/2021/44978/

- مہدی اہل قلم میں سے ہو گا

https://www.alfazlonline.org/02/10/2021/45374/

- الفضل کی محبت پیدا کرنے کا کریڈٹ

https://www.alfazlonline.org/08/11/2021/47629/

- الفضل بطور تربیت گاہ

https://www.alfazlonline.org/11/11/2021/47869/

- مضمون نگاروں سے ایک ضروری درخواست

https://www.alfazlonline.org/23/11/2021/48513/

- اپنی ہر تحریر/خط پر نام ضرور لکھا کریں

https://www.alfazlonline.org/08/12/2021/49322/

- الفضل آن لائن کی رضاکارانہ خدمت کرنے کے خواہشمند احباب وخواتین اسے ضرور پڑھیں

https://www.alfazlonline.org/14/12/2021/49829/

- معزّز شعراء متوجہ ہوں

https://www.alfazlonline.org/14/12/2021/49830/

- مالی دا کم پانی دینا، بَھر بَھر مشکاں پاوے

https://www.alfazlonline.org/18/12/2021/50265/

- اعلان برائے خصوصی شمارہ

https://www.alfazlonline.org/20/12/2021/50214/

- صحبتِ صالحین کے رموز اور اس کی جدید اقسام

https://www.alfazlonline.org/25/12/2021/50628/

- روزنامہ الفضل آن لائن کا تعارف

https://www.alfazlonline.org/15/01/2022/52313/

- آئیں! آج الفضل کے حوالے سے باتیں کریں

https://www.alfazlonline.org/14/02/2022/54375/

- الفضل آن لائن کے یوم مسیح موعود نمبر 2022ء کا شاہکار موضوع

https://www.alfazlonline.org/21/03/2022/56848/

- میرا مضمون کب شائع ہو گا؟

https://www.alfazlonline.org/09/05/2022/60432/

- الفضل آن لائن کی تو لاکھوں افراد تک رسائی ہوتی ہے (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

https://www.alfazlonline.org/15/09/2022/68279/

- اگر آپ ایک سال تک بغور الفضل پڑھ لیں تو اچھے مربی بن سکتے ہیں

https://www.alfazlonline.org/10/10/2022/70120/

- میوہ ہائے دین کا الفضل، دستر خوان ہے

https://www.alfazlonline.org/27/10/2022/71247/

- ایک خوشخبری اور ہماری ذمہ داری

https://www.alfazlonline.org/26/11/2022/73374/

- اللہ کی دی ہوئی سوچ کے آئینہ میں قلم، کاغذ اور فون کا استعمال

https://www.alfazlonline.org/02/12/2022/73888/

- الفضل کی نعمت کو صدقہ و خیرات سمجھ کر لوگوں تک پھیلائیں

https://www.alfazlonline.org/13/12/2022/

- اور جذبوں کو جگائیں شاعران سلسلہ

https://www.alfazlonline.org/14/12/2022/

- الفضل سے محبت و عقیدت رکھنے والوں کی آراء اور تبصرے

https://www.alfazlonline.org/08/01/2022/51567/

- الفضل سے محبت و عقیدت رکھنے والوں کی آراء اور تبصرے (قسط دوم)

https://www.alfazlonline.org/05/02/2022/53736/

- الفضل کے حوالے سے ماہ جنوری میں موصول ہونے والی قارئین کی آراء و تبصرے (قسط 3)

https://www.alfazlonline.org/17/03/2022/56480/

- یوم مسیح موعودؑ کی خصوصی اشاعت کے حوالے سے ایڈیٹر کے نام خطوط

https://www.alfazlonline.org/07/04/2022/58047/

- الفضل کے حوالے سے موصول ہونے والی قارئین کی آراء و تبصرے (قسط 5)

https://www.alfazlonline.org/20/05/2022/61132/

- الفضل اخبار اسم بامسمّٰی ہے

https://www.alfazlonline.org/18/06/2022/62962/

- ماہ جون میں موصول ہونے والی قارئین الفضل کی آراء و تبصرے (قسط 7)

https://www.alfazlonline.org/28/07/2022/65384/

- ماہ جولائی میں موصول ہونے والی قارئین کی آراء و تبصرے (قسط8)

https://www.alfazlonline.org/01/09/2022/67457/

- ماہ اگست میں موصول ہونے والے قارئین الفضل کی آراء و تبصرے (قسط9)

https://www.alfazlonline.org/29/09/2022/69163/

- الفضل کے حوالے سے ماہ ستمبر میں موصول ہونے والی قارئین کی آراء و تبصرے (قسط10)

https://www.alfazlonline.org/29/10/2022/71431/

- الفضل کے حوالے سے ماہ اکتوبر میں موصول ہونے والی قارئین کی آراء و تبصرے (قسط11)

https://www.alfazlonline.org/24/11/2022/73212/

- الفضل کے حوالے سے ماہ نومبر میں موصول ہونے والی قارئین کی آراء و تبصرے (قسط12)

https://www.alfazlonline.org/29/12/2022/

- الفضل کی خدمت و معاونت میں احمدی خواتین کو خراج تحسین صد سالہ جوبلی کے موقع پر ادارہ کی طرف سے ہدیہ تبریک

https://www.alfazlonline.org/15/12/2022/



ادارہ الفضل آن لائن کی کتب

1. اسلامی اصطلاحات کا بر محل استعمال
2. ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک و شہر
3. جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار اور معیت الٰہی
4. ارشادات نور
5. کتابِ تعلیم
6. ذیلی تنظیموں کا تعارف اور ان کے مقاصد
7. مجدد دین اسلام۔ تعارف و کارہائے نمایاں
8. میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا
9. جماعت احمدیہ کا نظام خلافت

10. اداریے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد اول
11. حیات نورالدینؓ
12. دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے
13. قرآنی انبیاء
14. معلمین وقفِ جدید کے لئے مشعلِ راہ
15. جامع المناھج والاسالیب
16. مقام و عظمتِ خلافت
17. اداریے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد دوم
18. الفضل کی اہمیت، افادیت اور قلم کے استعمال کی ترغیب
19. اداریے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد سوم (زیر تکمیل)
20. واقعہ افک (زیر تکمیل)
21. اداریے بلحاظ ترتیب مضامین جلد اول (زیر تکمیل)
22. بچوں کی تقاریر از فرخ شاد (زیر تکمیل)
23. ہجری شمسی مہینوں کا تعارف (زیر تکمیل)

★★★★★